منتخب احادیث و مسائل کا
حسین گلدستہ

مؤلف

حضرت علامہ مولانا مفتی زاہد انور قادری رضوی صاحب

دوہوسوا اسلام پور، ویسٹ بنگال

MUNTAKHAB AHADIS-0-MASIL KA HASEEN GULDASTA

فروغ اہلسنت کیلئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

۱۔عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔

۲۔طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳۔مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴۔طبائع طلبہ کی جانچ ہو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

۵۔ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً تقریراً وعظاً مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

۶۔حمایت مذہب و رد بد مذہباں و مفید کتب رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

۷۔تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں ہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹۔جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کی حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد کہ آخر زمانے میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۳۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب احادیث ومسائل کا حسین گلدستہ

مؤلف

حضرت علامہ مولانا مفتی زاہد انور قادری رضوی صاحب

دوہوسو اسلام پور، ویسٹ بنگال

نام کتاب: منتخب احادیث ومسائل کا حسین گلدستہ

نام مؤلف: حضرت علامہ مولانا مفتی زاہد انور قادری رضوی دوہوسو اسلام پور ویسٹ بنگال

موبائل نمبر: 9548772855/8791792976

تصحیح کار: استاذ العلماء رئیس الفقہاء خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد رفیق الاسلام صاحب نوری منظری صدر شعبۂ افتاء جامعہ غوثیہ شکوریہ بلہور، کانپور، یوپی

نظر ثانی: استاذ الاساتذہ عالم باعمل حضرت علامہ مولانا شہاب الدین رضوی صاحب قبلہ

سال اشاعت: سنہ ٢٠٢٦ء

صفحات: 160

کمپوزنگ: محمد زین الحق شیخ موبائل نمبر 9372837747

مطبع: رضا آرٹس پریس اسلام پور، اتر دیناجپور بنگال

تعداد: 1000

قیمت: 160 روپئے

کتاب ملنے کا پتہ

حافظ جنرل بک اسٹور بمقام تین پول نزد ڈاکٹر قیصر امام پاٹاگوڑا روڈ اسلام پور

Hafiz General Book Store

At-Tinpool, Near Dr. Q. Imam, Patagora Road,

Islampur Uttar Dinajpur (W.B.)

فہرست

باپ زینہ ہے جو لے جاتا ہے اونچائی تک
ماں دعا ہے جو سدا سایہ فگن رہتی ہے

انتساب

محبوب خدا حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے چاروں خلفاء راشدین اور آپ کی آل پیران پیر حضور غوث اعظم وہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز

اور

آپ کے عاشق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا و مرشد اعظم مصطفی رضا

اور

آپ کی امت کے ولی و بزرگ میرے مشفق نانا حضور سید مزمل ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام جن کی دعاؤں کا ابر کرم مجھ پر برس رہا ہے اور تا قیامت برستا رہے گا

انشاء اللہ تعالیٰ

گدائے غوث وخواجہ ورضا عبد خاکسار

زاہد انور قادری رضوی غفرلہ

دوہوسو اسلام پور ویسٹ بنگال

دعائیہ کلمات

پیر طریقت رہبر راہ شریعت نبیرہ حضور صوفیٔ ملت و یوسف ملت شہزادہ حضور مزمل ملت حضرت علامہ مولانا سید مودود حسین دامت ظلہ عالی آستانہ صوفیہ یوسفیہ گواباڑی شریف

،، نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علی آلہ واصحابہ اجمعین

پھولوں سے شگفتہ ہے اور چاند سے پیارے ہیں وہ نوری بدن والے سرکار ہمارے ہیں خطیب شہیر حضرت علامہ مفتی زاہد انور قادری رضوی صاحب کی یہ کتاب منتخب احادیث ومسائل کا حسین گلدستہ پڑھنے کا موقع ملا ماشاء اللہ الحمدللہ بہت ہی مدلل انداز میں احادیث ومسائل کو جمع کر کے تحریر کیا موصوف سے قبل بھی کئی کتابیں علمائے کرام نے لکھیں لیکن یہ کتاب بڑا ہی نرالا ہے انداز گفتگو اتنا سہل اور میٹھاس ہے کہ ہر عام وخاص کی طبیعت ہشاش بشاش ہو جائے اور ہر کوئی اس کتاب سے مستفیض ہو سکے اور اس کتاب کے سوال وجواب کا مضمون اس طرح فٹ کیا ہے موصوف نے کتاب میں چار چاند لگا دیے ہیں اور کچھ غلط واقعات جو عوام میں مشہور ہے اس پر قلم اٹھا کر موصوف نے ان واقعات کا رد بھی فرمایا دیا تا کہ لوگ غلط بیانی سے بچ سکے اور کیوں نہ ہو جس کتاب میں غلط واقعات موجود ہو وہ کتاب ایک سفید کاغذ کے مانند ہے الحمدللہ موصوف نے بہت ہی زبردست انداز میں تحریر کیا حضرت علامہ مفتی زاہد انور قادری رضوی صاحب کی یہ دوسری کاوش ہے یعنی دوسری کتاب الحمدللہ اس سے قبل بھی آپ نے تحفۂ حضور صوفی ملت جو بے مثال ولاجواب ہے وہ کتاب لکھ کر علماء سے داد وتحسین حاصل کر چکے ہیں اللہ ربّ العزت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے

صدقے اس کتاب اور مفتی صاحب کی تمام تصانیف کو قیامت تک مسلمانوں کے لیے خوب سے خوب نفع بخش فرمائے اور مصنف کے علم وعمل تحریر وتقریر عزت وآبرو اور گھر بار مال وجان آل واولاد میں برکتیں رحمتیں عطاء فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

...ناچیز سید مودود حسین خانقاہ صوفیہ یوسفیہ ڈیمٹھی گواباڑی شریف اسلام پور اتر دیناچپور بنگال

تقریظ جلیل

،،استاذ الاساتذہ عالم باعمل حضرت علامہ مولانا شہاب الدین رضوی صاحب قبلہ
دامت ظلہ عالی

لك الحمد یاالله

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد۔۔عزیز گرامی فاضل نوجوان حضرت علامہ ومولانا مفتی زاہد انور قادری رضوی صاحب مدرس ومفتی مدرسہ انوار العلوم خانقاہ گھسی کور ہا کی منتخب احادیث ومسائل کا حسین گلدستہ دینی وعلمی مسائل پر مبنی پیش کش انمول عمدہ تحفہ بے شمار فوائد پر مشتمل معلومات کا میں نے بغور مطالعہ نظر ثانی کیا مفتی موصوف نے بے حد محنت وجرات مندانہ سعی وہ ذوق کا مظاہرہ فرمایا ایسے تو کتابت کے میدان میں شہسوار ہونا سب کی بس کی بات نہیں ہے اللہ تعالی کی توفیق جسے میسر ہو۔۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ کی دین ہے جسے دے۔میراث نفس بلند نامی۔مفتی موصوف کی عظیم ذمہ داری پر اس حدیث پاک کو قلم بند مناسب سمجھتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے۔علیکم بالعلم فان العلم خلیل المؤمن
یعنی علم کو لازم پکڑو اس لیے کہ علم مومن کا گہرا دوست ہے علم کا لازم پکڑنا علماء کی ملاقات یا مدارس میں اساتذہ کی خدمت اور کتب بینی کے ذریعہ حاصل ہوسکتی ہے میری یہی التجا ہے خواص سے خاص طور پر مفتی صاحب کی ہمت افزائی کے لیے نشر و

اشاعت میں بھر پور تعاون فرما کر شریک اشاعت ہوں مفتی صاحب کی اس پیش کش سعادت پر جو ناظرین کے لیے بے حد مفید ثابت ہوگا دعا ہے اللہ رب العزت اس حسین گلدستہ کو مقبول خاص وعام فرمائے ساتھ ہی ساتھ مفتی موصوف کو آئندہ دینی مسائل کی خدمات وتالیفات کی مزید توفیق ورفیق عطا فرمائے آمین ثمہ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ الاحد، خادم دار العلوم حنفیہ کھگڑا کشن گنج بہار

تقریظ جلیل

استاذ العلماء رئیس الفقہاء جامع معقولات و منقولات خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد رفیق الاسلام صاحب نوری منظری صدر شعبۂ افتاء جامعہ غوثیہ شکوریہ بلہور، کانپور، یوپی

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

حضرت علامہ ومولانا مفتی زاہد انور قادری رضوی صاحب کی ایک جدید تصنیف بنام (منتخب احادیث ومسائل کا حسین گلدستہ) ابھی میرے ہاتھوں میں ہے، ابھی اس کتاب کے کچھ اوراق کو ہی دیکھنے کا مجھے موقع ملا تو ظاہر ہوا کہ اس میں موجود ہر ایک حدیث پاک کے ساتھ اس کا عمدہ ترجمہ پھر اس کی اچھی تشریح دیکھ کر کافی اطمینان ہوا، ساتھ ہی عقائد سے متعلق بھی اس میں بہت کچھ مفید معلومات موجود ہیں، ان سے ملحقہ مسائل نے تو اس کتاب کو ایک خوبصورت گلدستہ بنا دیا ہے، فاضل مصنف کی نوعمری میں ہی تبلیغ دین وسنیت کا یہ جذبہ یقینا قابل قدر ولائق تحسین ہے اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے علم وعمل میں مزید ترقی دے، دینی جذبات کو دوبالا فرمائے، اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے مقبول آنام بنائے، مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ۱۰/رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ

محمد رفیق الاسلام نوری منظری رام گنج، اسلامپور، بنگال

تاثرات نامہ

محب گرامی عالی وقار حضرت علامہ ومولانا محمد شاہ عالم رضوی ضیائی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس مانک پور، اتر دیناجپور، مغربی بنگال

لك الحمد یا اللہ والصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا میں نے نواسہ مزمل ملت پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ ومولانا سید مزمل حسین چشتی علیہ الرحمہ خانقاہ صوفیہ یوسفیہ گواباری شریف ڈیمٹھی کے تربیت یافتہ گرامی وقار فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ ومولانا مفتی زاہد انور صاحب قادری رضوی کی تصنیف نو منتخب احادیث ومسائل کا حسین گلدستہ بغور پڑھا خوب سے خوب تر پایا، اپنی اس مسمی بہ کتاب میں حضرت علامہ ومولانا مفتی زاہد انور قادری رضوی صاحب قبلہ اطال اللہ عمرہ وعلمہ وعملہ نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ اعراب سے بھی مزین کیا تا کہ ہر قاری کے شوق مطالعہ میں اضافے کا سبب بن سکے اور کچھ عقائد ومسائل بھی بیان کئے گئے ہیں جس کا ماننا اور عمل کرنا عوام وخواص دونوں کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیل کو قبول ومقبول فرمائے آمین یارب العلمین بجاہ النبی الامین المبین الکریم وآلہ وسلم

بندہ ناچیز محمد شاہ عالم رضوی ضیائی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس مانک پور پوسٹ مانک پور اسلام پور اتر دیناجپور مغربی بنگال
۱۱/رمضان المبارک ۱۴۴۷ ہجری بمطابق یکم مارچ ۲۰۲۶ عیسوی

اعمال کا درومدار صرف نیت پر ہے

حدیث ۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِا النِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ اِلَی امْرَاۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ

ترجمہ حدیث: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا مدار صرف نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے عمل کا ثمرہ وہی ہوگا جس کی اس نے نیت کی لہذا جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول (بہ نیت خالص) ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کیلئے ہوگی اور جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کیلئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی چیز کے کیلے ہوگی جس کا اس نے ارادہ کیا ہے "کتاب الوحی" (رواہ البخاری)

تشریح:- بخاری شریف کے مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو سب سے پہلے اس لیے ذکر کئے ہیں کہ طالب کو چاہیے کہ اس علم (حدیث شریف) کو حاصل کرنے کیلئے اپنی نیت کو پہلے خالصۃً للہ کرلے پھر اس حصول میں منہمک ہو۔ اس حدیث کی فضیلت واہمیت پر محدثین کا اتفاق ہے۔

ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کیلئے دارالکفر کے اپنے وطن کو ترک کر کے دارالاسلام کو اپنا وطن بنالے اور وہاں جا کر بس جائے اگر ہجرت کرنے والا شخص اپنی نیت میں مخلص ہے اور اس کی ہجرت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے تو ثواب پائے گا اور اس کا یہ عمل عند اللہ مقبول ہوگا لیکن اگر نیت کھوٹ

ہے اور ہجرت (یعنی ترک وطن) سے اس کا مقصد طلب دنیا یا حصول جاہ وزر ہے تو یقینا وہ ثواب سے محروم رہے گا لیکن اگر طلب دنیا اور خواہش نفس کے ساتھ رضائے حق کی نیت بھی کرلیتا ہے تو ثواب پائے گا۔ اس حدیث میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے، ایک شخص مدینہ میں ایک عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کر کے آیا تھا، اس عورت کا نام ام قیس تھا اسی مناسبت سے وہ شخص مہاجر ام قیس کہا جاتا تھا جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ام قیس نامی عورت کے پاس شادی کا پیغام بھیجا" ام قیس نے اس شرط پر منظور کیا کہ وہ مدینہ ہجرت کر کے آجائے، تب شادی ہوسکتی ہے چنانچہ وہ شخص ہجرت کر کے مدینہ آگیا اور ام قیس سے شادی کی، اس کے بعد سے مہاجر ام قیس سے مشہور ہوگیا"

(۱) ایک شخص کا کوئی عزیز قرابتی غریب و مفلس ہے اس غریب کی وہ مدد اس نیت سے کرتا ہے کہ ایک غریب کی لِوجہ اللہ مدد کرنا کار ثواب ہے تو اس کو اس کا ثواب ملے گا لیکن اگر وہ اس کے ساتھ میں صلہ رحمی کی بھی نیت کرتا ہے کہ اس کی لوجہ اللہ مدد کرنا کار ثواب ہے ہی مگر اس سے میرے ایک عزیز کی پریشانیاں بھی دور ہوجائیں گی تو اب محض یہ نیت کرلینے سے اس کو دو ثواب ملیں گے۔

(۲) اسی طرح مسجد میں جانے کی کئی نیتیں ہوسکتی ہیں اور ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ثواب ملتا ہے مثلا ایک شخص مسجد میں جاتا ہے تو وہ نیت کرے کہ چونکہ فرمایا گیا ہے کہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جہاں آنے والا گویا اللہ تعالیٰ کی زیارت کو آتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کریم اپنے بندوں پر رحم و کرم فرماتا ہے لہذا میں بھی اس کا امیدوار ہوں تو اس کو یہ ثواب حاصل ہوجائے گا، اور نیت کرے جماعت کے انتظار کا، چونکہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص جماعت کا انتظار کر رہا ہے وہ گویا حالت نماز میں ہے پس اس نیت سے اس کا ثواب مل جائے گا۔

حدیث جبرائیل

حدیث نمبر ۲ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰى فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلَاۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرَسُوْلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ " کتاب الایمان متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس

انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے اس شخص کی حالت سے آثار سفر ظاہر نہیں ہوتے تھے اور ہم میں سے ہر شخص کیلئے وہ اجنبی تھا وہ آکر حضور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا اس نے اپنے گھٹنوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملایا اپنی ہتھلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح بیٹھا جیسے شاگرد اپنے استاد کے سامنے باادب بیٹھا ہے) اور کہنے لگا یا محمد (اے محمد) مجھ کو اسلام کے بارے میں بتلایئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی توحید اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دو نماز پڑھو زکوٰۃ ادا کرو رمضان شریف کے روزے رکھو اور اگر توفیق ہو تو حج کرو اس اجنبی نے کہا آپ نے سچ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور بعد میں اس کی تصدیق بھی کرتا ہے اس شخص نے حضور سے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتلایئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کے صحیفوں اس کے رسولوں قیامت اور ہر خیر وشر کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے وابستہ مانو اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا اب مجھے (مرتبہ) احسان کے بارے میں بتلائے حضور نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس حال میں کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس حال کو نہ پاسکو تو اللہ تعالیٰ تو تم کو یقینا دیکھ رہا ہے، اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتلایئے آپ نے فرمایا اس کے بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے اس شخص نے کہا پھر

مجھے قیامت کی علامتیں بتلایئے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جب باندیوں سے ان کے آقا پیدا ہوں اور جب تم دیکھو کہ برہنہ تن برہنہ پا تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں حضرت عمر نے کہا پھر وہ شخص چلا گیا حضرت عمر کہتے ہیں میں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر کیا تم جانتے ہو یہ شخص کون تھا میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرائیل تھا تمہیں دین سکھانے کیلئے تمہارے پاس آیا تھا۔

توضیح حدیث

یہ حدیث جبرائیل کہلاتی ہے کیونکہ یہ حدیث اس سوال و جواب (انٹرویو) پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بڑی خوبی کے ساتھ اسلام و ایمان کی حقیقت اور دین کی اساسی باتوں کا تعارفی خاکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زبان اقدس سے دنیاوالوں کے سامنے پیش کرایا ہے، حدیث شریف میں سب سے پہلے ایمان اور اسلام کی حقیقت بیان ہوئی جس سے ایمان اور اسلام کے درمیان یہ فرق بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ ایمان کا تعلق تو باطن یعنی قلبی تصدیق و اعتقاد سے ہے اور اسلام کا تعلق ظاہر یعنی اعمال اور جسمانی اطاعت وفرمابرداری سے ہے۔

اللہ کو ماننے کا مطلب یہ ہے اس بات میں یقین و اعتقاد رکھنا ہے کہ اس کی ذات وصفات برحق ہیں عبادت و پرستش کے لائق صرف اسی کی ذات ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی اس کا ساجھی نہیں" فرشتوں کو ماننے کا مطلب اس بات میں یقین و اعتقاد رکھنا ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ایک مخلوق، فرشتوں کے نام سے موجود ہے یہ فرشتے لطیف اور نورانی اجسام ہیں ان کا کام ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے

احکام کی تعمیل کرنا ہے"۔

کتابوں کو ماننے کا مطلب اس بات میں یقین و اعتقاد رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں اور وقتاً فوقتاً اپنے پیغمبروں پر جو کتابیں نازل فرمائی ہیں جن کی تعداد ایک سو چار ہے وہ سب کلام خداوندی اور احکام وفرامین الٰہی کا مجموعہ ہیں۔ اور ان میں چار کتابیں تورات انجیل زبور اور قرآن مجید سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور پھر ان چاروں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن مجید ہے"

رسولوں کو ماننے کا مطلب یہ ہے اس بات میں یقین و اعتقاد رکھنا ہے کہ اول الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبین حضرت محمد مصطفے ﷺ تک تمام نبی اور رسول اللہ تعالی کے سب سے سچے سب سے پیارے اور سب سے افضل بندے ہیں جن کو اس نے اپنے احکام و ہدایت دے کر مختلف زمانوں مختلف علاقوں، اور مختلف قوموں میں مبعوث کیا اور انہوں نے ان خدائی احکام و ہدایت کے تحت دنیاوالوں کو

ابدی صداقت ونجات کا راستہ دکھانے اور نیکی و بھلائی پھیلانے کا اپنا فریضہ پورے طور پر ادا کیا اور یہ کہ ان تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو کسی خاص زمانہ کسی خاص علاقہ اور کسی خاص قوم کی طرف مبعوث نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ابدی دین اسلام لیکر تمام دنیا اور پوری کا ئنات کی طرف مبعوث ہوئے اور تا قیامت ان ہی کی نبوت اور انہی کی شریعت جاری ونافذ رہے گی۔

خلاصہ کلام یہ کہ

اس حدیث میں شریعت محمدی کی اساس اور دین کی بنیادی باتوں کو بتایا گیا ہے یعنی ایمان کی تعریف بیان کی گئی کہ یہ ان عقائد ونظریات سے تعبیر ہے جن کو جاننے

اور ماننے کے بعد کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے اور مومن ہوتا ہے اسلام کے بارے میں بیان کیا گیا کہ اس سے وہ عملی ذمہ داریاں (فرائض) مراد ہیں جو مومن پر عائد ہوتے ہیں اور ان عملی ذمہ داریوں یعنی فرائض کی انجام دہی ہی پیروی اسلام یعنی مسلمان بناتی ہے اس کے بعد احسان کی وضاحت کی گئی جس کو اخلاص سے (یا تصوف سے بھی) تعبیر کیا جاسکتا ہے یہ اس کیفیت کا نام ہے جو صحیح عقائد ونظریات سے وابستگی اور شریعت کی اتباع وفرمانبرداری کے بعد توجہ الی اللہ کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے اور بندہ کو اپنے معبود کا تقرب عطا کرتی ہے درحقیقت یہ تینوں چیزیں ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی خوشنودی اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک اللہ اور اللہ کے رسول کے جاری و نافذ کئے ہوئے احکام و ہدایت پر پوری طرح عمل نہ کیا جائے اور عمل اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک اس وقت تک حسنِ قبول کا درجہ نہیں پاسکتے جب تک اللہ کی طرف کامل توجہ نہ ہو اور پورے داخلی اور خارجی وجود پر خوف وخشیت الٰہی اور حضور قلب کی کیفیت طاری نہ ہو اور ان دونوں کا اس وقت تک کوئی اعتبار نہیں ہوگا جب تک فکر وعقیدہ صحیح نہ ہو اور دل و دماغ ایمان ویقین سے روشن نہ ہوں پس کامل مومن یا کامل مسلمان وہی شخص مانا جائے گا جس کے دل و دماغ میں ایمان یعنی صحیح اسلامی عقائد ونظریات کا نور موجود ہو پھر وہ ان فرائض کو پوری طرح ادا کرے اور ان احکام وہدایات کی کامل اطاعت کرے جو اللہ نے اپنے رسول کے ذریعہ جاری ونافذ کئے ہے۔

نبی ﷺ عیدگاہ تشریف لائے

حدیث ۳، عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍاِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَأَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ اَوْدِیْنٍ اَذْھَبُ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْأَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا ،، متفق عَلَیْہِ ،(مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ عید یا بقرعید کی نماز کیلیے عیدگاہ تشریف لائے، تو عورتوں کی ایک جماعت کے پاس بھی تشریف لے گئے (جو نماز کیلئے ایک الگ گوشہ میں جمع تھیں) اور ان کو مخاطب کر کے فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ وخیرات کرو کیونکہ میں نے تم میں سے اکثر کو دوزخ میں دیکھا ہے (یہ سن کر) عورتوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ اس کا سبب آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی نافرمانی و ناشکری کرتی رہتی ہو اور میں نے عقل و دین میں کمزور ہونے کے باوجود ہوشیار مرد کو بیوقوف بنادینے میں تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (یہ سن کر ان عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہماری عقل اور ہمارے دین میں کیا کمی ہے آپ نے فرمایا کیا ایک عورت کی گواہی آدھے مرد کی گواہی کے برابر نہیں ہے یعنی کیا

ایسا نہیں ہے کہ شریعت میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر سمجھی جاتی ہے) انہوں نے کہا جی ہاں ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا اس کی وجہ عورت کی عقل کی کمزوری ہے اور کیا ایسا نہیں ہے کہ جس وقت عورت حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے انہوں نے کہا جی ہاں ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا یہ اس کے دین میں نقصان کی وجہ ہے"۔

توضیح حدیث

اسلام کے ابتدائی دور میں عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ہی مسجد میں نماز ادا کرتی تھیں اس لیے عید یا بقرہ عید کی نماز کیلئے بھی عورتیں عید گاہ آئی تھیں اور چونکہ الگ ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھیں اور خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی تھی اس لیے ضروری ہوا کہ احکام اور ضروری باتیں ان تک پہنچائی جائیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو واعظ و نصیحت سے مشرف فرمایا۔

حدیث ۴ : عَنۡ أَبِی ذَرٍّ قَالَ أَتَیۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَیۡهِ ثَوبٌ اَبۡیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَیۡتُهٗ وَقَدِ اسۡتَیۡقَظَا فَقَالَ مَا مِنۡ عَبۡدٍقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّادَخَلَ الۡجَنَّةَ قُلۡتُ وَاِنۡ زَنٰی وَاِن سَرَقَ قَالَ وَاِنۡ زَنٰی وَاِنۡ سَرَقَ قُلۡتُ وَاِنۡ زَنٰی وَاِنۡ سَرَقَ قَالَ وَاِنۡ زَنٰی وَاِنۡ سَرَقَ قُلۡتُ وَاِنۡ زَنٰی وَاِنۡ سَرَقَ قَالَ وَاِنۡ زَنٰی وَاِنۡ سَرَقَ عَلٰی رَغۡمِ اَنۡفِ اَبِیۡ ذَرٍّ وَکَانَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنۡ رَغِمَ اَنۡفُ اَبِیۡ ذَرٍّ (مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ایک سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے (تو اس وقت میں واپس چلا آیا) پھر دوبارہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے تھے آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ جس آدمی نے سچے دل سے لاالہ الااللہ پڑھا یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کی صدق دل سے تصدیق کی اور اُسی عقیدہ پر اس کی وفات ہوئی تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اگرچہ اس آدمی نے چوری اور زنا کا ارتکاب کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ اس نے چوری اور زنا کے جرم کا ارتکاب کیا ہو میں نے پھر تعجب سے دوبارہ سوال کیا اگرچہ اس نے چوری اور بدکاری جیسے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ اس نے چوری اور زنا کا ارتکاب کیا ہو میں نے پھر تیسری مرتبہ حیرت سے عرض کیا اگرچہ اس نے چوری اور زنا کا ارتکاب کیا ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ اس نے چوری اور زنا کا ارتکاب کیوں نہ کیا ہو (بات یہی ہے اگرچہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتنا ہی ناگوار گزرے راوی کہتے ہیں جب بھی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث پاک کو بیان کرتے تھے تو فخر کے طور پر یہ آخری فقرہ وَاِنۡ رَغِمَ اَنۡفُ اَبِیۡ ذَرٍّ) اگرچہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتنا ہی ناگوار گزرے ضرور نقل کرتے تھے۔

تشریح حدیث

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بار بار پوچھنا اس بنا پر تھا کہ وہ کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے باوجود جنت میں داخلہ کو بہت بڑی چیز سمجھتے تھے اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ نے بار بار اس لئے پوچھا تا کہ آپ ﷺ کوئی دوسرا جواب دے دیں، جس سے آپ ﷺ کو کوئی دوسرا افائدہ حاصل ہو اور رسول اللہ ﷺ کا بار بار ارشاد فرمانا ان کے بڑے سمجھنے کا انکار تھا یعنی تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حق میں بخل سے کیوں کام لیتے ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت باوجود تیری ناگواری کے اپنی مخلوق پر بہت وسیع ہے اس بات کی دلیل موجود ہے کہ کبائر کا ارتکاب کرنے والوں سے اسم ایمان سلب نہیں ہوتا اس لئے جو مومن نہیں وہ بالاتفاق جنت میں داخل نہ ہوگا، نیز وہ (یعنی ارتکاب کبائر) نیک اعمال کو ضائع نہیں کرتا اسی لئے آپ ﷺ نے عمومی حکم فرمایا اور اس میں کوئی تفصیل نہیں فرمائی۔

بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الخلق ہونے کا بیان

حدیث ۵ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ، رواه المسلم، كتاب الفضائل.)

ترجمہ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا سب سے پہلے قبر سے میں اٹھونگا سب سے پہلے میں شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی

نبی کریم ﷺ کی سیادت کے بیان میں روز قیامت کی قید کی وجہ

علامہ یحیٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں، اس حدیث میں ہے میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا آپ نے اپنی سیادت کے لیے روز قیامت کی قید لگائی ہے حالانکہ آپ دنیا اور آخرت کے ہر دور میں اولاد آدم کے سردار ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن آپ کی سیادت ہر شخص پر بغیر کسی نزاع اور اختلاف کے ظاہر ہو جائے گی اس کے برخلاف دنیا میں کفار اور مشرکین اپنی اپنی بادشاہتیں قائم کیئے ہوئے ہیں۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا (لمن الملك اليوم لله الواحد القهار) آج کس کی بادشاہت ہے پھر خود ہی فرمائے گا اللہ واحد قہار کی بادشاہت ہے، حالانکہ دنیا میں بھی اس کی بادشاہت تھی لیکن چونکہ دنیا میں ظاہراً اور مجازاً مخلوق کی بادشاہتیں قائم تھیں اس لیے آخرت میں یہ فرمایا گیا۔

نبی ﷺ کا اپنی سیادت بیان کرنے کا سبب

علماء نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد میں اولاد آدم کا سردار ہوں" فخر پر مبنی نہیں ہے بلکہ دوسری روایت میں یہ تصریح ہے کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے آپ کے اس ارشاد کی دو وجہ ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) والضحیٰ) اپنے رب کی

نعمتوں کو بیان کیجئے، دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ پر واجب تھا کہ آپ اپنے منصب کی تبلیغ کریں تا کہ وہ آپ کے منصب کو پہچانیں اس پر اعتقاد رکھیں اس کے تقاضے پر عمل کریں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبہ کے مطابق آپ کی تعظیم اور توقیر کریں، اب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے چند دلائل پیش کر رہے ہیں۔

آپ کی امت میں تمام انبیاء کے تقدیراً اور حکماً دخول کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے واذاخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصر نہ قال أقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین فمن تولی بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون (سورۃ العمران آیت ۸۱)

ترجمہ: ۔اور اے محبوب یاد کیجئے جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دے دوں پھر تمہارے پاس ایک عظیم رسول آئے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہو تو تم اس پر ضرور بہ ضرور ایمان لانا اور ضرور بہ ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کہ تم نے اقرار کرلیا اور میرے اس بھاری عہد کو قبول کرلیا؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کرلیا، فرمایا کہ تم اس عہد پر گواہ ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں میں ہوں پھر جو شخص اس کے بعد عہد سے پھر گیا سو وہ لوگ فاسق ہونگے، اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں

اور رسولوں کے نبی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیقاً امت اور تمام انبیاء آپ کی تقدیراً امت ہیں کیونکہ اگر آپ بالفرض کسی نبی یا رسول کے زمانہ میں بھی مبعوث ہوتے تو اس نبی اور رسول پر اس آیت کے بہ موجب آپ پر ایمان لانا واجب ہوتا علامہ آلوسی لکھتے ہیں علامہ ابن جریر نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدم یا ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی بھیجا تو اس سے یہ عہد لیا کہ اگر اس کی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو وہ ان پر ایمان لائے گا ان کی نصرت کریگا اور اپنی امت کو آپ پر ایمان لانے کا حکم دے گا نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر آج تمہارے سامنے حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کے لیے میری پیروی کے سوا اور کوئی چارہَ کار نہ تھا اسی وجہ سے عرفاء نے یہ کہا تھا کہ نبیٔ کریم ہی نبیٔ مطلق اور رسول حقیقی اور مستقل شارع ہیں اور آپ کے سوا باقی انبیاء علیہم السلام آپ کے تابع ہیں۔

رحمۃ اللعالمین ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما ارسلناک الارحمۃ للعالمین (سورہ انبیاء آیت نمبر ۱۰۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے واسطے رحمت بنایا ہے تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ تمام جہانوں سے افضل ہوں کیونکہ ہر شخص کو حصول رحمت میں آپ کی حاجت ہوگی،

تمام اوصاف انبیاء کے جامع ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت؟

اللہ تعالیٰ انبیاء سابقین کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے اولیٔك الذین ھدی اللہ فبھم اھم اقتدہ۔ (انعام آیت ۹۰) یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہی کی راہ چلو، اس آیت میں شریعت کے اصول اور فروغ مراد نہیں ہیں کیونکہ آپ کی مستقل شریعت ہے لہٰذا اس سے مراد اخلاص فاضلہ اور صفات کاملہ ہیں یعنی جو محاسن اخلاق تمام انبیاء علیہم السلام میں متفرق ہیں آپ ان تمام اوصاف کو اپنی ذات میں جمع کر لیجیے اور بنی ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں سو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش دو لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں جو اوصاف اجتماعی طور پر پائے جاتے تھے وہ تمام اوصاف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں انفرادی طور پر پائے جاتے ہیں گویا آپ کی صفات کو پھیلاؤ تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش دو لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبش دو لاکھ چوبیس ہزار کو سمیٹو تو آپ کی ذات قدسی ہے۔

آپ کے ذکر کی رفعت کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ورفعنا لك ذكرك (سورہ الم نشرح آیت ۴) اور ہم نے آپ کیلئے آپ کا ذکر بلند کر دیا، دنیا میں ہر وقت کسی نہ کسی جگہ پر سورج غروب ہو رہا ہے اور غروب آفتاب کے وقت مغرب کی اذان ہو رہی ہے، اسی طرح ہر وقت کہیں نہ

کہیں طلوع فجر ہو رہی ہے اور جہاں طلوع فجر ہے وہاں فجر کی اذان ہو رہی ہے وعلی ہذہ القیاس، اور اذان میں جہاں اللہ کا نام بلند کیا جا رہا ہے وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام بھی ذکر کیا جا رہا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں ہر وقت کسی نہ کسی جگہ پر آپ کا نام بلند کیا جا رہا ہے۔ اور جس طرح کلمہ شہادت میں اذان میں اور تشہد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپ کا نام رکھا ہے انبیاء سابقین میں سے کسی کا نام اپنے نام کے ساتھ نہیں رکھا نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا، رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہ سورۃ النساء آیت (۸۰) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی (اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ (سورہ فتح آیت ۱۰/) وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، نیز اللہ نے آپ کی عزت کو اپنی عزت کے ساتھ مقرون کیا اور ارشاد فرمایا وَلِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ وَلِرَسُوۡلِہٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ سورہ منافقون آیت (۸) اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کیلئے ہے اور آپ کی رضا کو اپنی رضا کے ساتھ مقرون کیا، اور فرمایا وَاللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗۤ اَحَقُّ اَنۡ یُّرۡضُوۡہُ سورہ توبہ آیت (۶۲) اور آپ کی اجابت کو اپنی اجابت کے ساتھ مقرون کیا اور فرمایا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ ،سورہ انفال آیت : ۲۴ بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کی بلندی کا اس سے اندازہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر عزت اور سر بلندی کے مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو اپنے ساتھ ذکر کیا ہے اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ، (سورہ احزاب آیت ۵۶)

اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے، رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ گویا ازل سے لے کر ابد تک کوئی وقت نہیں گذرتا مگر اس وقت میں اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتا رہتا ہے، حضرت یحیٰ اور

حضرت عیسیٰ پر یوم ولادت یوم وفات اور یوم بعثت میں صرف تین بار اللہ نے سلام نازل کرنے کا ذکر فرمایا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زمان ومکان کی یعنی کسی قید کے بغیر اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ نازل کرنے کا ذکر فرمایا پھر وہاں سلام کا ذکر تھا یہاں صلوۃ کا ذکر ہے وہاں تین ایام کی قید ہے۔ یہاں اعداد وشمار کا ذکر نہیں ہے نہ الوہیت کے عدم کا تصور ہے نہ آپ کے ذکر کے انقطاع کا تصور ہے (ورفعنا لك ذكرك، (انشراح ۴)

آپ کی رسالت کے عموم اور شمول کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونزيرا ،(،سورہ سباء: آیت ۲۸) اور ہم نے آپ کو (قیامت تک کے) تمام لوگوں کیلئے ہی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اسے (مقدس) بندے پر فیصلہ کرنے والی کتاب نازل کی، تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والے ہوں، قرآن مجید کی ان آیات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت تک کے تمام انسانوں کیلئے بلکہ تمام جن وانس اور تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر مبعوث کئے گئے اس کے برخلاف انبیاء سابقین میں سے ہر نبی ایک محدود زمانہ کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت جزوی تھی اور آپ کی دعوت کلی ہے۔

آپ کے دین کے ناسخ الادیان ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ رب العزت نے آپ کے لائے ہوئے دین کو اپنی نعمت تامہ قرار دیا اور فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا سورہ مائدہ آیت (۳) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا، آپ کے دن کو ادیان سابقہ کیلئے ناسخ قرار دیا اور فرمایا وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ سورہ ال عمران آیت (۸۵) جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو طلب کیا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور یہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام انبیاء اور رسل پر عظیم فضیلت ہے کہ آفتاب محمدیت کے طلوع کے بعد اب کسی نبی یا رسول کی شریعت کا چراغ نہیں جلے گا حتی کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ظاہری حیات سے زندہ ہوتے تو آپ کی پیروی کرتے اور جب حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہوگا تو وہ بھی آپ کی شریعت کی پیروی کریں گے امام بخاری روایت کرتے ہیں، عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم و امامكم منكم، صحیح بخاری ج ا ص ۴۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا مرتبہ ہوگا جب تم پر ابن مریم کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا دین تمام ادیان سے افضل ہے اس لیے ضروری ہوا کہ آپ تمام انبیاء اور رسل سے افضل ہوں۔

خاتم النبین ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ما کان محمد ا ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین، سورہ احزاب: آیت (٤٠) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبین ہیں ہر بنی کی شریعت بعد میں آنے والے نبی سے منسوخ ہوتی رہی اور بنی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں اور قیامت تک کے نبی ہیں اس لیے آپ کی شریعت. باقی اور غیر منسوخ ہے اور اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہوں۔

مقام محمود پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے (عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا) سورہ اسراء آیت ٧٩) عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر جلوہ گر فرمائے گا تمام انبیاء اور رسل میں سے یہ مقام صرف آپ کو عطا ہوگا۔اس لیے ضروری ہوا کہ آپ تمام انبیاء اور مرسلین سے افضل ہوں

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی وجہ سے آپ کی افضلیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا سورہ بقرہ (١٤٤) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی،

سورہ طہ آیت ١٣٠) اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو، وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی، سورہ ضحیٰ آیت ٥) اور بے شک قریب کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے، تمام انبیاء اور رسول میں یہ مرتبہ بھی صرف آپ کو حاصل ہے کہ اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں آپ کی رضا کا طالب ہے۔

علم نبی ﷺ وخوف خدا

عِلْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَشِدَّةِ خَشْيَتِهٖ

اللہ تعالی کا سب سے زیادہ علم اور سب سے زیادہ خوف رسول اللہ ﷺ کو ہے

حدیث ٦: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْراً فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا اور اس کو جائز قرار دیا آپ کے اصحاب میں سے بعض کو یہ خبر پہنچیں انہوں نے گویا کہ اس کام کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا، بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کو یہ خبر ملی کہ میں نے ایک کام کو جائز قرار دیا ہے انہوں نے اس کام کو ناپسند کیا اور اس سے پرہیز کیا بہ خدا میں ان سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھتا ہوں اور ان سب سے زیادہ خدا سے

ڈرتا ہوں ۔(رواہ المسلم کتاب الفضائل)

حدیث ۷:۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً(رواہ المسلم کتاب الفضائل)

ترجمہ حدیث:۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ایک کام کی رخصت دی بعض لوگوں نے اس کام سے پرہیز کیا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کے چہرہ انور پر غضب کے آثار ظاہر ہوئے، پھر آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ان چیزوں سے اعتراض کرتے ہیں جن میں مجھے رخصت دی گئی ہے بہ خدا مجھے ان سب سے زیادہ اللہ کا علم ہے اور میں ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں۔

دین میں سہولت اور رخصت کے پسندیدہ ہونے کا بیان

علامہ ابن مالکی لکھتے ہیں علامہ خطابی نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ کا اشارہ ان بعض صحابہ کی طرف ہو۔جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کو کم سمجھا تھا ان میں سے ایک نے کہا میں نماز پڑھونگا اور نیند نہیں کرونگا دوسرے نے کہا میں روزے رکھونگا اور افطار نہیں کرونگا اور تیسرے نے کہا میں عورتوں سے اجتناب کرونگا جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا

ہوں جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرے طریقہ (کاملہ) پر نہیں ہے۔قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے اور کہنے والوں کا نام نہیں لیا اور ان کی تعیین نہیں کی اس قول سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حسن معاشرت اور امت پر آپ کی شفقت ظاہر ہوتی ہے آپ کسی کو عیب کے ساتھ نشان زد نہیں کرتے تھے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک رخصت پر عمل کرنا پسندیدہ تھا اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جس طرح عزیمت پر عمل کرنا پسند ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کو رخصت پر عمل کرنا پسند ہے، اس حدیث میں شدت اور سختی کی ممانعت ہے کیونکہ شریعت سہل اور آسان ہے۔

نبی کریم ﷺ کے صغائر اور مکروہات سے مجتنب ہونے کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم اور خدا خوفی کا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت انسان اپنی تعریف کرسکتا ہے بہ شرطیکہ اسمیں تکبر اور فخر نہ ہو اور اس تعریف سے کسی کو فائدہ پہنچے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین اور علماء کے دلوں میں عام لوگوں اور گناہ گاروں سے زیادہ خدا کا ڈر اور خوف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے زیادہ تر علماء خدا سے ڈرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے کثرت عبادت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں اس حدیث سے معلوم ہوا انبیاء علیہم السلام صغائر اور مکروہات کا ارتکاب نہیں کرتے اور کسی غلط کام پر برقرار نہیں رہتے اور جب وہ کسی کام کو دیکھ کر اس کام کو برقرار رکھیں تو وہ اس کی اباحت کی دلیل ہوتا ہے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل کی اقتداء کرتے تھے۔

بَابُ وُجُوبِ اِتِّبَاعِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کا وجوب

حدیث ۸ :۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ الله اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَال يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اَحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ اِنِّي لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَتَ نَزَلَتْ فِي ذَالِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً (رواه المسلم كتاب الفضائل)

ترجمہ حدیث :۔حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک انصاری اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حرہ مدینہ کے پانی میں جھگڑا ہوا جہاں سے کھجور کے درختوں کو پانی دیتے تھے انصاری نے کہا۔ پانی کو چھوڑ دو تا کہ وہ بہتا رہے حضرت زبیر نے انکار کیا پھر انہوں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر تم زمین کو پانی دو پھر پانی اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو انصاری غضب ناک ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں (اس لیے ان کی طرف داری کی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا آپ نے فرمایا اے زبیر تم پانی دو پھر پانی کو روک لو حتی کہ وہ منڈیر سے پھر واپس ہو جائے حضرت زیر نے کہا بہ خدا میرا گمان ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

حجیت حدیث :۔علامہ وشتانی ابی مالکی لکھتے ہیں قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ داؤدی نے کہا ہے کہ وہ شخص نسباً انصاری تھا دیناً انصاری نہیں تھا بلکہ منافق تھا علامہ خطابی نے کہا ہے کہ جو پانی حرہ مدینہ میں آتا تھا وہ پہلے حضرت زبیر کی طرف آتا تھا وہ بہ قدر ضرورت پانی لے کر اس انصاری کی طرف پانی چھوڑ دیتے تھے انصاری نے یہ کہا کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرنے سے پہلے اس کی طرف چھوڑ دیں۔جب بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے حضرت زبیر سے فرمایا تم اپنی ضرورت پوری کر کے اس کی طرف جلدی پانی چھوڑ دو انصاری اس پر غضب ناک ہوا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ حضرت زبیر پانی کو روکے بغیر اس کو پانی دیں تب اس نے یہ کہا کہ آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ حضرت زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اگر اب کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم پر اعتراض کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منافق کو قتل کرنے کا حکم اس لئے نہیں دیا تھا کہ کہیں کفار یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب

کو قتل کرتے ہیں اور اس سے تبلیغ اسلام میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، قرآن مجید کی اس آیت سے، معلوم ہوا کہ ظاہرا اور باطنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آپ کے فیصلہ کے خلاف دل میں بھی ناگواری نہ آئے نیز اس آیت میں حجیت حدیث پر بھی دلیل ہے کیونکہ اس آیت کے اعتبار سے آپ کے احکام پر عمل کرنا واجب ہے صحابہ کرام کے لئے آپ کے احکام کا مرجع آپ کی ذات مقدسہ تھی اور بعد کے مسلمانوں کیلئے آپ کے احکام کا ماخذ اور مرجع کتب احادیث ہیں اگر یہ کتب واحادیث حجت نہ ہوں تو پھر بعد کے مسلمانوں کے لئے آپ کے احکام پر عمل کرنے کی کوئی سبیل نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت تمام نہیں ہوگی،

مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَناَقِبُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اسْمُہٗ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ وَ لَقَبُہٗ عَتِیْقٌ، مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے

حدیث ۹:۔ حَدَّ ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ خَلِیلٍ مِنْ خُلَّتِہٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیلًا لَا تَّخَذْتُ ابنَ اَبِی قُحَافَۃَ خَلِیلًا وَإِنَّ صَاحِبَکُمْ لَخَلِیلُ اللّٰہِ ھَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صحیحٌ وفِی الْبَابِ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ وَأَبِی ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ (رواہ الترمذی-ابواب المناقب)

ترجم حدیث:۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول. کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں۔ اور اگر میں کسی کو اپنا

خلیل (دوست) بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوسعید ابوہریرہ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔

حدیث ۱۰:۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَھْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاھُمْ مَنْ تَحْتَھُمْ کَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ مِنْھُمْ وَأَنْعَمَا ھٰذَا حَدِیثُ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ(رواہ الترمذی ابواب المناقب)

ترجمہ حدیث-حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو نچلے درجے والے ایسے دیکھیں گئے۔ جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے،

حدیث ۱۱:۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عن اَبِی نَضْرَۃَ عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَلَسْتُ اَحَقُّ النَّاسِ بِھَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا ھٰذَا حَدِیثٌ قَدْ رَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی نَضْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَھٰذَا اَصَحُّ (رواہ الترمذی-ابواب المناقب)

ترجمہ حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ

حقدار نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں کیا میں ایسا نہیں کیا میں ایسا نہیں بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابونضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

حدیث ۱۲:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعَنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ اَبُوبَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِي بَكْرٍ

(رواه المسلم، كتاب فضائل الصحابة)

ترجمہ حدیث :- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں لے لے یا اللہ کے پاس رہے اس بندے نے اللہ کے پاس رہنا اختیار کر لیا یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور خوب روئے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں حضرت ابوسعید نے کہا جس شخص کو اختیار دیا گیا تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال اور صحبت کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو

ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی اخوت قائم ہے اور ابوبکر کی مسجد کی طرف کھلنے والی) کھڑکی کے علاوہ سب کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔

فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا بیان

حدیث ۱۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ) وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَاَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَّرَآئِي فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَاَيْمُ اللهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذٰلِكَ إِنِّي كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَوْ لَأَظُنُّ أَن يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا (رواه المسلم كتاب فضائل الصحابة)

ترجمہ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے وہ ان کے حق میں دعا کرتے تحسین آمیز کلمات کہتے اور میت اٹھائے جانے

سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھ رہے تھے میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے دعا رحمت کی اور کہا (اے عمر) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کئے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کر دے گا کیونکہ میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے یہ بہ کثرت سنتا تھا میں ابو بکر اور عمر آئے، میں ابو بکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں ابو بکر اور عمر نکلے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔

حدیث ۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَا جَابِراً يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَاراً اَوْ قَصْراً فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَیْ رَسُوْلَ اللهِ اَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ (رواہ المسلم کتاب -فضائل الصحابة)

ترجمہ جدیث : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا، میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آئی حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

حدیث ۱۵:۔ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْداً قَالَ اسْتَاذَنَ عُمَرُ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَآءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَآءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِی فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَیْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكاً فَجّاً اِلَّا سَلَكَ فَجّاً غَيْرَ فَجِّكَ.(رواہ المسلم " کتاب فضائل الصحابة)

ترجمہ حدیث :- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی مسئلہ میں گفتگو کر رہی تھین در آں حالیکہ ان کی آواز اونچی ہو رہی تھی اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی اجازت طلب کی جب حضرت عمر نے اجازت طلب کی تو وہ سب خواتین اٹھ کر جلدی سے حجاب میں چلی گئیں آپ نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا ہوا رکھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جو خواتین بیٹھی ہوئی تھیں مجھے اس پر تعجب ہوا جب

انہوں نے تمہاری آواز سنی تو دوڑ کر حجاب میں چلی گئیں حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں حضرت عمر نے کہا اے اپنی جان کی دشمنو کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے کہا ہاں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت زیادہ سخت اور درشت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے شیطان جب بھی راستہ میں تم سے ملتا ہے تو اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔

حدیث نمبر۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ اُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَ شَهِيدَانِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ (رواہ الترمذی، ابواب المناقب)

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا حضور نے فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُنَاقِبُ عُثْمَانُ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُو عَمْرٍو اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو کنیتیں تھیں ابوعمرو اور ابوعبداللہ

حدیث نمبر۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصِّنْعَانِيِّ اَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هَذا قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ. رواہ الترمذی، ابواب المناقب)

ترجمہ حدیث: ۔حضرت ابوالاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے آخر میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپٹا ہوا تھا آپ نے فرمایا اس فتنہ وفساد کے دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا (یہ شخص) آپ نے فرمایا ہاں (یہی) یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی۔روایات مذکور ہیں

حدیث نمبر۱۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا

ابْنُ عُمَرُ فَاَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ حَدِّثْنِي اَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اَفَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالٰى حَتّٰى اُبَيِّنَ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ اَوْ تَحْتَهُ اِبْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اِذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (رواه الترمذی، ابواب المناقب)

ترجمہ حدیث: عثمان بن عبداللہ بن موہب سے ایک مصری آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتائیے اس گھر کی حرمت کی قسم کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے آپ نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیت رضوان سے

غائب تھے اس میں موجود نہ تھے حضرت ابن عمر نے فرمایا ہاں، اس شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب تھے آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا اللہ اکبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آمین تجھے یہ امور وضاحت سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے جنگ احد میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاجزادی ان کی زوجیت میں تھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیرے لئے اس شخص جتنا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا رہا بیت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر وادئ مکہ میں کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے حضرت عثمان کی جگہ بھجتے لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور آپ کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد بیت رضوان ہوئی رسول اکرم نے اپنے داہنے ہاتھ کے بارے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اس سے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لئے ہے اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں کو اپنے ساتھ لئے جاؤ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حدیث ۱۹: - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ (رواه الترمذی، ابواب المناقب)

ترجمہ حدیث: حضرت ابوسہلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے معاصرہ کے دن مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا اور میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے پہچانتے تھے۔

حدیث نمبر ۲۰ :۔ حَدَّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ حَدَّ ثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْىَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَ عُثْمَانَ حَدَّ ثَاهُ اَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَا شِهٖ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثَمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكَ فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِيْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَالِيْ لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ) رواه المسلم ، فضائل الصحابة)

ترجمہ حدیث: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی درآں حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے آپ نے حضرت ابوبکر کو اسی حالات میں آنے کی اجازت دے دی حضرت ابوبکر اپنی ضرورت پوری کر

کے چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اسی حالت میں اجازت دی وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے حضرت عثمان غنی نے کہا پھر میں نے آپ سے اجازت طلب کی تو آپ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے درست کرلو پھر میں اپنی حاجت پوری کر کے چلا گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کیلئے اس قدر نہیں گھبرائے جس قدر حضرت عثمان سے گھبرا گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان ایک حیادار مرد ہیں اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے اسی حال میں ان کو اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کریں گے۔

مناقب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ اَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوَفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

حضرت علی کے فضائل ومناقب: حضرت علی بن ابو طالب قرشی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوالحسن ہے ان کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول خدا نے جب وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے

حدیث ۲۱:۔ حَدَّ ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيْ خَازِمٍ عَنْ سَهَلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُ وْكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ

النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَرْجُوا اَنْ یُعْطَا ھَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبِ فَقَالُوْ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ یَارَسُوْلَ اللہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَأْتُوْنِیْ بِہٖ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَدَعَالَہٗ فَبَرَأَحَتّٰی کَانَ لَمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُولَ اللہ اَقْتُلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِنْ حَقِّ اللہِ فِیْہِ فَوَ اللہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللہُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ ، (رواہ البخاری کتاب المناقب)

ترجمہ حدیث :- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح مرحمت فرمائے گا لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھئے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا اعطا فرمایا جائے گا جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو آپ نے فرمایا علی بن ابو طالب کہاں ہیں لوگوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا انہیں بلا کر لاؤ بس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں مین لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لئے دعاء فرمائی پس وہ اسی طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی پھر آپ نے انہیں جھنڈا اعطا فرما دیا حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان ہو جائیں فرمایا خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور جو ان پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی قسم تمہاری وجہ سے اللہ تعالی نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے

ہونے سے بہتر ہے

حدیث نمبر ۲۲: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ اَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا شَکَتْ مَا تَلْقٰی مِنْ اَثَرِ الرَّحَا فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْہُ فَوَجَدَتْ عَائِشَۃَ فَأَخْبَرَتْھَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْہُ عَائِشَۃُ بِمَجِیْءِ فَاطِمَۃَ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَھَبْتُ لِاَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰی مَکَانِکُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُکُمَا خَیْراً مِّمَّا سَأَلْتُمُوْانِیْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا تَکَبِّرَا اَرْبَعًا وَ ثَلٰثِیْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثاً وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثَۃً وَثَلٰثِیْنَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکُمَا مِنْ خَادِمٍ (رواہ البخاری ، کتاب المناقب)

ترجمہ حدیث: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ شکایت کرنے کی غرض سے گئیں لیکن دولت خانے پر آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ موجود تھیں انہیں وجہ بتادی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب کہ ہم اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ رہو پس آپ ہمارے درمیان رونق افروز ہو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا جب تم

اپنے بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کیلئے خادم سے بہتر ہے۔

حدیث ۲۳ :۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ، (رواہ المسلم، فضائل الصحابۃ)

ترجمہ حدیت: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں حضرت علی کو مدینہ میں چھوڑ دیا حضرت علی نے کہا یارسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کیلئے ہارون تھے البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۲۴ :۔ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِیَّۃِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ وُلِدَ لِیْ بَعْدَکَ وَلَدٌ اُسَمِّیْہِ بِاسْمِکَ وَأُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ قَالَ نَعَمْ فَکَانَتْ رُخْصَۃً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ (رواہ الابو داود، رواہ المسند امام احمد بن حنبل مترجم ص ۳۶۷)

ترجمہ حدیث :۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ یہ بتائیے کہ اگر آپ کے (پردہ کرنے کے) بعد میرے یہاں کوئی

لڑکا پیدا ہوا تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں فرمایا ہاں (یعنی کنیت کے بارے میں) یہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رخصت تھی ،

ماں باب کے ساتھ نیکی کی وصیت

قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت فرمائی۔

حدیث نمبر ۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ عَیْزَارٍ اَخْبَرَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّیْبَانِیَّ یَقُوْلُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ ھٰذِہِ الدَّارِ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ ثُمَّ اَیُّ قَالَ بِرُّا لْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیُّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِھِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُہٗ لَزَادَنِیْ (رواہ البخاری، کتاب الادب)

ترجمہ حدیث : ابو عمر وشیبانی کا بیان ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا عرض کیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا عرض گزار ہوئے کہ پھر کونسا فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ان کا بیان ہے کہ مجھ سے آپ یہی چیزیں بیان فرمائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ مزید بتادیتے۔

والدین کو گالی نہ دینے کا حکم

لَا یَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ " کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے

حَدِیْث نمبر ۲۶: ۔ حَدّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُس حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَمِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ یَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ وَ كَیْفَ یَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ یَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ (رواه البخاری کتاب الادب)

ترجمہ حدیث : حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے دریافت کیا گیا کہ کوئی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ،

حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق کون ہے

حدیث نمبر ۲۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ابْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَحَقَّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ

قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَیَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ مِثْلَهٗ (رواه البخاری، کتاب الادب)

ترجمہ حدیث : ابوزرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے فرمایا کہ تمہاری والدہ عرض کی کہ پھر کون ہے فرمایا کہ تمہاری والدہ عرض کی کہ پھر کون ہے فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے عرض کی کہ پھر کون ہے فرمایا کہ تمہارا والد ہے اسی طرح ابن شبرمہ یحیٰ بن ایوب نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے۔

کِتَابُ اللُّقْطَةِ

گری پڑی چیزوں کے احکام

حدیث :۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِیْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاهَا قَالَ یَحْیٰی اَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا (رواه المسلم، کتاب اللقطة)

ترجمہ حدیث : حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے لقطہ (گم شدہ چیز) کے بارے سوال کیا آپ نے فرمایا اس (تھیلی) کے باندھنے کی ڈوری اور اس تھیلی کی پہچان کو یاد رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کروا گر اس کا مالک آجائے تو فبھا ورنہ تم اس کو رکھ لو، اس شخص نے کہا اور گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے کہا اور گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا مطلب اس کے ساتھ اس کی مشک (پیٹ کا پانی) ہے اور اس کا جوتا بھی اس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی کے گھاٹ پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتی کہ اس کا مالک آ کر اس کو پکڑے گا۔

حدیث نمبر ۲۹:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهْنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرَقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَآءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَّمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَآءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَسَاَلَهُ عَنْ ضَآلَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَآءَهَا وَسِقَآءَهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَ سَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ(رواه المسلم، كتاب اللقطة)

ترجمہ حدیث:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سونے یا چاندی کے لقطہ (گم شدہ چیز) کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا اس کا سر بند اور اس کی تھیلی پہچان کر یاد رکھو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو پھر بھی اگر وہ شناخت نہ کی جائے تو تم اس کو خرچ کر لولیکن وہ چیز تمہارے پاس امانت رہے گی پھر جب کسی دن اس کا مالک آجائے) تو وہ چیز اس کو دے دو پھر اس شخص نے گم شدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا تمہارا اس سے کیا تعلق، اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کے ساتھ اس کی جوتی اور مشک ہے وہ پانی پر جائے گا اور درخت کے پتے کھائے گا حتی کہ اس مالک اس کو پالے گا پھر اس نے آپ سے بکری کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا اس کو لے لو کیونکہ یا وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑئے کے لئے ہے

حدیث ۳۰:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدُ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ غَازِيْنَ فَوَجَدْتُ سَوْطاً فَاَخَذْتُهُ فَقَالَ لِيْ دَعْهُ فَقُلْتُ لَاوَلٰكِنِّيْ اُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِيْ اَنِّيْ حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِشَاْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُّ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ

يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ بِثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ وَّاحِدٍ

(رواہ المسلم ، کتاب اللقطہ)

ترجمہ حدیث: حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ھیں کہ میں اور حضرت زید بن صوحان اور حضرت سلمان بن ربیعہ جہاد کیلئے گئے مجھے ایک چابک پڑا ہوا ملا میں نے اس کو اٹھالیا ان دونوں نے مجھ سے کہا اس کو چھوڑ دو میں نے کہا نہیں میں اس کا اعلان کرونگا اگر اس کا مالک آگیا تو فبھا ورنہ میں خود اس سے فائدہ اٹھاؤں گا اور میں نے ان دونوں کی بات نہیں مانی جب ہم جہاد سے واپس لوٹے تو میں خوش قسمتی سے حج کیلئے چلا گیا اور پھر میں مدینے آیا میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوئی میں نے ان کو چابک اٹھانے اور دونوں کے منع کرنے کا قصہ سنایا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ میں مجھے ایک تھیلی ملی تھی جس میں سو دینار تھے میں اس کو لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اس کا ایک سال تک اعلان کرو انہوں نے کہا پھر میں نے اس کا اعلان کیا لیکن اس کی شناخت کیلئے کوئی نہیں آیا میں دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان کرو انہوں نے کہا میں نے اس کا پھر اعلان کیا اور کوئی اس کی شناخت کے لئے نہیں آیا میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اس کا ایک سال تک اعلان کرو انہوں نے کہا میں نے اعلان کیا اور اس کی شناخت کے لئے کوئی شخص نہیں آیا پھر آپ نے فرمایا ان

کے عدد ان کی تھیلی اور سر بند کی شناخت کو یاد رکھو اگر اس کا مالک آجائے تو فبھا ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا لو پھر میں نے ان سے فائدہ اٹھایا سوید بن غفلہ کہتے ہیں اس کے بعد میری حضرت اُبی سے مکہ میں ملاقات ہوئی انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں تین سال تھے یا ایک سال

عذاب قبر کا ثبوت

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ،

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

حدیث نمبر ۳۱ -: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **(رواہ المشکواۃ،)**

ترجمہ حدیث: حضرت براء ابن عازب سے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان سے جب قبر میں پوچھ گچھ ہوتی ہے تو وہ گواہی دے اٹھتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہ ہی رب کا فرمان ہے کہ اللہ مومنوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں، اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک روایت یہ ہے کہ فرمایا کہ یہ آیت عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی مردے سے کہا جاتا

ہے کہ تیرا رب کون تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں۔

حدیث ٣٢ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ یَهُودِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صلّٰی صَلَاةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَیه رواه المشکوة،)

ترجمہ حدیث : روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ ایک یہودی عورت ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور آپ سے عرض کیا اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے تب حضرت عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔عذاب قبر کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا ہاں عذاب قبر حق ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی نہ دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑھی ہو اور عذاب قبر سے رب کی پناہ نہ مانگی ہو۔

حدیث نمبر ٣٣: عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ لِبَنِیْ النَّجَّارِ عَلٰی بَغْلَةٍ لَهٗ وَ نَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِیْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ یَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰی مَاتُوْا قَالَ فِی الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِهَا فَلَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَا فَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (رواه المسلم ،رواه المشکوة،)

ترجمہ حدیث :۔ روایت ہے حضرت زید بن ثابت سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم حضور کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ کا خچر بدکا قریب تھا کہ آپ کو گرادیتا ناگاہ وہاں پانچ چھ قبریں تھیں حضور نے فرمایا کہ ان قبروں کو کوئی پہچانتا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں حضور نے فرمایا یہ کب میں نے عرض کیا زمانہ شرک میں تب حضور نے فرمایا یہ گروہ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دوگے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ اس عذاب قبر سے کچھ تمہیں بھی سنادے جو میں سن رہا ہوں پھر ہماری طرف چہرہ کر کے فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو سب نے کہا ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں فرمایا عذاب قبر سے اللہ کہی پناہ مانگو سب بولے ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں فرمایا کھلے چھپے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو سب بولے ہم کھلے چھپے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگے ہیں فرمایا دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو سب بولے کہ ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

حدیث : ٣٤:۔ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِیْ وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَیْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ یَنْجُ مِنْهُ

فَمَابَعْدَہٗ اَشَدُّ مِنْہُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَراً قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَقْطَعُ مِنْہُ (رواہ ابن ماجہ رواہ المشکوۃ،)

ترجمہ حدیث روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی عرض کیا گیا کہ آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اس سے روتے ہیں تو فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان تر ہیں اور اگر اس سے بھی نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے سخت ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے کوئی منظر نہ دیکھا مگر قبر اس سے زیادہ وحشت ناک ہے۔

بیمار پرسی اور بیماری کے ثواب کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَّابِ الْمَرَضِ،

حدیث ۳۵ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا اِبْنَ آدَمَ مَرِضْتُ لَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فَلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ

يَا اِبْنَ آدَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تُسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ لَمْ تُسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ (رواہ المسلم رواہ المشکوۃ، کتاب الجنائز)

ترجمہ حدیث: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے انسان میں بیمار ہوا تو نے میری مزاج پرسی نہ کی بندہ کہے گا الٰہی میں تیری اعادت کیسے کرتا تو تو جہانوں کا رب ہے فرمائے گا کیا تجھے خبر نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تو اس کی اعادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اے آدمی میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے نہ دیا عرض کرے گا الٰہی تجھے میں کیسے کھلاتا تو تو جہانوں کا رب ہے فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تو نے اسے نہ کھلایا کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تو اسے کھلاتا تو میرے پاس پاتا اے انسان میں تجھ سے پانی مانگا تو تو نے مجھے نہ پلایا عرض کرنے گا مولا میں تجھے کیسے پلاتا تو تو جہانوں کا رب ہے فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا اگر تو اسے پلاتا تو آج میرے پاس وہ پاتا۔

حدیث نمبر ۳۶: ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسِ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (متفق علیہ، ورواہ المشکوۃ: کتاب الجنائز)

ترجمہ حدیث: ۔ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار ہوتا تو اس پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے اور فرماتے اے لوگوں کے رب بیماری دور کر دے اسے شفا دے تو شافی ہے شفاء تو صرف تیری ہی ہے وہ شفا دے جو بیماری نہ چھوڑے۔

حدیث نمبر ٣٧: ۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّي اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى مِنْ مَّرَضٍ فَمَاسِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللهُ تَعَالٰى بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

(متفق علیه، رواه المشكوة، كتاب الجنائز)

ترجمہ حدیث: روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا میں نے اپنے ہاتھ سے جسم اطہر چھوا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور کو بخار بہت ہی سخت آتا ہے تو بنی کریم نے فرمایا ہاں مجھ کو تمہارے دو شخصوں کے برابر بخار ہوا کرتا ہے فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یہ اس لیے ہوگا کہ حضور کو ثواب بھی دوگنا ہے فرمایا ہاں پھر فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جیسے کوئی تکلیف بیماری وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالی اس کے گناہ یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو۔

صدقہ کی فضیلت کا بیان

بَابُ فَضْلُ الصَّدَقَةِ

یہ باب صدقہ کی فضیلت کے بیان میں

حدیث ٣٨: ۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَآءِ فِي سَبِيْلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَ بْوَا بِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ (متفق علیه، رواه المشكوة صدقہ کی فضیلت کا بیان)

ترجمہ حدیث: روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خیرات کرے تو جنت کے دروازں سے بلایا جائیگا جنت کے بہت دروازے ہیں تو جو نماز والوں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو جہاد والوں سے ہو گا وہ جہاد کے دروزے سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ والوں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور روزہ والوں سے ہوگا وہ دروازئے ریان سے بلایا جائے گا تب حضرت

ابوبکر نے عرض کیا کہ اس کی ضرورت تو نہیں کہ کوئی تمام دروازوں سے بلایا جائے مگر کیا کوئی ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔

حدیث نمبر ٣٩ : عَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ اَوَلَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ یَفْعَلْہُ قَالَ فَیَامُرُ بِالْخَیْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّہٗ لَہٗ صَدَقَۃٌ

(متفق علیه، رواه المشکوة)

ترجمہ حدیث : ۔روایت ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اگر نہ پائے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے خود نفع اٹھائے اور خیرات کرے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کرسکے یا نہ کرے فرمایا تو کسی مظلوم حاجت مند کی مدد کرے بولے اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا اچھی بات کا حکم کرے بولے اگر یہ بھی نہ کرے تو فرمایا کہ برائی سے بچے کہ اسکے لئے یہ ہی صدقہ ہے۔

حدیث ٤٠: ۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِماً ثَوْباً علی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خَضْرِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا علی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ

(رواہ المشکوۃ، ورواہ ابوداؤد صدقہ کی فضیلت کا بیان)

ترجمہ حدیث : روایت ہے ابوسعید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو مسلمان کو پہنائے اللہ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھلائے تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائیگا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پلائے تو اللہ اسے نہر والی پاک وصاف شراب پلائیگا۔

عقائد کا بیان

عقائد وھابیہ ١ : ۔خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔

عبارت: لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد (از یکروزی مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان صفحہ ١٧)

ترجمہ: ۔ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال و ناممکن ہے۔

عقائد اھلسنت ١- خدائے پاک کا جھوٹ بولنا محال و ناممکن ہے اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالی جھوٹ بلکہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔

عبارت: لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادُ وَلَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ (تفسیر خازن مصری ج اص (٤٢١)

ترجمہ: اللہ سے سچا کوئی نہیں وہ خلاف وعدہ نہیں کرتا اور اس کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔

عقائد وھابیہ ٢: حضور کیلئے علم غیب ماننا کفر وشرک ہے۔

عبارت: یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب تھا صریح شرک ہے (فتاوی رشیدیہ ج ٢ ص ١٤١) اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا، سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک

ہو جاتا ہے۔خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔ص (۸) اس علم غیب میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بچہ اور پاگل بلکہ جمیع حیوانات و بہائم، عام جانوروں اور چوپایوں کیلئے بھی حاصل ہے۔(حفظ الایمان، مسعود پبلشنگ ہاؤس دیوبند صفحہ ۱۴)

عقائد اھلسنت ۲ - خدائے پاک کی عطا سے حضور کو غیب کا علم ہے آیت

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پارہ ۳۰ سورۂ کوّرت (ع (۱)

ترجمه: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔(کنزالایمان)

حدیث : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَاهُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ (مواھب لدنیه ج ۲/ص (۱۹۳)

ترجمه: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا۔پس میں دنیا کی طرف اور اس میں تاقیامت جو کچھ ہونے والا ہے ان سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس تھیلی کی طرف

نوٹ:۔علم غیب کے موضوع پر تفصیل کیلئے" الدولۃ المکیہ، انباء المصطفے، اور خالص الاعتقاد کا مطالعہ کریں۔

عقیدۃ وھابیه ۳: امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے۔

عبارت انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہ ظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔(تحذیر الناس مکتبہ تھانوی دیوبند۔ص ۷)

عقیدہ اھلسنت ۳

کوئی غیر نبی کسی بھی کمال وخوبی میں نبی کے برابر نہیں ہوسکتا کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث، یا صحابی کسی کمال علمی وعملی میں نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔بلکہ غیر صحابی، صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا۔(جاء الحق جلد ا ص (۳۹۹)

ایک حدیث کا مفھوم

صحابی کا کچھ "جو" خیرات کرنا، ہمارے سیکڑوں من سونا خیرات کرنے سے درجوں بہتر ہے۔(بحوالہ جاء الحق مذکور)

عقیدہ وھابیه ۴: رسول مجبور ہے

عبارت: جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار (مالک) نہیں۔(تقویۃ الایمان، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔ص (۳۴)

قابل غور: بات یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں وجہ تخلیق کائنات، حبیب کبریا، حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم تو کسی بھی چیز کے مالک ومختار نہیں مگر انگریز حکومت ان کے نزدیک حاکم وسرکار بھی ہے اور مالک ومختار بھی۔ملاحظہ کیجئے: مولوی عاشق الٰہی میرٹھی، مولوی رشید احمد گنگوہی کے جذبات کی تصویر کھینچتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

آپ) سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریزی حکومت) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے (تذکرۃ الرشید، ج ا ص (۸۰)

غور کیجئے اس عبارت میں انگریزی حکومت کو سرکار اور مالک کہا گیا ہے اور اپنے آپ کو اس کا فرماں بردار (غلام) بتایا گیا۔ گویا وہابیوں کو انگریزی حکومت کا مالک وسرکار ہونا تو منظور ہے۔ مگر حبیب خدا کا مالک ومختار ہونا گوارہ نہیں۔

عقیدہ اہلسنت۴

رسول پاک ﷺ کو مجبور کہنا کھلی گستاخی ہے یقیناوہ مالک ومختار ہیں

آیت: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (قرآن کریم پ ۵ ع ۶)

ترجمہ: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔) کنزالایمان)

تفسیر: معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہوسکتے سبحان اللہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان معلوم ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان)

حدیث: اُوتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ (مشکوۃ شریف باب فضائل سید المرسلین)

ترجمہ: زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں

عقیدۃ وھابیہ۵

حضور کی حیثیت عام انسانوں سے بھی کمتر بلکہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے

عبارت ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (نبی ہو یا ولی) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔ ص ۱۲)

عقیدہ اہلسنت۵

جو حضور کو اللہ کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار سے زیادہ ذلیل ہے حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں بڑی وجاہت والے ہیں آیت: **وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا** (پ۲۲/ع۶)

ترجمہ: اور وہ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

آیت: وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۲۸/ع۱۳)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ (کنزالایمان)

عقیدۃ وھابیہ ۶

اللہ کی بارگاہ میں نبی یا ولی کو وسیلہ بنانے والا ابوجہل کی طرح مشرک ہے۔

عبارت اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ (بزرگ) ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس۔سو یہ بات اللہ نے تونہیں بتائی۔(تقویۃ الایمان مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔ص۶)

عبارت: سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے(تقویۃ الایمان مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔ص۷) مذکورہ دونوں عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ وہابیہ کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو شفیع المذنبین ماننا یا اللہ کے کسی بھی بندہ مقبول کو اللہ کی بارگاہ میں اپنی نجات کے لئے وسیلہ سمجھنا شرک ہے۔

عقیدہ اہلسنت ۶

اللہ کی بارگاہ میں انبیاء واولیاء یقینا وسیلہ ہیں

آیت: وَابۡتَغُوۡا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ (قرآن کریم پ۶ ع۱۰)

ترجمہ: اور اس (اللہ) کی طرف وسیلہ ڈھونڈو (کنزالایمان)

تفسیر: فَالۡأَنۡبِيَاءُ وَسَائِطُ لِأُمَمِهِمۡ فِي كُلِّ شَيۡءٍ وَوَاسِطَتُهُمۡ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ (تفسیر صاوی مصری۔ج۱ص۱۰۷)

ترجمہ: انبیاء کرام اپنی امتوں کیلئے ہر چیز میں واسطہ اور وسیلہ ہیں۔اور انبیاء کرام کا واسطہ اور وسیلہ حضور انور، رسول خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں۔

عقیدۃ وھابیہ ۷

رسول پاک سے زیادہ علم شیطان کو ہے

عبارت: شیطان وملک الموت کو یہ وسعت (علم کی زیادتی) نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی۔فخر عالم (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔براہین قاطعہ مطبع کتب خانہ امدادیہ دیوبند ص ۵۵

عقیدہ اہلسنت ۷

رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم ساری مخلوق میں سب سے زیادہ ہے۔

شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ جس نے کسی مخلوق کے علم کو حضور نبی کریم عَلَيۡهِ التَّحِيَّةُ وَالتَّسۡلِيۡمُ کے علم سے زیادہ کہا وہ شخص کافر ہے۔شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں ہے۔

عبارت: مَنۡ قَالَ فَلَانٌ أَعۡلَمُ مِنۡهُ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَدۡ عَابَهُ وَنَقَصَهُ فَهُوَ سَابٌ (نسیم الریاض)

ترجمہ: جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے اس نے حضور کو عیب لگایا اور حضور کی تنقیص کی وہ حضور کو گالی دیتا ہے۔

عقیدۃ وھابیہ ۸

جو نبی کو شفیع یا اپنا وکیل وسفارشی جانے وہ ابوجہل کی طرح مشرک ہے

عبارت: جوکوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل۔(تقویۃ الایمان مطبوعہ کتب خانہ حمیدیہ دیوبند ص ۲۵)

عبارت: اللہ نے کائنات میں کسی کو تصرف کرنے کی قدرت نہیں بخشی اور نہ ہی کوئی کسی کا حمایتی ہوسکتا ہے۔(تقویۃ الایمان مطبوعہ حمیدیہ دہلی ص:۱۵)

عبارت: نہ کوئی کسی کا وکیل بنے گا اور نہ حمایتی۔(ایضا ص ۱۷)

عقیدہ اہلسنت ۸

یقینا انبیاء واولیاء عام بندوں کے وکیل وسفارشی ہیں اور وہ قیامت میں شفاعت کریں گے۔

آیت وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (پ ۲۵ ع ۱۳)

ترجمہ: اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں۔(کنزالایمان)

حدیث : يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلَاثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: روز قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے پہلے انبیاء پھر علماء پھر شہداء

کفریہ کلمات

سوال ۱۵:۔جے ہند بولنا کیسا ہے۔

جواب:۔جے ہند بولنا ہندوؤں کا شعار ہے یہ لفظ جب کوئی بولتا ہے تو اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ بولنے والا ہندو ہے اس لئے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ اس قسم کے الفاظ استعمال کریں، حدیث شریف میں ہے کہ عجمیوں کے طریقوں سے دور رہو۔(فتاوی شارح بخاری،ص ۴۵۳،ج ۲)

سوال ۱۶: کیا رام رحیم ایک ہے؟

جواب رام رحیم ہرگز ایک نہیں بلکہ رام اجودھیا کے راجا ایک انسان کا نام جو مخلوق ہے رحیم اللہ کا نام ہے جو خالق ہے یہ کہنا کہ رام رحیم ایک ہیں کفر ہے۔(فتاوی شارح بخاری ص ۱۹۲،ج ۱)

سوال ۱۷: کیا مسجد و مندر دونوں ایک ہے؟

جواب:۔مسجد و مندر دونوں ہرگز ایک نہیں بلکہ مسجد خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے ہے اور مندر بتوں کی پوجا کیلئے دونوں کو ایک کہنا سراسر کفر ہے۔(فتاوی شارح بخاری ص ۱۹۲،ج ۱)

سوال ۱۸:۔داڑھی منڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ جس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو۔اس کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

جواب:۔آیت کریمہ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پڑھ کر اس کا مطلب "" کلا صاف کرو بیان کرنا کفر ہے اس لئے کہ اس میں قرآن مجید کی تحریف وتبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق و دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔(بہار شریعت،ص ۴۶۴،حصہ ۹، مکتبۃ المدینہ)

نماز کے مکروہات کا بیان

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ ٹھنڈک کے سبب کان اور داڑھی چھپا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب:۔بحالت نماز کان چھپانے میں حرج نہیں مگر داڑھی چھپانا مکروہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔حدیث شریف میں ہے نهى رسول الله صلى عليه وسلم عن تغطية الفم واللحية والله تعالى اعلم (فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۱۷۳)

مسئلہ:۔ آدھی آستین کا کرتا یا قمیص وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب:۔اگر اس کے پاس دوسرا کپڑا پوری آستین کا موجود ہے تو مکروہ ہے ورنہ بلا کراہت جائز ہے حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف آدھی آستین یا بنیائن پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تنزیہی ہے۔اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں معاف ہے اور اگر کرتے یا اچکن کی آستین چڑھا کر نماز پڑھتا ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔(درمختار جلد

اول صفحہ ۴۷۳ میں ہے کرہ كفه اى رفعه ولو لتراب كمشمر كم أو ذيل وصلاته فى ثياب يلبسها فى بيته و مهنته اى خدمته ان له غيرها والا لا (فتاوى امجديه جلد اول صفحه ۱۹۳ فتاوىٰ فقيه ملت جلد اول صفحه ۱۷۴)

مسئلہ:۔سینے پر کرتے کا سارا بٹن بند کیا مگر اوپر سے جو شیروانی یا صدری پہنی اس کا کوئی بٹن بند نہ کیا یا صرف اوپر کا ایک بٹن بند کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رب القوی تحریر فرماتے ہیں انگر کھے جو صدری یا چغہ پہنتے ہیں اور عرف عام میں ان کا کوئی بوتام بھی نہیں لگاتے اور اسے معیوب بھی نہیں سمجھتے تو اس میں بھی حرج ہونا چاہئے یہ خلاف معتاد نہیں۔(فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۴۴۷) لہذا اس طرح کپڑا پہن کر نماز پڑھا کہ نیچے کرتے کا سارا بٹن بندھے اور اوپر شیروانی یا صدری کا کل یا بعض بٹن کھلا ہے تو حرج نہیں اور جو بہار شریعت میں مکروہ تنزیہی کا حکم کیا گیا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی مذکورہ بالا تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ اس صورت میں ہے جہاں صدری یا شیروانی کے کل یا بعض بٹن کھلا رہنے کو معیوب سمجھا جاتا ہو۔(فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۱۷۴)

مسئلہ:۔کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ مقتدی مسجد کے صحن میں کھڑے ہوئے اور محراب میں کھڑا ہوا جس کا فرش صحن مسجد کے فرش سے ڈیڑھ بالشت

اونچا ہے اس طرح نماز پڑھنا اور پڑھانا کیسا ہے؟

الجواب: -حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر وممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزہیہ ورنہ ظاہراً تحریمی (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۷۴، پرانا ایڈیشن) لہذا امام کا تنہا ڈیڑھ بالشت اونچائی پر کھڑا ہونا جائز نہیں ایسی نماز کا اعادہ کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۱۷۵)

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ۔جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مرد کیلئے جائز نہیں البتہ عورتوں کیلئے جائز ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ رب القوی تحریر فرماتے ہیں جوڑا باندھنے کی کراہت مرد کیلئے ضرور ہے حدیث میں صاف نھی الرجل ہے، پھر چند سطر بعد تحریر فرماتے ہیں کہ امام زین الدین عراقی نے فرمایا مختص بالرجال دون النساء (فتاوی رضویہ حصہ سوم صفحہ ۴۱۷) اور حدیث شریف ہے نھی ان یصل الرجل وھو ومعقوص یعنی نبیٔ اکرم ﷺ نے مرد کو جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اخرجه عبد الرزاق فی مصنفه و ابوداود وابن ماجه والترمذی والطبرانی وغیرھم والا شبه بسیاق الاحادیث ان الکراھة تحریمة) عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایا جلد اول ص

۱۶۷) فتوی فقیہ ملت جلد اول ص ۱۷۶)

مسئلہ: -ریفل یا ریغل پن جیب میں لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: ۔اگر ریفل پن میں اسپرٹ وغیرہ کوئی نجس چیز ہو تو ایسے قلم کو جیب میں لگا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے یہی وجہ ہے کہ جس قلم یا جس روشنائی میں اسپرٹ ہو اس سے تعویذ وآیات کا لکھنا منع ہے جیسا کہ فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان اسپرٹ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شراب ہے اور اس میں نشہ ہے ایسی صورت میں کتب وغیرہ لکھنے یا نقشہ بنانے میں یا کسی اور طرح اسے کام میں لانے کی اجازت نہیں؟ (فتاوی امجدیہ جلد چہارم صفحہ ۲۶۴)

مسئلہ: اگر پاجامہ یا پینٹ سے ٹخنہ چھپ جائے تو نماز بلا کراہت ہوگی یا کراہت کے ساتھ زید کہتا ہے کہ کف ثوب مکروہ ہے لہذا پاجامہ پینٹ کو اگر نیچے سے موڑ کر ٹخنہ سے اوپر کرے یا کمر میں کپڑا موڑ کر ٹخنہ ظاہر کرے دونوں مکروہ ہے تو آخر زید کیلئے کیا بہتر ہے کمر میں کپڑا موڑنے سے یا ٹخنہ سے نیچے چھوڑ دیے؟

الجواب: ۔ پاجامہ یا پینٹ سے ٹخنہ چھپا رہے تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو مکروہ تحریمی ہوگی ورنہ تنزیہی ایسا ہی فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۴۴۸ میں ہے اور کف ثوب مطلقا مکروہ تحریمی ہے حضرت علامہ حصکفی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں و کرہ کفه اس کے تحت خاتم المحققین حضرت علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں۔حرر خیر الرملی ما یفید ان الکراھة فی تحریمیة (رد المحتار جلد اول صفحہ ۶۴۰) اور کپڑا میں کھونس کر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے نماز میں کپڑا سمیٹنے گھرسنے (کھوسنے) سے منع فرمایا (فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۲۴۶) اور ہر وہ نماز جو مکروہ تحریمی ہو اس کا اعادہ واجب ہے مگر مکروہ تنزیہی ہو تو اعادہ واجب نہیں ۔ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۷ ۳۳ پر ہے کل صلاة ادیت مع كَرَاهَةِ التَّحْرِيمِ تَجِبُ إِعَادَتُهَا لہذا زید پاجامہ یا پینٹ نہ نیچے سے موڑے اور نہ کمر میں بلکہ ٹخنہ کے نیچے بغیر نیت تکبر چھوڑ دے (فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۱۷۸) واللہ تعالی اعلم

مسئلہ :- جنابت کی حالت میں نہ بال مونڈ وائے اور نہ ناخن ترشوائے کہ یہ مکروہ ہے ۔ (بہارشریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۱۹۷ انوار الحدیث صفحہ ۳۲۴)

مسئلہ ۱۲۵ - لاحق یعنی جو شروع میں شامل ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلا پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی مگر دوسری اور تیسری جاتی رہی تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے (ردالمحتار بہارشریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۳۹)

مسئلہ ۳۲: کوئیں میں گر کر مر گیا یا اس کے او پر مکان گر پڑا اور مردہ نکالا نہ جاسکا تو اسی جگہ اس کی نماز پڑھیں اور دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جاسکا تو اس کی نماز نہیں ہوسکتی کہ میت کا مصلی کے آگے ہونا معلوم نہیں (ردالمحتار بہارشریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۴۰ نماز جنازہ کا بیان ناشر مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۳۳:۔ مسجد میں نماز جنازہ مطلقا مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر، سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض کہ حدیث میں نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت آئی (درمختار) شارع عام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے (ردالمحتار) یعنی جبکہ مالک زمین منع کرتا ہو ۔ (بہارشریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۴۰)

مسئلہ ۳۴:۔ جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کرلیں ، اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے ردالمحتار وغیرہ (بہارشریعت حصہ چہارم ۸۴۰)

مسئلہ ۳۶ - نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گہن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے جنازہ پھر گہن کی ۔ (درمختار وغیرہ بہارشریعت حصہ چہارم صفحہ (۸۴۱)

مسئلہ ۳۹ ۔ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اسکی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا ۔ (درمختار ۔ ردالمحتار ۔ بہارشریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۴۱)

مسئلہ ۸ :۔ قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے (عالمگیری وغیرہ ، بہارشریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۴۳ ناشر مکتبہ المدینہ)

مفسدات نماز کا بیان

مسئلہ ۱۸:۔ شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی دفع وسوسہ کیلئے لاحول پڑھی اگر امور دنیا کیلئے ہے نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امور آخرت کیلئے تو نہیں ۔
بہارشریعت حصہ سوم صفحہ ۶۰۶) مفسدات نماز کا بیان ناشر مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۱۹ - چاند دیکھ کر رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ

کر دم کیا، نماز فاسد ہوگئی۔ بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ عالمگیری بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۰۶)

مسئلہ ۶۲:۔ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی۔ مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔(عالمگیری، غنیہ بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۱۳)

مسئلہ ۶۳:۔ سانپ بچھو کو مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔(عالمگیری بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۱۳)

مسئلہ ۶۷:۔ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا وعلی ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔(عالمگیری، غنیہ بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۱۴)

مسئلہ ۷۵:۔ سترہ بقدر ایک ہاتھ اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو(درمختار دالمحتار بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۱۵)

سنن ونوافل کا بیان

مسئلہ ۵:۔ اگر کوئی عالم مرجع فتوئی ہو کہ فتوی دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کرسکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت

میں بھی ترک نہیں کرسکتا(درمختار، ردالمحتار بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۶۶۴)

مسئلہ ۶:۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہوگئیں تو ان کی قضا نہیں۔(ردالمحتار بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۶۶۴)

مسئلہ ۹:۔ ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے فتح القدیر بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۶۶۴)

مسئلہ ۱۰:۔ فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے اور طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے، آج کل اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔(بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۶۶۵)

نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ ۲۷۔ کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ان میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اس کے بعد سب میں افضل ہے وعلی ہذا القیاس (درمختار بہار شریعت حصہ

چہارم صفحہ ۸۳۹)

مسئلہ ۲۶۔ چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے (درمختار بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۳۹)

مسئلہ ۲۲:۔امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے۔ (درمختار بہارشریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۳۸)

ایک ساتھ عورت ومرد کی نماز جنازہ کا حکم

(۳) سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت اور مرد یونہی بالغ ونابالغ بچے کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔عورت اور مرد یونہی بالغ ونابالغ بچے کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں مگر اولی اور افضل یہی ہے کہ ہر ایک کی نماز جنازہ الگ الگ پڑھی جائے جیسا کہ در مختار ورد المحتار میں ہے۔اِذَا اِجْتَمَعَتِ الْجَنَائِزِ فَإِفْرَادِ الصَّلَاةِ عَلَى كُلِّ وَاحِدٌ أَوْلَى مِنَ الجمع ِ (ص ۱۱۸، ج ۳ ،ایسا ہی فتاویٰ مصطفویہ ص ۶۶ ر میں بھی ہے اور امام سے قریب بالغ اور نابالغ میتوں کو اس ترتیب سے رکھیں کہ جب امام نماز جنازہ کیلئے کھڑا ہو تو سب کے سینوں کے مقابل کھڑا ہو کہ یہی سنت ہے رد المحتار میں ہے۔لِاَنَّ السُّنَّةَ هِيَ قِيَامُ الْاِمَامِ بِهٰذَاءِ الْمَيِّتِ (ج ۳ ص ۱۱۸) جیسے

اگر میت مرد اور نابالغ بچہ مخنث یا قریب البلوغ عورت کی ایک ساتھ جمع ہو جائے تو امام کے قریب مرد پھر نابالغ بچہ پھر مخنث پھر بالغ عورت پھر قریب البلوغ عورت کو رکھا جائے ۔درمختار ورد المحتار میں ہے فَيَقْرُبُ مِنْهُ الْاَ فْضَلِ فَالْاَفْضَلُ الرَّجُلِ مِمَّا يَلِيهِ فَالصَّبِيُّ فَالْخُنْثٰى فَالْبَالِغَةِ فَالْمُرَاهِقَةِ (ج ۳،ص (۱۱۹) ایسی صورت میں سب سے پہلے بالغین کی نماز جنازہ والی دعائیں پڑھے ایسا ہی فتاویٰ مصطفویہ ص ۲۹۰ میں ہے اور اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اختیار ہے کہ چاہیے سب کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھیں یا الگ الگ دونوں صورتیں جائز ہیں مگر الگ الگ پڑھنا بہتر ہے۔اور افضل کا مقدم کرنا افضل ہے (فتاوی فقیہ ملت ج ا ص ۲۶۰ کتاب الجنائز) واللہ تعالیٰ اعلم۔

عورت پر مسلمان ہونے کی نشانی نہ ہو تو نماز جنازہ کا حکم

(۴) سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مردہ عورت ملی مگر اس کے مسلمان ہونے کی کوئی نشانی نہیں پائی گئی تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں۔

الجواب:۔صورت مستفسرہ میں دیکھا جائے گا اگر اس کی وضع وقطع مسلمان جیسی ہو یا کوئی ایسی علامت ہو جس سے اس کا مسلمان ہونا ثابت ہو یا مسلمان کے محلے میں ملی تو اسے غسل وکفن دیں اور نماز جنازہ پڑھے ورنہ نہیں فتاوی عالمگیری میں ہے۔ مَنۡ لَا يَدۡرِى اَنَّهُ مُسۡلِمُ اَوۡ كَافِرٌ فَاِنَّ كَانَ عَلَيۡهِ سِيمَا الۡمُسۡلِمِين اَوۡفِي

بَقَاعِ دَارُ السَّلَامِ يَغْسِلُ وَاِلَّا فَلَا كَذَا فِي الْمِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ (ج ا ص ۱۵۹) اور ایسا ہی بہار شریعت حصہ چہارم ص ۱۳۷) پر بھی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

زیارت قبور

مسئلہ ۳۵- زیارت قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔اولیاء کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکر شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے برا جانے اور ممکن ہو تو بری بات زائل کرے۔رد المحتار) (بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۴۸ مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۳۶: عورتوں کیلئے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا، در مختار میں یہی قول اختیار کیا،مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع کریں گی،لہذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کیلئے جائیں تو بوڑھیوں کیلئے حرج نہیں اور جوانوں کیلئے ممنوع (رد المحتار) اور اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقا منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں وہی جزع وفزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔(فتاوی رضویہ بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۴۹ مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۴۱: قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے اور اگر برکت لینے کیلئے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں،مگر عوام منع کئے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے (بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۵۰ مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۴۱:۔ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے،لہذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔(بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۹۳۱/مکتبۃ المدینہ)

قرآن مجید تلاوت کرنے کا بیان

مسئلہ ۵۳:۔قرآن مجید مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔(در مختار وغیرہ بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۵۵۲ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۵۱:۔غسل خانہ اور مواضع نجاست (یعنی نجاست کی جگہ) میں قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۵۵۱ ناشر مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۱۸: حضر میں جبکہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر وعشاء میں اوسط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام ومنفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔درمختار وغیرہ)

فائدہ: سورہ حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اس کے یہ تین

حصے ہیں سورہ حجرات سے بروج تک طِوال مفصل، اور بروج سے لم یکن تک اوسط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قِصار مفصل (بہار شریعت حصہ سوم ص ۵۴۶ ناشر مکتبۃ المدینہ)

ولایت کا بیان

مسئلہ ۹:۔ اولیاء کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم و ادراک وسمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں۔ (بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۲۷۵ ناشر مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ نمبر ۶: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہو یا بڑھیا، یونہی وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے (درمختار) (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۵۸۴ (جماعت کا بیان) ناشر مکتبۃ المدینہ

مسئلہ ۸: اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کے برابر داہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں برابر میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی (درمختار) بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۵۸۵)

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ ۲۷: - تار یا ٹیلیفون سے رویت ہلال ثابت نہیں ہوسکتی، نہ بازاری افواہ اور جنتریوں اور اخباروں میں چھپا ہونا کوئی ثبوت ہے آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ انتیس رمضان کو بکثرت ایک جگہ سے دوسری جگہ تار بھیجے جاتے ہیں کہ چاند ہوا یا نہیں، اگر کہیں

سے تار آگیا بس لو عید آگئی یہ محض ناجائز و حرام ہے۔ تار کیا چیز ہے؟ اولا تو یہی معلوم نہیں کہ جس کا نام لکھا ہے واقعی اس کا بھیجا ہوا ہے اور فرض کرو اسی کا ہو تو تمہارے پاس کیا ثبوت اور یہ بھی صحیح تو تار میں اکثر غلطیاں ہوتی ہی رہتی ہیں ہاں کا نہیں نہیں کا ہاں معمولی بات ہے اور مانا کہ بالکل صحیح پہنچا تو یہ محض ایک خبر ہے شہادت نہیں اور وہ بھی بیسوں واسطے سے اگر تار دینے والا انگزیزی پڑھا ہوا نہیں تو کسی اور سے لکھوائے گا معلوم نہیں کہ اس نے کیا لکھوایا اس نے کیا لکھا، آدمی کو دیا اس نے تار دینے والے کے حوالہ کیا، اب یہاں کے تار گھر میں پہنچا تو اس نے تقسیم کرنے والے کو دیا اس نے اگر کسی اور کے حوالے کر دیا تو معلوم نہیں کتنے وسائط سے اس کو ملے اور اگر اسی کو دیا جب بھی کتنے واسطے ہیں پھر یہ دیکھئے کہ مسلمان مستور جس کا عادل و فاسق ہونا معلوم نہ ہو اس تک کی گواہی معتبر نہیں اور یہاں جن جن ذریعوں سے تار پہنچا ان میں سب کے سب مسلمان ہی ہوں، یہ ایک عقلی احتمال ہے جس کا وجود معلوم نہیں ہوتا اور اگر یہ مکتوب الیہ صاحب بھی انگریزی پڑھے نہ ہوں تو کسی سے پڑھوائیں گے، اگر کسی کافر نے پڑھا تو کیا اعتبار اور مسلمان نے پڑھا تو کیا اعتماد کہ صحیح پڑھا غرض شمار کیجئے تو بکثرت ایسی وجہیں ہیں جو تار کے اعتبار کو کھوتی ہیں فقہا نے خط کا تو اعتبار ہی نہ کیا اگرچہ کاتب کے دستخط تحریر پہنچانتا ہو اور اس پر اس کی مہر بھی ہو الخط یشبه الخط و الخاتم یشبه الخاتم، خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر کے۔ تو کجا تار۔ واللہ تعالیٰ بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۹۸۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ ۲۸۔ ہلال دیکھ کر اس کی طرف اشارہ کرنا مکروہ ہے اگر چہ دوسرے کو بتانے کیلئے ہو (عالمگیری درمختار بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۹۸۰)

قربانی کے فضائل مسائل اور احکام

قربانی کا مقصد صرف اور صرف جان دینا نہیں بلکہ حقیقت میں قربانی اپنے مالک حقیقی کے قرب اور یاد الٰہی کا ایک بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہے جیسا کہ قرآن پاک میں رب قدیر نے صاف صاف لفظوں میں قربانی کا مقصد ارشاد فرمایا ہے۔ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہُ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآءُ ھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (سورۃ الحج آیت ۳۷) خدا کے دربار میں نہ قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کا خون لیکن ہاں ارشاد فرمایا قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

اے محبوب آپ فرما دو کہ بے شک میری نماز قربانی اور زندگی اور مرنا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

قربانی کب سے شروع ہوئی:- قربانی ایک ایسا فعل ہے جس کا دستور ہر نبی کی امت میں رہا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَکًا لِّیَذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمۡ مِّنۡ بَھِیۡمَۃِ الۡاَنۡعَامِ (پ ۱۷، رکوع ۱۱، آیت ۳۴)

ہر امت کیلئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ زبان جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کریں۔ اس فرمان باری تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنے کا دستور بہت پہلے سے چلا آرہا ہے مگر قبل از اسلام قربانی پیش کرنے کی دوسری صورت تھی پہلے قربانی بارگاہ ایزدی میں بایں طور مقبول ہوتی تھی کہ

آسمان سے شرارے مارتی ہوئی آگ اترتی جو بغیر دھوئیں کے ہوتی، مقبول قربانی کو جلا کر خاکستر کر دیتی اور یہ لوگوں کے مابین حقائق کی دلائل ہوا کرتی تھی اگر لوگوں میں آپسی جھگڑا ہو جاتا فریقین خدا کی بارگاہ میں قربانی پیش کرتے جو فریق سچا ہوتا آگ اس کی قربانی کھا جاتی اور جھوٹے کی قربانی اسی جگہ پڑی رہتی تھی جب ہابیل اور قابیل کا ایک عقلیمہ نامی عورت کے بارے میں جھگڑا ہو گیا کہ کس کے حق میں یہ عورت حلال ہے تو حق ثابت کرنے کیلئے دونوں نے پہاڑ پر اپنی اپنی قربانی پیش کی تو ہابیل کی قربانی مقبول ہو گئی اور قابیل کی قربانی اسی طرح رہ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر فضل فرمایا کہ اس امت کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی کہ وہ اپنی قربانی کا گوشت خود کھا سکتے ہیں۔

(۱) عَنۡ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا عَمِلَ ابۡنُ آدَمَ مِنۡ عَمَلٍ یَوۡمُ النَّحۡرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنۡ اِھۡرَاقِ الدَّمِ وَ اِنَّہُ لِیَاتِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ بِقُرُوۡنِھَا وَ اَشۡعَارِھَا وَ اَظۡلَافِھَا وَ اِنَّ الدَّمَ لِیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبۡلَ اَنۡ یَّقَعَ مِنَ الۡاَرۡضِ فَطِیۡبُوۡا بِھَا نَفۡسًا (ترمذی شریف ص ۵۷۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابن آدم کا کوئی عمل قربانی کے دن اللہ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے زیادہ پیارا نہیں وہ قیامت کے دن اپنے سینگ اور کھر اور بال کے ساتھ آئے گا بے شک اللہ کے نزدیک اس کا خون مقام قبول پر پہونچ جاتا ہے زمین پر گرنے سے پہلے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

(۲) عن زید بن ارقم قال قالوا یا رسول اللہ ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم قالوا مالنا فیھا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ (ابن ماجہ، ص ۲۲۶)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے باپ ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے اس میں کیا ہے فرمایا ہر بال کے برابر نیکی ملے گی۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ سب سے اچھی قربانی دنبے کے چھوٹے بچے کی ہے (مشکوۃ شریف باب فی الاضحیۃ، ص (۱۲۸)

حضور کو قربانی کا حکم: -اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کا حکم فرمایا ارشاد خداوندی ہے۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَالنْحَر (سورۂ کوثر) اے محبوب تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے واسطے سے ہم کو بھی قربانی کرنے کا حکم دیا ہے قربانی ایک عظیم عبادت ہے جس کا دستور ہر نبی کی امت میں رہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کیلئے بھی بیش بہا تحفہ باقی رکھا جو تا قیامت باقی رہے گا مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بنیت تقریب ذبح کرنے کا نام قربانی ہے اور کبھی اس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۵ص ۳۲۷ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

سوال ۲۲: اپنی طرف سے نہ کر کے اوروں کے نام سے قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: ۔ جو شخص مالک نصاب ہے اس پر اپنے نام سے قربانی کرنا واجب ہے اگر وہ شخص اپنے نام سے قربانی نہ کر کے اوروں کے نام سے قربانی کرے گا تو گنہگار ہوگا ۔ (فتاوی فیض الرسول ص ۴۴۰، ج ۲)

سوال ۲۳: اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

جواب ۲۳: اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی قریب حرام کے ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ص

۴۳۲، ج ۲)

قربانی کس پر واجب ہے

(۱) مسئلہ جس طرح قربانی مرد پر واجب ہے اسی طرح عورت پر بھی واجب ہے۔ (قانون شریعت اول ص (۲۱۱)

(۲) مسئلہ مسافر پر قربانی واجب نہیں لیکن اگر نفل کے طور پر کرے تو کرسکتا ہے ثواب پائے گا۔ (ایضا)

(۳) مسئلہ مالک نصاب ہونے سے مراد اتنا مال ہونا ہے جتنا مال ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے یعنی حاجت اصلیہ کے علاوہ دوسو درھم (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (ساڑھے سات تولہ سونا) کا مالک ہو (ایضا)

(۴) مسئلہ جو شخص دوسو درھم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت اصلیہ کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درھم ہو تو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے۔ (ایضا)

(۵) مسئلہ باپ اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو اس پر ہر سال اپنے نام سے قربانی واجب ہوگی اور باپ کے ساتھ بیٹا بیوی یا دوسرا کوئی مالک نصاب ہو تو اس پر بھی اپنے نام الگ سے قربانی واجب ہوگی اگر باپ نے چند سال اپنے نام قربانی کی اور مالک نصاب ہوتے ہوئے کسی سال بیٹا یا بیوی کے نام قربانی کی اور اپنے نام نہ کی تو گنہگار ہوگا خلاصہ یہ کہ گھر میں جو مالک نصاب ہوگا اسی کے نام قربانی ہوگی چاہئے متواتر

کئی سال اس کے نام قربانی ہو چکی ہو اور اگر گھر میں کئی مالک نصاب ہیں تو ہر ایک کے نام قربانی واجب ہوگی۔ (فتاوی فیض الرسول جلد دوم، ص ۴۳۹)

قربانی میں شرکت کے مسائل :۔

جب قربانی کی شرطیں پائی جائیں تو ہر شخص ہر ایک بکری یا بھیڑ کا ذبح کرنا یا اونٹ گائے بھینس کا ساتواں حصہ واجب اس سے کم نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اگر کسی شریک کا حصہ ساتویں سے کم ہے تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی ہاں سات سے کم شریک ہوں اور حصے بھی کم وبیش ہوں لیکن کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو تو جائز ہے۔ قانون شریعت اول ص (۲۱۲)

قربانی کا طریقہ

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ پانی دے دیں پہلے سے چھری تیز کریں لیکن جانور کے سامنے نہیں جانور کی بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی طرف منہ ہو۔ ذبح کرنے والا اپنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دے اور ذبح سے پہلے یہ دعا بھی پڑھے لے ۔ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ مِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرْ

جانور کو قبلہ رخ بائیں پہلو پر لٹائے اور دعا ختم کرتے ہی چھری چلا دے قربانی اگر اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعاء پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيلِكَ اِبْرَاهِيمَ وَ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ اگر

کسی دوسرے کی طرف سے قربانی ہو تو مِنِّيْ کی جگہ مِنْ فلان بن فلان کہے (یعنی جتنے لوگ شریک ہوں ان کا نام لے یا اس شخص کا نام لے جس کی طرف سے قربانی کرنا ہو) اگر مشترک جانور ہو جیسے گائے اونٹ بھینس تو فلاں کی جگہ سب شریکوں کے نام لے۔

(۲۱) مسئلہ ذبح میں چاروں رگیں کاٹیں یا کم سے کم تین اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے ٹھنڈی ہونے پر پاؤں کاٹیں کھالیں اتاریں (قانون شریعت ص ۳۱۲)

(۲۲) مسئلہ گوشت اور کھال :۔ اگر جانور مشترک ہے تو گوشت تول کر تقسیم کیا جائے اٹکل سے نہ باٹیں کہ اگر کسی کو زیادہ پہنچ گیا تو دوسرے کو معاف کرنے سے بھی جائز نہ ہوگا کہ حق شرع ہے۔ (قانون شریعت اول، ص ۲۱۳)

(۲۳) مسئلہ مشترک جانور کے گوشت کا وزن سات حصہ کر کے ہر ایک شریک کو اس کا حصہ سپرد کر دیا جائے پھر ہر ایک شریک گوشت کا تین حصہ کرے ایک حصہ فقیروں کیلئے ایک حصہ دوست واحباب کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلئے۔ (فتاوی فیض الرسول جلد ۲ ص ۴۶۷)

(۲۴) مسئلہ اگر گھر والے زیادہ ہوں تو کل گوشت گھر کے صرف میں لاسکتا ہے اور کل صدقہ بھی کرسکتا ہے۔ اگر چہ ایک حصہ اپنی لئے بہتر ہے۔ (قانون شریعت اول ص (۲۱۳)

(۲۵) مسئلہ اگر میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا یہی حکم (مذکورہ ہے

البتہ اگر میت نے کہا تھا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس صورت میں کل گوشت صدقہ کر دے۔(ایضا)

(۲۶) مسئلہ اگر قربانی میت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔(ایضا)

(۲۷) مسئلہ قربانی کرنے والا بقر عید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے یہ مستحب ہے۔(ایضا)

(۲۸) مسئلہ چمڑا جھول رسی ہار سب صدقہ کر دے چمڑے کو باقی رکھے ہوئے خود اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے۔(ایضا)

قربانی کا وقت

دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے تین دن اور دو راتیں لیکن دسویں سب سے افضل ہے پھر گیارہویں پھر بارہویں (قانون شریعت حصہ اول ص ۲۱۱)

(۶) مسئلہ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز عید کے بعد ہو اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں، اس لئے صبح صادق سے ہو سکتی ہے۔(ایضا) قربانی کے وقت میں قربانی ہی لازم ہے اتنی قیمت یا اتنی قیمت کا جانور صدقہ کرنے سے واجب (قربانی) ادا نہ ہوگا۔

(۷) مسئلہ قربانی کا دن گزرنے کے بعد قربانی فوت ہو گئی وہ اب نہیں ہو سکتی لہذا اگر کوئی

جانور قربانی کیلئے خریدا تو اس کو صدقہ کر دے ورنہ ایک بکری کی قیمت صدقہ کرے۔

(۸) مسئلہ جب کرفیو یا کسی دوسری فتنہ کے سبب شہر میں عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں دسویں ذی الحجہ کو شہر میں بھی طلوع فجر کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے۔(فتاوی فیض الرسول جلد ۲ ص ۴۴۷)

(۹) مسئلہ رات میں ذبح (قربانی) کرنا مکروہ ہے۔(بہار شریعت حصہ ۱۵ ص ۳۳۶)

مسئلہ- جمعہ وعیدین کی نماز میں اگر سجدہ سہو واجب ہوا تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے کیونکہ اگر امام سجدۂ سہو کرتا ہے اور مجمع کثیر ہے تو مقتدیوں کی کثرت کی وجہ سے خبط وافتتان کا اندیشہ ہے یعنی مقتدیوں میں گڑ بڑی پھیلنے اور فتنہ ہونے کا اندیشہ ہو تو علمائے کرام نے سجدہ سہو کے ترک کرنے کی اجازت دی ہے۔ بلکہ جمعہ کی نماز میں سجدہ سہو ترک کرنا اولی و بہتر ہے۔(درمختار ردالمحتار، بہار شریعت، حصہ چہارم صفحہ ۵۳ ،اور فتاوی رضویہ، ج ۳ صفحہ ۶۸۹)

مسئلہ: -۳۹ جمعہ وعیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔(عالمگیری، بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ مکتبہ المدینہ)

قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیئے

اونٹ، گائے، بھینس، بکرا، بھیڑ نر مادہ خصی ہو یا غیر خصی سب کی قربانی جائز ہے۔(قانون شریعت حصہ اول ص ۲۱۴)

(۱۰) مسئلہ اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے ۔گائے بھینس دو سال کی بکری ایک سال کی ان جانوروں کی اس سے کم عمر ہو تو جائز نہیں اور دنبہ وبھیڑ کی عمر ایک سال ہونا ضروری نہیں بلکہ چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہے تو اس کی بھی قربانی جائز ہے ۔(فتاوی فیض الرسول جلد دوم ص ۴۴۹)

(۱۱) مسئلہ وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن ان کی قربانی نہیں ہوسکتی ہے ۔(بہار شریعت حصہ ۱۵ ص ۳۴۰)

(۱۲) قربانی کا جانور موٹا تازہ اور اچھا ہونا چاہئے عیبی نہ ہونا چاہئے اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور اگر زیادہ عیب ہے تو ہوگی ہی نہیں (قانون شریعت حصہ اول ص (۲۱۴)

(۱۳) مسئلہ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہو جائز ہے ۔البتہ اگر سینگ تھے اور ٹوٹ گئے اور سینگ گودا تک ٹوٹ گئے تو جائز نہیں اس سے کم ٹوٹا تو جائز ہے ۔(ایضا)

(۱۴) مسئلہ اندھا لنگڑا بے حد دبلا کان کٹا بے دانت کا تھن کٹی ،تھن سوکھی ، ناک کٹا پیدائشی بے کان بیمار خنثیٰ (جس کی دونوں نشانیاں ہوں) (جلالہ) جو صرف غلیظ کھاتا ہو)ان سب کی قربانی جائز نہیں (ایضا)

(۱۵) مسئلہ بیماری اگر خفیف ہے اور لنگڑا پن ہلکا ہے کہ چل پھر لیتا ہے قربان گاہ تک جا سکتا ہے یا کان ناک دم تہائی سے زیادہ نہیں کٹے تو جائز ہے ۔

(۱۶) مسئلہ قربانی کرنے کے وقت جانور اچھلا ،کودا ،اور عیبی ہوگیا تو حرج نہیں (ایضا)

(۱۷) مسئلہ قربانی کی اور پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے بھی ذبح کردے اور کام میں لاسکتا ہے اور اگر مرا ہوا ہے تو اسے پھینک دے ۔(ایضا)

(۱۸) مسئلہ خریدنے کے بعد قربانی سے پہلے جانور نے بچہ دے دیا تو اسے بھی ذبح کر ڈالے اور اگر بیچ دیا تو اس کی قیمت کو صدقہ کردے اور اگر ایام قربانی میں ذبح نہ کیا تو زندہ صدقہ کردے (ایضا)

(۱۹) خصی یعنی جسکے خصیے نکال لئے گئے ہیں یا مجبوب یعنی جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لئے گئے ہیں ان کی قربانی جائز ہے ۔(فتاویٰ فیض الرسول، ج ۲ ص ۴۵۸)

(۲۰) مسئلہ بانجھ بکری کی قربانی جائز ہے بشرط یہ کہ اس میں کوئی وجہ مانع نہ ہو۔ (فتاوی فیض الرسول جلد ۲ ص ۴۶۲)

مسئلہ ۹: وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن ان کی قربانی نہیں ہوسکتی وحشی اور گھریلو جانور سے ملکر بچہ پیدا ہوا مثلا ہرن اور بکری سے اس میں ماں کا اعتبار ہے یعنی اس بچہ کی ماں بکری ہے تو جائز ہے اور بکرے اور ہرنی سے پیدا ہے تو نا جائز (فتاوی عالم گیری بہار شریعت حصہ ۱۶ قربانی کا بیان)

مسئلہ ۱۰: قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقر عید آگئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کرلے یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی

قیمت صدقہ کرے،(فتاوی عالم گیری بہار شریعت حصہ ۱۶)

سوالات وجوابات

۱۔سوال:۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ننانوے نام کس حدیث سے ثابت ہیں۔

جواب ۱:۔عام طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صرف ننانوے نام مشہور ہیں لیکن آپ کے کل نام صرف ننانوے ہی نہیں بلکہ اس سے بہت زیادہ ہیں جنہیں علماء اعلام نے اپنے اپنے ذوق بصیرت اور وسعت علم ونظر کے مطابق جمع کیا اور بیان فرمایا ہے چنانچہ درود شریف کی مشہور ومقبول ومستند کتاب دلائل الخیر ات شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسوایک نام(۲۰۱)مذکور ہیں بعض صوفیاء نے ایک ہزار نام بتائے ہیں اورحضرت ابن فارس قدس سرہ نے حضور علیہ السلام کے دو ہزار بیس نام بتائے ہیں اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان کی بہت بڑی دلیل ہیں کیونکہ اسماء کی زیادتی مسمی کی بزرگی پر دلالت کرتی ہے بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اسماء مبارکہ قرآن پاک مختلف احادیث مبارکہ کتب سماویہ السنہ انبیاء سے ماخوذ ہیں اور کئی امت کی طرف سے مشہور ومقبول ہیں۔(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات)سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسم ذات دو ہیں کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن کریم میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور حضو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء صفات بے گنتی ہیں علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو جمع فرمائے سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جدا گانہ ہیں دریا میں

اور نام ہیں پہاڑوں میں اور(الملفوظ اول)

۲۔سوال:۔درود تاج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نور من نور اللہ کے جو الفاظ ہیں یہ کس حدیث پاک سے ثابت ہیں۔

جواب ۲۔مصنف عبدالرزاق جزاول میں ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابر صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ: بے شک اللہ تعالی نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور(بلا کیف وتقسیم)اپنے نور سے پیدا فرمایا یہ حدیث شریف مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں بھی نقل کی ہے۔

سوال ۳:۔میاں بیوی میں سے اگر ایک بے نمازی ہو تو کیا ان کا مباشرت کرنا شریعت کے لحاظ سے جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۳:۔بے نمازی سخت گنہگار مستحق عذاب نار وغضب جبار ہے(العیاذ باللہ تعالیٰ) لیکن جب تک وہ نماز وغیرہ فرائض وضروریات دین کا انکار نہیں کرتا اس وقت وہ مسلمان ہی رہے گا اور ان کا نکاح متعلقات نکاح بھی جائز ہوں گے ویسے دونوں میں سے جو نمازی ہو اسے بے نمازی کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہئے مرد بے نمازی عورت کو مار بھی سکتا ہے۔(لیکن چار پائی پر ہسپتال نہ لے جانا پڑے)

۴۔سوال:۔رفع یدین منسوخ ہونے کے متعلق کوئی حدیث مع صفحہ کے تحریر فرمائیں۔

جواب ۴: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیں فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ سرکش گھوڑوں کے دم میں نماز میں سکون اختیار کرو۔

(مسلم شریف جلد اول ص (۱۸۱) مزید تحقیق کے لئے نماز مدلل، جاء الحق حصہ دوم اور مقیاس صلوٰۃ کا مطالعہ کریں۔

۵-سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا کیسا ہے؟

جواب ۵ - حدیث شریف میں ہے جس نے اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر انگوٹھے چومے میں اس کا قائد ہوں گا اور اسے جنت کی صفوں میں داخل فرماؤں گا۔(شامی جلد اول ص (۲۹۲)

سوال ۶: کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا کیسا ہے بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

جواب ۶: ۔قرآن وحدیث کی رو سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا محبوب ومطلوب ہے اور جیسے بیٹھ کر پڑھتے ہیں اسی طرح کھڑے ہو کر پڑھنا بھی جائز ہے اور شرعا اس کی کوئی ممانعت نہیں مدینہ پاک میں سب مسلمان دست بستہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا رسالہ مبارکہ اقامۃ القیامۃ وغیرہ مطالعہ فرمائیں

سوال ۷: ۔میت کو نہلاتے وقت کعبہ شریف کی طرف پاؤں کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۷۔مسئلہ یہ ہے کہ میت کو نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یا جو صورت آسان ہو کریں (بہار شریعت)

سوال ۸: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک کتنی بار چاک ہوا۔

جواب ۸: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شق صدر چار مرتبہ ہوا ہے پہلی مرتبہ عمر شریف کے تیسرے سال کے شروع میں ہوا اور یہ اس واسطے تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسواسہ شیطان سے محفوظ رہیں جن میں بچے مبتلا ہوا کرتے ہیں۔دوسری مرتبہ دس برس کی عمر میں ہوا تا کہ آپ کامل ترین اوصاف پر جوان ہوں تیسری مرتبہ غار حرا میں بعثت کے وقت ہوا تا کہ آپ وحی کے بوجھ کو برداشت کر سکیں چوتھی مرتبہ شب معراج میں ہوا تا کہ آپ مناجات الہی کیلئے تیار ہو جائیں (سیرت رسول عربی)

سوال ۹: ۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ اول کیوں نہ منتخب کیا گیا کیا وہ کسی سے کم تھے۔

جواب ۹: ۔اس کا جواب خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان ہی سے ملاحظہ فرمائیے فرماتے ہیں کہ آخر وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جگہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو اس وقت میں بھی وہاں حاضر تھا بیمار نہ تھا اور میرے ہوش وحواس بھی بجا تھا اس کے باوجود میرے بجائے حضرت ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم ہوا پس وہ نماز میں رسول اللہ کے خلیفہ تھے اور جس شخص سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دینی معاملات میں خوش ہوئے ہم اپنی دنیا کیلئے بھی اس سے راضی ہو گئے اور اس کے ہاتھ بیعت کر لی۔(تاریخ الخلفاء، ص ۳۱/۶۴)اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتخاب خلافت وقت فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا تمہیں

معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر کو لوگوں کا امام بنایا پس اب تم میں سے کسی کا دل چاہتا ہے کہ ابو بکر کا امام بنے حالانکہ رسول اللہ ﷺ انہیں سب کا امام منتخب فرما چکے ہیں (قرۃ العینین ص ۷) ان تصریحات کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب در حقیقت حضور ﷺ نے خود ہی فرمادیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہوا لہذا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس انتخاب پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرما چکے ہیں تو اب کس کو حق پہنچتا ہے کہ اس مقدس ومتفقہ انتخاب کے خلاف آواز بلند کرے۔

سوال ۱۰: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو خلیفہ کیوں نامزد کیا علماء دین امیر معاویہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب ۱۰: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی مجتہد و بہت بڑے مدبر تھے بشرط صحت روایت انہوں نے اپنے اجتہاد و صوابدید اور اپنے طور پر حالات کو بہتر سمجھتے ہوئے اگر اپنے بیٹے کو نامزد کیا تو اس میں شرعاً ان پر کوئی الزام نہیں ہے نامزد شخص کا بعد میں بے رہروی اختیار کرنا اور بات ہے اور اس سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی تعلق نہیں ہے مزید اپنی حرکات کا خود ذمہ دار ہے بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اپنے طور پر ایک صحیح و بہتر قدم اٹھایا جاتا ہے لیکن خلاف مرضی بعد میں اس کا نتیجہ کچھ اور نکل آتا ہے اور اس اقدام کرنے والے کا اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا اور نہ اس پر کوئی الزام آتا ہے نیتوں کو اللہ

تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تو کسی عام مسلمان پر بھی بدگمانی کرنا شرعاً جائز نہیں ہے بہر حال رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج کل کے اسلام کے شیدائیوں اور دعویداروں کی بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے ارشادات تقاضائے اسلام اور اپنے حالات کو بدرجہا بہتر جانتے اور سمجھتے تھے خواہ مخواہ ان کے خلاف بدگمانی اور ان پر نکتہ چینی کرنا ناجائز وحرام اور محرومی وگمراہی ہے (والعیاذ باللہ تعالیٰ) علمائے دین فرماتے ہیں امیر مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَهُوَ من العدول الفضلاء و الصحابة النجباء " حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عادل و فاضل اور برگزیدہ صحابہ میں سے ہیں۔ (نووی شرح مسلم) مزید تحقیق وتفصیل کیلئے رسالہ امیر معاویہ پر ایک نظر ڈالئے۔

سوال ۱۱: جمعہ کا خطبہ عربی اور اردو دونوں میں پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب ۱۱: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متواترہ ہے یونہی خطبہ میں اشعار بھی نہ پڑھنا چاہئے اگرچہ عربی ہی کے ہوں۔ (بہار شریعت) لہذا عربی کے ساتھ اردو نظم میں خطبہ پڑھنا درست نہیں۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

مسئلہ ۵:۔ قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے (درمختار بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۴۳)

سوال ۱:۔ کیا یہ عقیدہ حق ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے زمین کا جو

حصہ لگا ہوا ہے وہ کعبہ شریف سے افضل ہے

جواب: سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور سے زمین کا جو حصہ لگا ہوا ہے وہ کعبہ شریف سے بلکہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے بے شک یہ عقیدہ حق ہے اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ تربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متصل ہے کعبہ شریف بلکہ عرش سے بھی افضل ہے (فتاوی رضویہ جلد چہارم ص ۶۸۷) اور درمختار مع شامی جلد دوم ص ۲۵۷) میں ہے۔

مَاضَمَّ اَعْضَاءَہٗ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ والسَّلامُ فَاِنَّہٗ افضل مطلقا حتی من الکعبۃ والعرش والکُرسی واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ۲:۔سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب توحید پرست تھے یا نہیں اگر توحید پرست تھے تو خانہ کعبہ کی کلیدان ہاتھوں میں ہوتے ہوئے خانہ کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بت کیسے رکھے ہوئے تھے جبکہ ان کو پورا اختیار تھا چاہتے تو رکھتے یا نکال دیتے اور ان کی توحید پرستی واقعہ ابرہہ سے ثابت ہے۔

جواب:۔سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب توحید پرست تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے رسالہ مبارکہ (شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام) میں واضح دلائل کے ساتھ افادہ فرمایا ہے لیکن انہوں نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک نہیں کیا اس لئے کہ پورا عرب بتوں کی عبادت اور ان کی محبت میں غرق تھا یہاں تک کہ حضرت عبد المطلب کا خاندان بھی تو

اس صورت میں بتوں کی مخالفت کرنا اور خانہ کعبہ سے ان کو نکالنا پورے عرب سے اعلان جنگ کے مترادف ہوتا جو ان کی طاقت سے باہر تھا واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳:۔کیا نبی کی تعظیم فرض ہے۔

جواب :۔نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی بنی کی ادنی توہین یا تکذیب کفر ہے (بہار شریعت جلد اول حصہ اول)

سوال ۴:۔کیا احکام تبلیغیہ میں انبیاء سے غلطی ہو سکتی ہے۔

جواب:۔احکام تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو ونسیان محال ہے۔(مسامرہ ص ۲۳۴) بہار شریعت جلد اول نبوت کا بیان)

سوال ۵: کیا ملائکہ میں بھی مرد وعورت دونوں ہوتے ہیں۔

جواب: فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت) شرح عقائد، ص ۹۹)

سوال ۶:۔ پاخانہ کے بعد مرد گرمی اور جاڑوں میں ڈھیلوں کا استعمال کس طرح کریں؟

جواب :۔ پاخانہ کے بعد مرد کیلئے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں مین پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا آگے سے پیچھے کو لے جائے (بہار شریعت حصہ دوم استنجے کا بیان)

سوال :۔عورت پاخانہ کے بعد گرمی اور جاڑوں میں ڈھیلوں کا استعمال کس طرح کریں ؟ جواب :۔عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں (

بہار شریعت حصہ دوم، استنجے کا بیان)

سلسلۂ چشتیہ کے بانی

سوال: عام طور پر سلسلہ چشتیہ کے بانی کون ہے؟

جواب: ۔ عام طور سے سلسلہ چشت کا بانی حضور خواجہ غریب نواز کو کہا جاتا اور مانا جاتا ہے یہ صحیح نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ سلسلہ چشت کے بانی حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی ہیں آپ ہی خواجگان چشت کے سب سے پہلے بزرگ ہیں جن کے نام کے ساتھ چشتی لفظ کا اضافہ کیا گیا آپ ملک شام کے ساکن تھے اور ابتدا سے ہی انتہائی عابد و زاہد اور متقی و پرہیزگار تھے جب علم باطن کی تکمیل کا ارادہ ہوا تو آپ نے مسلسل چالیس دن تک استخارہ کیا استخارہ میں آپ نے غیبی آواز سنی کہ اے ابو اسحاق علو دینوری ہمارا دوست ہے اس کے مرید ہو جاؤ اور اس کی خدمت میں رہو اس زمانہ میں شیخ علو دینوری نے بغداد کو اپنا مرکز تبلیغ بنا رکھا تھا حضرت ابو اسحاق شام سے بغداد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر قدمبوس ہوئے شیخ دینوری نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے اور کہاں سے آئے ہو انہوں نے جواب دیا میرا نام ابو اسحاق شامی ہے شیخ دینوری نے فرمایا آج سے تم کو اسحاق چشتی کہا جائے گا اور اہل چشت اور اس ملک کے لوگ تم سے ہدایت پائیں گے اور جو لوگ تمہارے سلسلہ میں شامل ہوں گے ان کو بھی لوگ قیامت تک چشتی کہیں گے اسی وقت سے ابو اسحاق شامی کو چشتی کہا جانے لگا جو بعد میں آپ کے سلسلہ سے منسلک ہونے والے ہر شخص کیلئے عام ہو گیا۔

حضرت شیخ دینوری نے آپ کو خرقۂ خلافت زیب تن کرایا اور خدمت خلق کا فریضہ سپرد کر کے مقام چشت کی جانب بھیج دیا قصبہ چشت افغانستان میں ہرات کے قریب واقع ہے اس طرح سلسلہ چشت کے بانی حضرت ابو اسحاق قرار پائے۔

حضرت خواجہ غریب نواز کا حضرت ابو اسحاق سے شجرہ طریقت اس طرح ہے۔

حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی خواجہ ابو احمد ابدال چشتی خواجہ ابو محمد چشتی خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی خواجہ قطب الدین مودود چشتی خواجہ حاجی شریف چشتی خواجہ عثمان ہارونی چشتی عطائے رسول قطب المشائخ خواجہ معین الدین چشتی، اب ہم سرکار اعلیٰ حضرت کی سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشائخ کے ساتھ بے پناہ عقیدت ومحبت اور وارفتگی و شگفتگی کے نمونے تصانیف رضا سے پیش کرتے ہیں۔

تذکرہ حضرت ممشاد دینوری

خواجہ ممشاد دینوری بانی سلسلہ چشت حضرت ابو اسحاق چشتی کے پیر و مرشد ہیں سرکار اعلیٰ حضرت آپ کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں حضرت ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسلہ چشتیہ بہشتیہ فرماتے ہیں کہ مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شرع کی اپنی نفس پر محافظت کرلے۔

شرعی مسائل

(۱) سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں

۱۔غیر مسلم کو قرآن کی تعلیم دینا کیسا ہے؟ ۲۔غیر مسلم کو تعویذ دینا کیسا۔ہے؟

الجواب: اللھم ھدایۃ الحق والصواب قرآن پاک چھونے اور پڑھنے کیلئے خود مسلم کو پاک و صاف اور باوضو ہونا شرط ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (سورہ واقعہ آیت (۷۹) اور اسی کے تحت تفسیرات احمدیہ صفحہ ۴۵۹ پر ہے۔ اَیْ لَا یَمُسُّ هٰذَا الْقُرْآنُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ مِنَ الْاَحْدَاثِ فَلَا یَمَسُّهُ الْمُحْدِثُ وَلَا الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ

غیر مسلم غسل جنابت کا صحیح اہتمام نہ کرنے نیز عدم اجتناب نجاست کی وجہ سے فقہی نقطہ نظر کے مطابق پاک نہیں ہوتے جیسا کہ تفسیر احمدیہ صفحہ ۲۹۸

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجِسَ لَا نَجِسُ بِفَتْحَتَيْنِ عَيْنُ النَّجَاسَةِ وَلِأَنَّهُمْ لَا يُتَطَهَّرُونَ وَلَا يَغْسَلُون وَلَا يَجْتَنِبُونَ النَّجَاسَاتِ فَهِيَ مُلَا بَسَةٌ لَّهُمْ لہذا، اگر غسل وطہارت کامل کا اہتمام کرے یعنی شرعی طریقہ پر غسل وضو کرے اور قرآن مقدس چھوتے اور پڑھتے وقت طہارت کاملہ کا التزام رکھے تو ان کو قرآن کی تعلیم دی جا سکتی ہے ورنہ نہیں جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ میں ہے قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهِ تَعَالَى اعلَمُ اَلنَّصرَانِيِّ الْفِقْهِ وَالْقُرآنُ لَعَلَّهُ يَهْتَدِى وَلَا يَمُسُّ الْمُصْحَفِ وَإِنْ اِغْتَسِلَ ثُمَّ مَسُّ لَا بَاسَ كَذَا فِي الْمُلْتَقَطِ (ج ۵ ص، ۳۲۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) غیر مسلم کو آیات قرآنیہ اور اسمائے الٰہیہ وکلمات طیبہ لکھ کر بطور تعویذ جائز نہیں کہ وہ ان کا ادب ملحوظ نہ رکھیں گے ہاں اگر اس کے اعداد لکھ کر دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں امام اہل سنت علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں غیر مسلم کو آیات قرآنی لکھ کر ہرگز نہ دی جائیں کہ اسائت ادب کا مظنہ ہے بلکہ مطلقا اسمائے الٰہیہ ونقوش مطہرہ نہ دیں کہ ان کی بھی تعظیم واجب ہے بلکہ دیں تو ان کے اعداد لکھ کر دیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۰۹ نصف آخر) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸: بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے

ایسا نہیں کرنا چاہئے (زیلعی بہار شریعت)

مسئلہ: مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے موت کا اعلان کرنا کیسا ہے اور اسے میلاد شریف وغیرہ دوسرے کاموں کیلئے کرایہ پر دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: ـصورت مسئولہ میں مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر موت کا اعلان کرنا یا میلاد شریف وغیرہ کیلئے کرایہ پر دینا جائز نہیں جیسا کہ بہار شریعت جلد دہم صفحہ ۴۵ میں ہے کہ مسجد کی اشیاء مثلا لوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے ہیں اور اگر مسجد کا لاؤڈ اسپیکر وقف ہے اور واقف نے بوقت وقف اس کی اجازت دی ہو تو اس سے موت کا اعلان کرنا یا میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر میں استعمال کرایہ پر کرنا جائز ہے۔

لان شرط الواقف کنص الشارع (فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۳۵۲)

بہر صورت مجالس خیر کے علاوہ دیگر دنیاوی مجلسوں میں استعمال کی اجازت نہیں۔ اور اگر واقف نے اجازت نہیں دی مگر وہ جانتا تھا کہ اس سے موت کا بھی اعلان ہوگا۔ یا چندہ سے لاؤڈ اسپیکر خریدا گیا اور ہر چندہ دینے والا جانتا تھا کہ اس سے موت کا بھی اعلان ہوگا تو ان صورتوں میں بھی موت کا اعلان اس سے جائز ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔ فتاوی فقیہ ملت جلد دوم صفحہ ۱۷۵)

سوال ۹: سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کے طریقہ ادا میں کچھ فرق ہے یا دونوں کی ادائگی کا ایک ہی طریقہ ہے؟

جواب: سنت مؤکدہ اور غیر موکدہ کے طریقہ ادا میں فرق ہے سنت مؤکدہ میں دو

رکعت کے بعد قعدہ میں صرف تشہد پڑھنا ہے درود شریف نہیں پڑھ سکتے ، اگر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو لازم آئے گا جب کہ سنت غیر مؤکدہ میں مستحب یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد تشہد اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر پھر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو، تیسری رکعت کو سبحانك اللهم سے شروع کرے بہارشریعت میں ہے جو سنت مؤکدہ چار رکعت ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درد و شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو سبحانك اور اعوذ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ چار رکعت والے نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سبحانك اور اعوذ بھی پڑھے بشرط یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا اور نہ پہلا سبحا نك اور اعوذ کافی ہے (بہارشریعت ص ۶۶۷ جلد ۴ مکتبة المدینه)

سوال ۱۰: ۔خطبہ کے وقت سنت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب : -خطبہ کے وقت سنت پڑھنا منع ہے ہاں اگر پہلے سے پڑھ رہا تھا اب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہو گیا تو جلدی جلدی پوری کرے ۔درمختار میں ہے،(اذ خرج الامام فلا صلوة ولا کلام ،) یعنی جب امام خطبہ کے لئے نکلے اس وقت نہ نماز پڑھنا جائز ہے نہ کلام کرنا۔) بہارشریعت ص ۳۴ ،ج ۳)

مسئلہ: -مرد عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق باقی ہے جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں، اگر مسلمان

ہوگی فبہا ورنہ تفریق کر دیں یونہی اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں، اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو نکاح باقی ہے ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرلے کوئی اسے منع نہیں کرسکتا (بہارشریعت حصہ ہفتم صفحہ ۳۲ مکتبة المدینہ)

سوال ۱۵: کیا فرماتے ہیں اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب ادام اللہ بالبر والاحسان اس مسئلہ میں کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کے بعد پھر نماز ظہر پڑھنی چاہئے یا نہیں۔

الجواب: ہندوستان بفضلہ دارالاسلام ہے یہاں کے شہروں میں جمعہ صحیح ہے اس کے بعد نماز ظہر کی حاجت نہیں ہاں جاہلوں نے جو دیہات میں جمعہ نکال لیا ہے وہاں اگر کوئی جمعہ پڑھے تو اس پر ظہر پڑھنا ضرور لازم ہے کہ دیہات میں جمعہ نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۵۱)

مسئلہ ۲۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی کہے یعنی منت مانے کہ جان کا بدلہ صدقہ مسجد میں لے جائیں گے اور اسی کو بعض یوں کہتے ہیں کہ جان بچ جائے یا کام ہو جائے تو نذر اللہ مصلی کو کھلائیں گے کوئی کہے کہ ہمارا کام پورا ہو جائے تو مسجد میں شیرینی لے جا کر مصلی کو کھلائیں گے تو یہ چیز ہر ایک کو کھانا جائز ہے یا نہیں خواہ امیر ہو یا غریب۔

الجواب : -مسجد میں شیرینی لے جائیں گے یا نمازیوں کو کھلائیں گے یہ کوئی نذر شرعی نہیں جب تک کہ خاص فقراء کیلئے نہ کہے اسے امیر فقیر جس کو دے سب کھا سکتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔(احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۵۳)

مسئلہ : ۔کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے مسجد کا مینارہ بنانے کے لئے کچھ اینٹہ دیا تھا جو رکھا ہوا تھا اسی درمیان ایک دینی مدرسہ کو اینٹہ کی ضرورت پڑی تو صدر نے مدرسہ کے مولانا سے پوچھا کہ مسجد کا اینٹہ مدرسہ میں لگ سکتا ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے کہا لگ سکتا ہے بعد میں اتنا اینٹہ مسجد میں دیدیا جائیگا تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب : ۔مسجد کا سامان مدرسہ یا کسی اور جگہ لگانا جائز نہیں یہاں تک کہ ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد تک نہیں لگا سکتے ایسا ہی فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۴۳۸) میں ہے لہذا مسجد کا اینٹہ مدرسہ میں لگانا جائز نہیں ۔اگر مدرسہ میں لگا دیا گیا ہے تو اس کی جگہ دوسرا اینٹہ خرید کر مسجد کو دیں ۔اور مولا نا غلط مسئلہ بتانے کے سبب توبہ کریں ۔واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی فقیہ ملت جلد دوم صفحہ ۱۴۴) باب فی المسجد)

مسئلہ : ۔مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں گورنمنٹ آف کرناٹکا یا کسی ممبر پارلیمنٹ یعنی ایم پی فنڈ سے یا کسی بھی کافر مشرک ہندو سے امداد کے طور پر روپیہ لینا اور اس رقم سے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی واضح فرمائیں کہ وہابی تبلیغی، جماعت اسلامی، دیوبندی ،اور شیعہ وغیرہم کی رقم تعمیر مسجد میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب : ۔گورنمنٹ کا خزانہ کسی شخص کی ذاتی ملک نہیں ہوتا یوں ہی ممبر پارلیمنٹ یعنی ایم پی فنڈ کی رقم بھی ۔لہذا اسے لیکر مسجد تعمیر کرنا جائز ہے ۔جب کہ کسی مصلحت شرعیہ کے

خلاف نہ ہو ۔ایسا ہی فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۴۶۰ پر ہے اور کافر اگر اس طور پر روپیہ دیا ہے کہ مسجد یا مسلمانوں پر احسان رکھتا ہے یا اسکے سبب مسجد میں کوئی مداخلات رہے گی یا اس بات کا اندیشہ ہو کہ مندر یا رام لیلی وغیرہ میں مسلمانوں کو چندہ دینا پڑے گا یا کافر کی تعظیم کرنی پڑے گی تو لینا جائز نہیں ۔البتہ اگر نیاز مندانہ طور پر پیش کرتا ہے تو حرج نہیں ۔ لأنَّهُ إِنَّمَا يَكُونُ إِذْنَا لِلْمُسْلِمِ بِشَرَاءِ الْآلَاتِ لِلْمَسْجِدِ بِمَالِهِ ۔ہاں ایسی چیز مسلمانوں کو قبول نہ کرنا چاہئے کہ مسجد کو ملک کافر سے آلودہ کرنا ہے ایسا ہی فتوی رضویہ جلد ششم ص ۳۹۶، ۴۸۴ میں ہے، اور جماعت اسلامی تبلیغی جماعت دیوبندی وہابی اور شیعہ وغیرہم ومرتدین گمراہ، گمراہ گر ہیں ۔لہذا ان سے چندہ لینا جائز نہیں ۔ان سے چندہ لینا بہت بڑے فتنہ کا باعث ہے اس لئے کہ جو لوگ ان سے روپیہ لیں گے وہ ان سے میل جول رھیں گے سلام .کلام کریں گے ان کی تعظیم کریں گے ۔اپنے تمام تقریبات میں انہیں شریک کریں گے اور یہ خود ان کے یہاں شرکت کریں گے اور یہ سب حرام ہیں ۔حدیث شریف میں ہے ۔ إِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ یعنی بدمذہبوں سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنہ میں مبتلا کر دیں (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۰) فتاوی فقیہ ملت ج ۲ ص ۱۶۹)

عوام الناس میں غلط فہمیوں کی اصلاح

سوال ۱۔ بہت سارے لوگ چھینک کو بدفالی گمان کرتے ہیں مثلا کوئی کسی کام کیلئے جا رہا ہے اور کسی کو چھینک آ گئی تو سمجھتے ہیں کہ اب وہ کام نہیں ہو پائے گا تو یہ خیال کہاں تک درست ہے۔

جواب ۱: چھینک کو بدفالی خیال کرنا جہالت ہے مسلمانوں کو اس طرح کے خیالات ذہن میں نہ لانا چاہئے نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالی ہے کسی کے چھینکنے سے کچھ نہیں ہوتا (بہار شریعت ص ۴۷۸ حصہ ۱۶)

سوال ۲: بہت سارے دوکاندار پہلے گراہک کے واپس چلے جانے کو برا خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بوہنی خراب ہوگئی اور اس سے سارے دن کی دوکانداری کے لئے برا شگون لیتے ہیں تو یہ کہاں تک درست ہے

جواب ۲: بوہنی خراب ہونے کو براشگون لینا جہالت ہے یہ سب ہندوں کی باتیں اور وہم پرستیاں ہیں جو مسلمانوں میں پیدا ہوگئی ہیں مسلمانوں کو ضروری ہے کہ وہ ان خیالات کو دلوں میں جگہ نہ دیں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جب جس کو چاہے عطافرمائے اور بوہنی خراب ہونے سے کچھ نہیں ہوتا ، (بہارشریعت)

سوال ۳: عورتوں کا غیر محرم منیہاروں کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا کیسا ہے۔

جواب ۳: عورتوں کا غیر محرم منیہاروں کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر چوڑیاں پہننا

سخت حرام ہے بلکہ اس میں دو حرام ہیں ایک غیر مرد کو ہاتھ دکھانا دوسرا اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہماری ماں بہنوں پر لازم ہے کہ وہ بازار سے چوڑیاں خرید وا کر اپنے شوہر یا کسی محرم یا گھر کی کسی عورت سے پہنیں ورنہ سخت گنہگار ہوں گی۔ (فتاوی رضویہ ص ۲۰۸ ج ۹ نصف آخر)

سوال ۴: ۔قرآن مجید اگر ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے تو کچھ لوگ اس کو تول کر برابر وزن کا آٹا یا چاول خیرات کرتے ہیں اور اس خیرات کو اسکا کفارہ خیال کرتے ہیں تو یہ خیال کہاں تک درست ہے۔

جواب ۴: -قرآن مجید کو جان بوجھ کر گرانا گناہ ہے لیکن اگر دھوکے سے بھول کر ہاتھ سے گر جائے یا الماری وغیرہ سے گر جائے تو اس پر گناہ نہیں کہ بھول چوک معاف ہے لیکن پھر بھی اگر بطور خیرات کچھ راہ خدا میں خرچ کر دیا جائے تو اچھی بات ہے لیکن قرآن شریف کو تولنا اور اس کے برابر غلہ وغیرہ خیرات کرنے کو کفارہ سمجھنا غلط فہمی ہے۔

سوال ۵: ۔ عوام میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا ناپاک ہوتا ہے کہاں تک درست ہے۔

جواب ۵: ۔دھوبی کے یہاں کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا ناپاک ہوتا ہے محض باطل ہے (الملفوظ ص ۹ ج ۱)

سوال ۶: ۔ بعض لوگ اجمیر شریف سے لال یا پیلے رنگ کے ڈورے لا کر اپنے ہاتھوں میں باندھتے ہیں تو یہ کہاں تک درست ہے۔

جواب ۶:۔ اپنے ہاتھوں میں لال یا پیلے رنگ کا ڈورا باندھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے لہذا مسلمانوں کو اپنے ہاتھوں میں لال یا پیلے یا کسی بھی قسم کے ڈورے نہیں باندھنا چاہئے۔

سوال ۷:۔ بہت سارے لوگ اپنے دسترخوان پر تکیوں پر اور دروازے کے پردوں پر اشعار لکھے ہوتے ہیں تو ایسے دسترخوانوں تکیوں اور پردوں کا استعمال کرنا کیسا ہے۔

جواب ۷:۔ ایسے دسترخوانوں تکیوں اور پردوں کا استعمال منع ہے۔(بہار شریعت ص ۴۲ حصہ ۱۲ یا ۱۶)

سوال ۸:۔ چوڑی دار پاجامہ پہننا کیسا ہے۔

جواب ۸:۔ منع ہے(فتاوی رضویہ ص ۱۰۷ ج ۹ نصف اول)

سوال ۹:۔ کیا پیر کیلئے سید ہونا ضروری ہے۔

جواب ۹:۔ پیر کیلئے سید ہونا ضروری نہیں اگر کوئی غیر سید چاروں شرائط کے جامع ہو تو وہ بھی پیر ہوسکتا ہے چنانچہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے اکثر پیران عظام غیر سید ہی ہیں۔ (فتاوی رضویہ)

سوال ۱۰:۔عوام میں مشہور ہے کہ جس کی شادی نہ ہوئی ہو وہ مرید نہیں ہوسکتا کیا یہ صحیح ہے؟

جواب ۱۰:۔ مرید ہونے کے لئے شادی شدہ ہونا ضروری نہیں یہاں تک کہ ایک

دن کا بچہ بھی اپنے ولی کی اجازت سے مرید ہوسکتا ہے لہذا یہ خیال کہ جس کی شادی نہیں ہوئی وہ مرید نہیں ہوسکتا یہ بالکل غلط اور بے بنیاد خیال ہے(فتاوی رضویہ ص ۲۴۹ ج (۱۲)

سوال ۱۱:۔ بہت سے لوگ گائے بکری یا مرغی اس شرط پر دوسروں کو دیتے ہیں کہ تم اس کی پرورش کرو اور انڈے جس قدر ہوں گے وہ ہم لوگ آپس میں بانٹ لیں گے تو اس طرح معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۱۱:۔ اس طرح کا معاملہ کرنا جائز نہیں بلکہ بچے اور انڈے اسی کے ہیں جس کی گائے بکری یا مرغی ہے دوسرے کو اس کام کے مناسب مزدوری ملے گی) فتاوی ہندیہ ص ۴۴۵ یا ۴۴۶ ج ۴)

سوال ۱۲:۔ بعض لوگ کھانا کھانے سے پہلے صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھوتے ہیں بلکہ صرف چٹکیاں دھونے پر اکتفا کرتے ہیں تو کیا اس سے سنت کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

جواب ۱۲:۔ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں یا صرف چٹکیاں دھونے سے سنت کی ادائیگی نہیں ہوتی بلکہ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا سنت ہے۔(فتاوی عالمگیری ص ۳۳۶ ج ۵)

سوال ۱۳:۔ عوام میں مشہور ہے کہ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا کھانا صرف عورتیں ہی کھا سکتی ہیں مرد نہیں کھا سکتے کیا یہ صحیح ہے۔

جواب ۱۳:۔ یہ بالکل غلط ہے شرعی طور پر یہ کھانا مرد و عورت سبھی کھا سکتے ہیں کسی کیلئے

کوئی ممانعت نہیں (فتاوی رضویہ ص ۱۰ ج ۹ نصف آخر)

سوال ۱۴:۔ رکچھا بندھن کے دن اپنے ہاتھ میں دھاگا باندھنا کیسا ہے

جواب ۱۴:۔ رکچھا بندھن ہندوں کا تہوار ہے اس لئے رکچھا بندھن کے دن ہاتھ میں دھاگا باندھنا جائز نہیں۔(فتاوی فیض الرسول ص ۵۱۵ ج ۲)

سوال ۱۵:۔ عوام میں مشہور ہے کہ کھانا کھاتے وقت باتیں نہیں کرنی چاہیئے یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب ۱۵:۔عوام میں یہ غلط مشہور ہے صحیح بات یہ ہے کہ کھانے کے وقت باتیں کرنا جائز ہے بالکل چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر بیہودہ باتیں نہ کرے بلکہ اچھی باتیں کرے۔(بہارشریعت ص ۳۷۸ حصہ ۱۶)

سوال ۱۶:۔بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ جب بچے کا ختنہ کیا جاتا ہے تو بچے کا لباس بستر چادر سب کچھ لال رنگ کا تیار کیا جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے تک بچے کے ہاتھ میں چاقو چھری کا رکھنا لازم ہوتا ہے۔

جواب ۱۶:۔ یہ سب من گھڑت خرافات ہیں عند الشرع ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے مسلمانوں کو ان رسموں سے دور رہنا چاہیئے۔

سوال ۱۷:۔کچھ علاقوں میں بدھ کے دن کو منحوس سمجھا جاتا ہے اسلئے کچھ لوگ اس دن سفر نہیں کرتے تو یہ کہاں تک درست ہے۔

جواب ۱۷:۔لوگوں کا یہ خیال غلط ہے عند الشرع کوئی دن کوئی تاریخ منحوس نہیں اس

طرح کے خیالات مشرکوں اور نجومیوں کے من گھڑت عقیدوں کی پیداوار ہیں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس طرح کے خیالات کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں۔

سوال ۱۸۔ بہت سے مسلمان ایک جنوری کو نئے سال کی مبارک بادیاں پیش کرتے خوشیاں مناتے اور میٹھائیاں بانٹتے ہیں کہاں تک صحیح ہے۔

جواب ۱۸: یکم جنوری ہو یا اپریل فول ۲۵ دسمبر ہو یا گڈ فرائی ڈے ان سب کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کو اہمیت دینا یا تیوہار سمجھنا عیسائیوں اور غیر مسلموں کا طریقہ ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اسلامی تیوہار منائیں عیسائیوں اور غیر مسلموں کا طریقہ نہ اپنائیں۔

سوال ۱۹: حمل روکنے والی دواؤں اور کنڈوم وغیرہ کا استعمال کیسا ہے۔

جواب ۱۹: کسی جائز مقصد کے پیش نظر وقتی طور پر ضبط تولید کیلئے حمل روکنے والی دواؤں لوپ اور کنڈوم وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔(فتاوی فیض الرسول ص ۵۸۰ ج ۲)

سوال ۲۰:- پانی سے بھرے لوٹے یا گلاس کو پانچوں انگلیوں سے پکڑنے کو برا جانا جاتا ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔

جواب ۲۰: لوٹے یا گلاس کو پانچوں انگلیوں سے پکڑنے کو برا جاننا جاہلانہ خیال ہے صحیح بات یہ ہے کہ پانچوں انگلیوں سے اگر لوٹے کو پکڑا جائے تو اس سے پانی میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

سوال ۲۱: بہت ساری جوان لڑکیاں بیوٹی پالر جاتی ہیں اور وہاں جا کر اپنے چہرے

کے بالوں کو صاف کراتی ہیں یہ کہاں تک درست ہے۔

جواب ۲۱: چہرے کے بالوں کو نوچنا ناجائز وگناہ ہے ایسی عورتوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے لہذا ماں بہنوں کو چاہئے کہ اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھیں اور بیوٹی پالر جا کر اپنے چہرے کے بالوں کو نوچنے سے بچیں (بہار شریعت ص ۵۹۶ حصہ ۱۶ ناشر مکتبۃ المدینہ)

سوال ۲۲: بہت ساری عورتیں اپنے دانتوں کو ریت کر خوبصورت بناتی ہیں یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب ۲۲:۔ دانتوں کو ریتنا ناجائز وگناہ ہے حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے لہذا ماں بہنوں کو چاہئے کہ اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھیں اور دانتوں کو ریتنے سے بچیں (بہار شریعت ص ۵۹۶ ج ۱۶)

سوال ۲۳: عوام میں مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کی اجازت کے بغیر کہیں چلی جائے تو طلاق واقع ہوجاتی ہے درست ہے؟

جواب ۲۳:۔ عوام میں یہ غلط مشہور ہے صحیح مسئلہ یہ ہے کہ عورت اگر شوہر کی اجازت کے بغیر کہیں چلی جائے تو طلاق واقع نہیں ہوتی (فتاوی امجدیہ ص ۱۶۵ جلد (۲)

سوال ۲۴:۔ حاملہ مطلقہ (جس کے پیٹ میں بچہ ہو) اس نے اپنا حمل گروادیا تو وہ عورت کس طرح عدت پوری کرے گی؟

جواب ۲۴:۔ اگر بچے کے اعضا بن چکے تھے تو عدت پوری ہوگئی مگر وہ عورت گنہگار ہوئی اور اگر اعضا نہیں بنے تھے اور وہ عورت حائضہ ہے تو وہ تین حیض سے اپنی عدت

پوری کرے گی۔ (ردالمحتار فتاوی افضل المدارس، ص ۱۰۸ جلد ۱)

سوال ۲۵:۔ عدت عورت ہی پر کیوں لازم ہے مرد پر کیوں نہیں؟

جواب ۲۵: عورت کیلئے عدت اس لئے ہے تاکہ واضح ہوجائے کہ اس کو حمل نہیں ہے کیونکہ اگر حالت حمل میں نکاح ہوگیا تو بچے کے نسب میں دشواری ہوگی اور عدت کے دیگر اسباب اور بھی ہیں جو مرد میں نہیں پائے جاتے مثلا طلاق کسی وقتی غصہ کے تحت دے دیا تھا، بعد میں شوہر پچھتایا اور چاہتا ہے کہ یہ عورت میرے نکاح میں رہے تو عدت سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر طلاق رجعی ہے تو رجعت کرسکتا ہے اور اگر طلاق بائن تین سے کم ہے تو نکاح جدید کرسکتا ہے فتاوی افضل المدارس، ص ۱۱۰، ج ۱)

طلاق کا بیان

سوال ۲۶: عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ طلاق والی عورت اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت بچہ جننا ہے اور اگر آئسہ یعنی پچپن سالہ یا نابالغہ ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ اگر حیض والی ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے (فتاوی فیض الرسول میں ہے

جواب ۲۶: طلاق والی عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ پارہ ۲۸ سورہ طلاق میں ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر آئسہ یعنی پچپن سالہ یا نابالغہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے پارہ ۲۹ سورہ طلاق میں ہے وَالّٰٓئِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِىْ لَمْ يَحِضْنَ - اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر حاملہ

نابالغہ یا پچپن سالہ نہ ہو یعنی حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے خواہ یہ تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں کما قال اللہ تعالی والمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوٓءٍ (پارہ ۲ رکوع (۱۲) اور طلاق والی غیر مدخولہ عورت کیلئے کوئی عدت نہیں جیسا کہ پارہ ۲۲ ، رکوع ۳ میں ہے إِذَا نَكَحۡتُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقۡتُمُوهُنَّ مِن قَبۡلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمۡ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ عِدَّةٍ۔لہذا عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین ماہ تیرہ دن ہے یہ بالکل غلط ہے اور بے بنیاد ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں (فتوی فیض الرسول ص ۶۵۲ ۶۵۱۰، ج ۱)

سوال ۲۷:-کیاوقوع طلاق کے لئے طلاق نامہ لکھنا یا طلاق نامہ پر دستخط کرنا ضروری ہے۔

جواب ۲۷: - وقوع طلاق کیلئے طلاق نامہ لکھنا یا طلاق نامہ پر دستخط کرنا ضروری نہیں صرف زبان سے کہنے پر طلاق واقع ہو جاتی ہے (فتاوی فیض الرسول ص ۲۴۳، ج ۲)

سوال ۲۸:۔مذاق کے طور پر طلاق دینے سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟

جواب ۲۸: جی مذاق کے طور پر طلاق دینے سے طلاق پڑ جاتی ہے۔(فتاوی فیض الرسول ص ۱۵۳، ج ۲)

سوال ۲۹:۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حالت حمل میں طلاق نہیں پڑتی۔ یہ مسئلہ کہاں تک درست ہے؟

جواب ۲۹:۔لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ حالت حمل میں طلاق نہیں پڑتی صحیح مسئلہ یہ ہے

کہ حالت حمل میں بھی طلاق پڑ جاتی ہے۔(فتاوی فیض الرسول ص ۱۵۳، ج ۲)

سوال ۳۰:۔غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق نہیں پڑتی؟

جواب ۳۰:۔غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق پڑ جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق غصہ ہی میں دی جاتی ہے خوشی میں نہیں دی جاتی البتہ غصہ اگر اس حد کو پہنچ جائے کہ اس سے عقل زائل ہو جائے خبر نہ رہے کہ کیا کہتا ہے اور زبان سے کیا نکلتا ہے تو ایسی حالت کی طلاق واقع نہیں ہوتی مگر غصہ کی یہ حالت .بہت نادر ہے۔(فتاوی فیض الرسول ، ص ۱۳۵، ج ۲)

سوال ۳۱:۔شوہر نے طلاق دی مگر بیوی نے قبول نہیں کیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

جواب ۳۱:۔ شوہر کے طلاق دینے کے بعد اب چاہے بیوی قبول کرے یا نہ کرے بہر صورت طلاق واقع ہو جائے گی (فتاوی فیض الرسول ص ۱۳۴، ج ۲

سوال ۳۲:۔کیا ماہواری کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی؟

جواب ۳۲:۔ماہواری کی حالت میں طلاق دینا گناہ ہے لیکن اگر کسی نے دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی (فتاوی فیض الرسول ص ۲۴۵، ج ۲)

سوال ۳۳:۔ عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں

جواب ۳۳:۔ وقوع طلاق کیلئے عورت کا سامنے ہونا ضروری نہیں لہذا عورت کی غیر موجودگی میں اگر طلاق دیا جائے تو طلاق پڑ جائے گی (فتوی رضویہ ص ۶۱۸، ج ۵)

سوال ۳۴:۔ طلاق کی نیت کے بغیر طلاق دینے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں

جواب ۳۴:۔ صریح الفاظ میں طلاق دینے سے واقع ہوجائےگئ اگرچہ طلاق کی نیت نہ ہواسی لئے کہ صریح الفاظ میں نیت کی حاجت نہیں ہوتی۔فتوی رضویہ ص ۶۶۸،ج ۵)

سوال ۳۵:۔ شوہر طلاق نہ دے اور عورت کورٹ سے طلاق نامہ حاصل کرلے تو وہ طلاق عندالشرع معتبر ہے یا نہیں

جواب ۳۵:۔کورٹ سے حاصل شدہ طلاق نامے کو شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔اس لیے کہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ کورٹ کے حکام کو (فتاوی فیض الرسول ،ص ۱۲۶، ج ۲)

سوال ۳۶: شراب کے نشہ میں طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟

جواب ۳۶: شراب کے نشہ میں طلاق دینے سے پڑ جاتی ہے۔(فتاوی ہندیہ ص ۳۵۳،ج ۱)

سوال ۳۷: جوشخص انبیاء کرام کے بارے میں کہے کہ مرکرمٹی میں مل گئے تواس کے لئے کیا حکم ہے۔

جواب ۳۷: ایسا کہنے والا گمراہ بدمذہب خبیث ہے(بہارشریعت)

سوال ۳۸:۔عوام میں مشہور ہے کہ وضو جوانوں کا سا اور نماز بوڑھوں کی سی پڑھو یہ مسئلہ کہاں تک درست ہے؟

جواب ۳۸: -صحیح مسئلہ یہ ہے کہ وضو میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے بلکہ مکمل اطمینان

کے ساتھ آہستہ آہستہ وضو کرنا چاہئے ۔فتاوی رضویہ میں ہے وضو دیکھ دیکھ کر ہوشیاری و احتیاط کے ساتھ کریں۔عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ وضو بہت جلد کرنا چاہئے اور اس معنی پر کہتے ہیں کہ وضو جوانوں کا سا اور نماز بوڑھوں کی سی یہ غلط ہے بلکہ وضو میں بھی درنگ و ترک عجلت مطلوب ہے۔(فتاوی رضویہ ص ۲۰۸ ج ۱)

سوال ۳۹:۔عوام میں مشہور ہے کہ غسل کرتے وقت جب تک کلمہ شریف نہ پڑھا جائے اس وقت تک آدمی پاک نہیں ہوتا،یہ صحیح ہے؟

جواب ۳۹: صحیح مسئلہ یہ ہے کہ غسل کرتے وقت نہ کلمہ شریف پڑھنا چاہئے اور نہ ہی کسی قسم کی گفتگو کرنی چاہئے بلکہ خاموش رہنا چاہئے بہارشریعت میں ہے غسل کرتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے۔(ص ۳۲۰ ج ۲ مکتبۃ المدینہ)

سوال ۴۰:۔تین آیت کے بعد غلطی ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

جواب ۴۰:۔صحیح مسئلہ یہ ہے کہ جس غلطی سے فساد معنی لازم آئے تین آیت سے پہلے ہو یا تین آیت کے بعد دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہوجاتی ہے،فتاوی امجدیہ میں ہے جس غلطی سے فساد معنی ہو اس سے نماز فاسد ہوجائے گی اور جس سے معنی فاسد نہ ہو نماز فاسد نہ ہوگی دونوں صورتیں تین آیت سے قبل ہوں یا بعد اس میں فرق نہیں ،دونوں کا ایک ہی حکم ہے،(فتاویٰ امجدیہ ص ۱۸۷ ج ۱)

سوال ۴۱ : عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ ہاروت و ماروت نامی دو فرشتوں نے شراب نوشی زنا کاری قتل وخون ریزی کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ

نے انہیں سزا کے طور پر بابل کے کنویں میں اوندھے منہ لٹکا دیا ہے اس روایت کی حقیقت کیا ہے۔

جواب۴۱: یہ روایت باطل اور یہودیوں کی گڑھی ہوئی ہے اس لئے اس کا اعتبار نہ کیا جائے۔(فتاوی رضویہ،ص:۲۰ ج(۱۲)

سوال ۴۲: کیا یہ روایت صحیح ہے کہ جب غوث اعظم کے دھوبی کا انتقال ہو گیا اور قبر میں فرشتوں نے سوال کیا تو ان کے ہر سوال کے جواب میں یہی کہا کہ میں غوث اعظم کا دھوبی ہوں پھر فرشتے اسے چھوڑ کر چلے گئے اس روایت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب۴۲: یہ روایت فرضی گڑھی ہوئی اور بے اصل ہے اس کا بیان کرنا درست نہیں۔ (فتاوی فقیہ ملت،ص ۴۱۱،ج ۲)

سوال ۴۳: عوام میں یہ روایت بہت مشہور ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابوشحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب پی کر زنا کیا جس سے عورت حاملہ ہوگئی جب حضرت عمر کو معلوم ہوا تو آپ نے انہیں سزا دی پچاس ساٹھ کوڑے مارے گئے تو آپ کا انتقال ہو گیا پھر بقیہ حد قبر پر جاری کی گئی تو اس روایت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب ۴۳:۔ یہ روایت غلط ہے اس کو واعظوں نے گڑھ لیا ہے اس کا بیان کرنا درست نہیں۔(ماہنامہ اشرفیہ،ص ۱۸،شمارہ اکتوبر ۲۰۰۵)

سوال ۴۴: کیا یہ روایت صحیح ہے حضور اکرم ﷺ نے انگشت مبارک میں کپڑا لپیٹ کر

بھینس کے شوربے میں اپنا ہاتھ ڈالا اور چکھا تو بھینس حلال ہوئی۔

جواب ۴۴:۔جواب یہ روایت بالکل غلط ہے اور کسی جاہل مطلق کی گڑھی ہے مسلمانوں کو اس طرح کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہئے۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء،ص ۳۸۸،ج ۲)

سوال ۴۵: کیا منگل کو سفر کرنا یا بدھ کو میکے سے سسرال جانا معیوب ہے دیہاتوں میں یہ زیادہ مشہور ہے۔

جواب ۴۵: شریعت میں منگل کے دن سفر کرنے یا بدھ کو میکے سے سسرال جانے کے سلسلے میں کوئی ممانعت وارد نہیں اس لئے منگل کے دن سفر کرنے یا بدھ کو میکے سے سسرال جانے میں کوئی حرج نہیں ۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء،ص ۳۸۸،ج ۲)

سوال ۴۶: بعض علاقوں میں یہ روایت ہے کہ جن عورتوں کے چھوٹے چھوٹے بچے مرجاتے ہیں وہ عصر ومغرب کے درمیان کچھ کھا پی لیں گی تو ہمارا فوت شدہ بچہ بھوکا رہ جائے گا۔

جواب۴۶: شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی اصل نہیں کچھ جاہل عورتوں نے اپنے جی سے گڑھ لیا ہے مسلمانوں کو ایسے جاہلانہ خیال سے دور رہنا چاہئے فتاوی مرکز تربیت افتاء،ص ۴۱۶ ج ۲)

سوال ۴۷: عوام میں مشہور ہے کہ رات میں درخت پیڑ پودے سو جاتے ہیں اس لئے رات میں پھل یا پھول نہیں توڑنا چاہئے۔

جواب ۴۷: درخت پیڑ پودے سوتے جاگتے نہیں بلکہ وہ اپنے حال پر تسبیح پڑھتے اور سجدہ ریز رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قبرستان سے ہری گھاس اور پودے اکھاڑنا ممنوع ہے کہ ان کی تسبیح سے مردہ کو انس حاصل ہوتا ہے لہذا عوام میں جو مشہور ہے کہ درخت پیڑ پودے سو جاتے ہیں اس لئے رات میں پھل، پھول نہیں توڑنا چاہئے یہ بے اصل اور بے بنیاد بات ہے (فتاوی مرکز تربیت افتاء ص ۶۱۳، ج ۲)

سوال ۴۸: عوام میں مشہور ہے کہ قربانی کے بکرے کا دانت والا ہونا ضروری ہے اگر دانت والا نہ ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں کیوں؟

جواب ۴۸: قربانی کے بکرے کا کم سے کم سال بھر کی عمر کا ہونا ضروری ہے۔ دانت والا ہونا ضروری نہیں لہذا اگر بکرا سال بھر کا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے اگر چہ اس کے دانت نہ نکلے ہوں (فتاویٰ فیض الرسول ص ۴۵۶، ج ۲)

سوال ۴۹: عوام میں یہ مسئلہ بہت مشہور ہے کہ جس چھری میں تین کیلیں اور لکڑی کا دستہ نہ ہو اس چھری سے ذبح کرنا جائز نہیں۔

جواب ۴۹: غلط مشہور ہے صحیح مسئلہ یہ ہے کہ ہر چھری اور ہر دھار دار چیز سے ذبح کرنا جائز و درست ہے۔ (بہار شریعت ص ۳۱۴، حصہ ۱۵)

سوال ۵۰: عوام میں مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ ذبح کیا جاتا ہے۔

جواب ۵۰: ۔ یہ مسئلہ غلط مشہور ہے سنت طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو ایک جگہ نحر کیا جائے تین جگہ ذبح کرنا مکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔ (بہار شریعت ص ۳۹۲، حصہ ۱۵،

ناشر مکتبہ المدینہ)

سوال ۵۱: ذبح کے وقت اگر ساری گردن کٹ گئی تو کیا ذبیحہ حلال ہے۔

جواب ۵۱: ذبح کے وقت اگر ساری گردن کٹ گئی اور سر جدا ہو گیا تو بھی اس ذبیحہ کا کھانا حلال ہے مگر ایسا کرنا مکروہ ہے (بہار شریعت ص ۳۱۵ حصہ ۱۵، ناشر مکتبہ المدینہ)

سوال ۵۲: ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

جواب ۵۲: اگر کوئی ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو وہ ذبیحہ حلال ہے (ہدایہ ص ۴۳۳، ج ۴)

سوال ۵۳: جس جانور کا کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو اس کی قربانی جائز نہیں تو خصی جسکے پورے خصیے کٹے ہوتے ہیں اس کی قربانی کیسے جائز ہے۔

جواب ۵۳: اصل میں کان وغیرہ کسی دوسرے عضو کا تہائی سے زیادہ کٹا ہونا چونکہ عیب ہے اس لئے ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں اور خصیے کا کٹا ہونا عیب نہیں اس لئے کہ عیب اس کو کہتے ہیں جس کے سبب چیز کی قیمت تاجروں کی نگاہ میں کم ہو جائے اور خصیتین کاٹنے کے سبب خصی کی قیمت تاجروں کی نگاہ میں کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھ جاتی ہے لہذا وہ عیب نہیں بلکہ خوبی ہے اس لئے خصی کی قربانی صرف جائز نہیں بلکہ افضل ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ص ۴۵۸، ج ۲)

سوال ۵۴: عوام میں مشہور ہے کہ میت کی طرف سے قربانی کی جائے تو گھر والے اس گوشت کو نہیں کھا سکتے، پورے گوشت کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ یہ مسئلہ کہاں تک درست ہے؟

جواب ۵۴: یہ مسئلہ غلط مشہور ہے صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اس گوشت کو سب کھا سکتے ہیں البتہ میت نے اگر وصیت کی تھی پھر اس کی طرف سے قربانی کی تو گھر والے نہیں کھا سکتے بلکہ اس صورت میں کل گوشت کو صدقہ کرنا واجب ہے۔(بہار شریعت،ص ۳۴۵،ج ۱۵)

سوال ۵۵: عوام میں مشہور ہے کہ جس شخص پر قربانی واجب ہے اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ ذی الحجہ کے چاند دیکھنے کے بعد سے نہ ناخون تراشے نہ بال بنوائے یہ مسئلہ کہا تک صحیح ہے؟

جواب ۵۵: یہ مسئلہ ضروری نہیں بلکہ استحبابی ہے کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔(فتاوی افضل المدارس،ص ۱۳۷،ج ۱)

سوال ۵۶: بعض جگہ عوام میں یہ مشہور ہے کہ تقسیم کرنے سے پہلے قربانی کے گوشت پر فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اگر فاتحہ نہ پڑھا جائے تو قربانی جائز نہیں ہوتی عوام کا یہ خیال کہاں تک درست ہے؟

جواب ۵۶: عوام کا یہ خیال کہ قربانی کے گوشت پر اگر تقسیم سے پہلے فاتحہ نہ دیا جائے تو قربانی جائز نہیں ہوتی فاسد اور لغو خیال ہے، کیونکہ قربانی جائز ہونے کے لئے فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں البتہ کوئی اگر پڑھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں لیکن فاتحہ پڑھنے کو ضروری سمجھنا غلط ہے۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء ص ۳۲۲،ج ۲)

سوال ۵۷: کیا ذبیحہ حلال ہونے کے لئے چھری میں لکڑی کا دستہ ہونا ضروری ہے؟

جواب ۵۷: ذبیحہ حلال ہونے کیلئے چھری میں لکڑی وغیرہ کا دستہ ہونا ضروری نہیں بنا

دستہ والی چھری سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہو جاتا ہے فتاوی امجدیہ، ص ۲۹۴،ج ۳)

سوال ۵۸: قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۵۸: قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں۔(فتاویٰ فیض الرسول۔ ص ۴۵۷،ج ۲)

سوال ۵۹: کیا نابالغ بچے کا ذبیحہ جائز نہیں؟۔

جواب ۵۹: نابالغ بچہ اگر ذبح کرنا جانتا ہے تو اس کا ذبح بلا کراہت جائز ہے کیونکہ ذبح کرنے کیلئے شریعت میں بالغ ہونا شرط نہیں۔(درمختار۔ ص ۴۳۰،ج ۹)

سوال ۶۰: غیر روزہ دار کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

جواب ۶۰: اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اسے روزہ دار و غیر روزہ دار سب کھا سکتے ہیں۔(فتاوی فقیہ ملت، ص ۲۴۱،ج ۲)

سوال ۶۱: کیا عورت جانور ذبح نہیں کر سکتی؟

جواب ۶۱: ذبح کر سکتی ہے اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اور مرد و عورت سب کھا سکتے ہیں۔(فتاوی رضویہ،ص ۳۳۲،ج ۸)

سوال ۶۲:۔عوام میں مشہور ہے کہ سات مرتبہ اجمیر شریف جانے سے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے کیا یہ صحیح ہے۔

جواب ۶۲:۔ بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دینا بلا شبہ جائز و مستحسن ہے لیکن عوام

میں جو مشہور ہے کہ سات مرتبہ اجمیر شریف جانے سے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے یہ ایک بے اصل بات ہے شریعت میں ایسی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں ۔(فتاوی امجدیہ ۔ص ۲۴۸ جلد ۴)

سوال ۶۳:۔ بعض علاقوں میں یہ مشہور ہے کہ آبا واجداد جس پیر سے مرید ہیں اولاد کو بھی اسی خاندان کے کسی فرد سے مرید ہونا ضروری ہے۔

جواب ۶۳:۔ یہ غلط مشہور ہے صحیح بات یہ ہے کہ آبا واجداد جس پیر سے مرید ہیں اولاد کو اسی خاندان کے کسی فرد سے مرید ہونا ضروری نہیں بلکہ کسی بھی خاندان وسلسلہ کے جامع شرائط پیر سے مرید ہونا جائز ہے ۔(فتاوی امجدیہ ۔ص ۳۲۳ جلد ۴)

سوال ۶۴:۔ بعض علاقوں میں خواجہ خضر کے نام سے کشتیاں بنائی جاتی ہیں اور عورتیں دریا پر لے جا کر فاتحہ دلاتی ہیں اور فاتحہ کے بعد کشتی میں چراغ وحلوہ وغیرہ رکھ کر دریا میں ڈال دیتی ہیں اس بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب ۶۴:۔ یہ ایک جاہلانہ رسم ہے جو ناجائز و بدعت ہے اور تضیع مال بھی مسلمانوں کو چاہئے کہ اس طرح کے جاہلانہ رسم ورواج سے دور رہیں، اور شریعت کے دائرے میں رہ کر فاتحہ وایصال ثواب کریں ۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء ص ۶۷۴، ج ۲)

سوال ۶۵:۔ عوام میں مشہور ہے کہ ایصال ثواب صرف مردوں کیلئے ہوسکتا ہے زندوں کیلئے نہیں ہوسکتا کیا یہ صحیح ہے۔

جواب ۶۵: عوام میں یہ غلط مشہور ہے صحیح بات یہ ہے کہ جس طرح ایصال ثواب مردوں

کے لئے ہوسکتا ہے اسی طرح زندوں کیلئے بھی ہوسکتا ہے ۔(رد المحتار ص ۲۴۳، ج ۲ فتاوی مرکز تربیت افتاء، ص ۶۷۴، ج ۲)

سوال ۶۶:۔ کیا دائی کے گھر کا کھانا یا اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا شرعاً نا جائز ہے۔

جواب ۶۷:۔ دائی کے گھر کا کھانا یا اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا شرعا جائز ہے اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں (فتاوی امجدیہ، ص ۱۰۵ ج ۴)

سوال ۶۸: اکثر مسجدوں کے دروازوں پر لوگ کسی گلاس یا کٹورے میں پانی لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر ایک نمازی سے جو باہر نکلتا ہے پانی میں پھونک مارنے کی درخواست کرتے ہیں پھر وہ پانی اپنے بیمار کو پلاتے ہیں ایسا کرنا شرعا نا جائز ہے؟

جواب ۶۸:۔ ایسا کرنا شرعا جائز ہے صحابہ کرام نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے اور حضور علیہ السلام نے ان کے اس فعل کو جائز رکھا ہے بلکہ خود لوگ حضور کے پاس پانی لاتے اور حضور اپنا دست مبارک اس پانی میں ڈالتے اور لوگ اسے پی کر شفایاب ہوتے ۔(فتاوی امجدیہ ۔ص ۱۴۳، ج ۴)

سوال ۶۹: عوام میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ غوث پاک کے ایک مرید کا انتقال ہو گیا مرنے والے کے لڑکے نے غوث اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا سرکار غوث پاک کو رحم آیا آپ نے عزرائیل علیہ السلام کو مراقب ہو کر فرمایا کہ آپ نے ہمارے مرید کی روح قبض کی ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو عزرائیل علیہ السلام نے کہا میں

نے بحکم رب العالمین روح قبض کی ہے اس پر جھگڑا ہوا غوث پاک نے تھپڑ ماردی عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے ان کی زنبیل چھین کر اس دن کی تمام روحیں جو قبض کی تھیں سب کو چھوڑ دیا حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالی سے شکایت کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میرے محبوب نے ایسا کیا ہے کوئی بات نہیں اس روایت کی حقیقت کیا ہے۔

جواب ۶۹:۔ یہ روایت فرضی موضوع اور گڑھی ہوئی ہے کیونکہ اس روایت میں ایک غلیظ وکفر کی نسبت سرکار غوث پاک کی طرف کی گئی ہے جس سے آپ کا دامن بحمدہ تعالیٰ پاک ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام ملائکہ مقربین مرسلین میں سے ہیں اور امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ ملائکہ مرسلین غیر انبیاء انسانوں سے افضل ہیں اور یہ بھی ثابت شدہ ہے کہ ہر رسول و نبی کی تعظیم مسلمانوں پر لازم ہے ان کی شان میں ذرہ برابر بھی گستاخی کفر ہے اور غیر نبی و رسول کا کسی نبی و رسول کو تھپڑ مارنا گستاخی و بے ادبی جو کفر ہے اگر اس واقعہ کو صیح مان لیا جائے تو لازم آئے گا کہ غوث اعظم نے ملائکہ ومرسلین کی عزت نہیں کی بلکہ ان کی شان میں بے ادبی وگستاخی کی حالانکہ غوث پاک کا دامن ان چیزوں سے پاک ہے یہ روایت فرضی ہے ان کا بیان کرنا جائز نہیں۔(فتاوی رضویہ ص ۱۹۸، ج ۱۲)

سوال ۷۰:۔ بجلی کی روشنی ہوتے ہوئے مسجد میں چراغ جلانا کیسا ہے؟

جواب ۷۰:۔ روشنی ہوتے ہوئے مسجد میں چراغ نہیں جلانا چاہئے کہ یہ فضول خرچی ہے

اور بے فائدہ کام ہے (فتاوی بحر العلوم ص ۲۰۰، ج ۱)

سوال ۷۱:۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ایک لڑکی تھی آپ نے چار شخصوں سے ایک ایک شرط کی کہ اگر تم لوگ اس کو پوری کر دو تو تم سے اس کی شادی کر دوں چاروں نے اپنی اپنی شرط پوری کر دی حضرت نوح علیہ السلام پریشان ہوئے ارشاد باری تعالی ہوا گھبراؤ نہیں ایک کتی ایک بندری اور ایک گدھی لا کر کمرہ میں بند کر کے کلمہ پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیر دو حضرت نوح علیہ السلام نے ایسا ہی کیا وہ سب لڑکیاں ہو گئیں اب اپنے ان اشخاص سے شادی کر دی اس روایت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب ۷۱:۔ یہ روایت موضوع اور فرضی ہے اور سراسر باطل و غلط ہے حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایسے موضوعات وا کاذیب جس کا نشان و پتہ نہ ہو بیان کرنا جائز نہیں۔(فتاوی امجدیہ ص ۵۱، ج ۴)

سوال ۷۲: عوام میں یہ روایت بہت مشہور ہے کہ خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قیامت کے دن برہنہ سرو پا ظاہر ہوں گی امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون آلود و زہر آلود کپڑے کاندھوں پر لئے اور حضور اکرم ﷺ کے دندان مبارک جو احد میں شہید ہوئے تھے ہاتھوں میں لئے بارگاہ الہی میں حاضر ہوں گی اور عرش کا پایا پکڑ کر ہلائیں گی اور خون کے معاوضے میں گنہگار امتی کو بخشوائیں گی اس روایت کی کیا حقیقت ہے؟

جواب ۷۲:۔ یہ روایت موضوع باطل فرضی اور غلط ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری

محدث بریلوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ سب محض جھوٹ اور افترا کذب اور گستاخی وبے ادبی ہے (احکام شریعت، ص ۱۶۶، ج ۲)

سوال ۷۳:۔ عوام میں یہ روایت بھی بہت مشہور ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جب انتقال ہوا تو حضرت علی امام حسن وحسین اور ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کا جنازہ اٹھایا اور جب قبر کے پاس گئے تو ابو ذر غفاری نے کہا اے قبر تجھے معلوم ہے یہ فاطمہ بنت رسول، زوجہ علی اور والدہ حسن وحسین ہیں تو قبر سے آواز آئی میں حسب ونسب کی جگہ نہیں بلکہ مقام عمل ہوں مجھ سے اس کو نجات ملے گی جس کے اعمال اچھے ہوں گے اس روایت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب ۷۳:۔ یہ روایت بے سند و بے اصل ہے اور صحیح کے خلاف بھی حضرت صدرالشریعہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ثابت نہیں بلکہ ایک حدیث کے معارض ہے، ارشاد ہوا كُلُّ نَسَبٍ وَ صهر ينقطع الا نسبي و صهري اس حدیث کو ائمہ نے ثابت رکھا ہے اور اس سے اسناد کیا ہے (فتاویٰ امجدیہ ص ۲۱۴ ج ۴)

سوال ۷۴:۔ معراج کی رات حضور سید عالم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیر کی شکل میں دیکھا اور انہیں اپنی انگوٹھی دی جب آپ اللہ کے قرب خاص میں تشریف لے گئے تو عرض کیا مجھے بھوک لگی ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دودھ اور چاول عطا کیا آپ نے عرض کیا میں تنہا نہیں کھاؤں گا تو غیب سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس کی انگلی میں وہی انگوٹھی تھی آپ نے جان لیا کہ یہ حضرت علی کا ہاتھ ہے اس روایت کی کیا حقیقت ہے؟

جواب ۷۴:۔ یہ روایت موضوع باطل اور غلط ہے اس کا بیان کرنا جائز نہیں۔ فتاوی امجدیہ ص ۳۴۴ ج ۳)

فقہی مسائل

سوال ۷۵:۔ چچا کے انتقال کے بعد چچی سے نکاح کرنا نا جائز ہے؟

جواب ۷۵:۔ عوام میں غلط مشہور ہے صحیح مسئلہ یہ ہے کہ چچا کے انتقال ہو جانے اور عدت گزرنے کے بعد چچی سے نکاح کرنا جائز ہے۔ شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ اور کوئی وجہ مانع نکاح نہ ہو کیوں کے اللہ تعالیٰ نے حرام عورتوں کو شمار کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ ان کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں اور حرام عورتوں میں چچی کا شمار نہ فرمایا، نہ حدیث وفقہ میں کہیں چچی کی حرمت بیان نہیں ہوئی لہذا وہ ضرور حلال عورتوں میں سے ہے اور اس سے نکاح جائز ہے (فتاوی فیض الرسول۔ ص ۵۷۳، ج ۱)

سوال ۷۶:۔ عوام میں مشہور ہے کہ ماموں کے انتقال کے بعد ممانی سے نکاح کرنا نا جائز ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب ۷۶: صحیح مسئلہ یہ ہے کہ عدت گزر جانے کے بعد ممانی سے نکاح کرنا جائز ہے، شرعا کوئی اس میں قباحت نہیں جبکہ اور کوئی دوسری وجہ مانع نکاح نہ ہو۔ فتاوی فیض الرسول میں ہے۔ ماموں کا انتقال ہو جائے اور عدت گزر جانے کے بعد زید کا اپنی حقیقی ممانی سے نکاح کر لینا شرعا جائز ہے کوئی قباحت نہیں اگر کوئی دوسری وجہ مانع

نکاح نہ ہو۔(ص ۱۷۵،ج ۱)

سوال ۷۷:۔ اکثر جاہلوں میں یہ رواج ہے کہ شادی کے موقع پر محلہ یا برادری کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گانا بجاتی ہیں وہ بھی عشق ومحبت اور ہجرہ وصال کے اشعار یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب ۷۷:۔شادی ہو یا غیر شادی کسی بھی موقع پر عورتوں کا جمع ہو کر گانا بجانا جائز نہیں ۔اکثر ایسے گانے بجانے میں جوان جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں، ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا۔اخلاق وعادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا، یہ باتیں ایسی نہیں جنہیں سمجھانے کی ضرورت ہو اس لئے ماں بہنوں پر لازم وضروری ہے کہ اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھیں اور اس طرح کے رسم ورواج سے دور رہیں ۔(بہار شریعت،ص ۱۰۵ حصہ ۷ ناشر مکتبۃ المدینہ)

سوال ۷۸:۔کیا وہابی سے نکاح پڑھوانے کے بعد دوبارہ کسی سنی عالم دین سے نکاح پڑھوانا ضروری ہے؟

جواب ۷۸:۔ وہابی سے نکاح پڑھوانا جائز نہیں کہ اس صورت میں اس کی تعظیم ہے جو حرام ہے لیکن اگر اس نے پڑھا دیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا، اس لئے کہ نکاح پڑھانے والا وکیل ہوتا ہے اور وکیل کا مسلمان ہونا شرط نہیں بلکہ کافر بھی نکاح کا وکیل ہو سکتا ہے یہاں تک کے مرتد واجب القتل ہے وہ بھی مسلمان کا وکیل ہوسکتا ہے ۔لہذا کسی

سنی کا نکاح اگر کسی وہابی مولوی نے پڑھا دیا تو نکاح منعقد ہو جائیگا دوبارہ کسی سنی عالم دین سے نکاح پڑھوانا ضروری نہیں ہاں اگر وہابی کو وبانی جان کر اور معظم و بزرگ مان کر ان سے نکاح پڑھوایا تو یہ نکاح منعقد نہ ہوگا بلکہ اس صورت میں توبہ وتجدید اسلام کے ساتھ دوبارہ کسی سنی عالم دین سے نکاح پڑھوانا لازمی ہوگا۔(فتاوی رضویہ ص (۱۴۶ ج ۵)

سوال ۷۹:۔عوام میں مشہور ہے کہ مریدہ اپنے پیر کیلئے حرام ہے یعنی اس سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ مسئلہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب ۷۹:۔ پیر کا اپنی مریدہ سے نکاح حلال ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو(فتاوی رضویہ ص ۲۲۶ ج ۵)

سوال ۸۰:۔کیا نکاح سے پہلے دولہا دولہن کو کلمہ پڑھنا ضروری ہے اگر ضروری نہیں تو پھر کیوں پڑھایا جاتا ہے؟

جواب ۸۰:۔نکاح سے پہلے دولہا دولہن کو کلمہ پڑھانا ضروری نہیں لیکن اس لئے پڑھایا جاتا ہے کہ مومن وکافر کے درمیان نکاح منعقد نہیں ہوتا، اور ظاہر ہے کہ دولہا دولہن سے لاعلمی میں بسا اوقات کلمہ کفر صادر ہو جاتا ہے جس سے وہ لوگ آگاہ نہیں ہوتے اس صورت میں اکثر ان کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا اس لئے علمائے محتاطین نے احتیاطا دولہا دولہن کو نکاح سے پہلے کلمہ پڑھانا جاری کیا تاکہ نکاح حالت اسلام ہی میں منعقد ہو ۔(فتاوی فیض الرسول ج ۱ ص ۱۳۸)

سوال ۸۱:۔جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر بدکاری میں مبتلا ہو تو نکاح ختم ہو جاتا

ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب ۸۱:۔ یہ غلط مشہور ہے کہ عورت اگر بدکاری میں مبتلا ہوتو نکاح ختم ہو جاتا ہے بلکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ بدکاری کرنے سے نکاح ختم نہیں ہوتا البتہ بدکاری کرنا گناہ عظیم ہے (فتاوی فقیہ ملت جلدا صفحہ ۴۰۳)

سوال ۸۲: سوتیلی ماں کی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب ۸۲: سوتیلی ماں کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے (فتاوی فقیہ ملت ص ۴۰۳ ج ۱)

سوال ۸۳: - ہندوستان میں جو کورٹ میرج یعنی کورٹ کے ذریعہ سے شادی ہوتی ہے شریعت کی نگاہ میں اس کی حقیقت کیا ہے۔

جواب ۸۳:۔ ہندوستان میں جو کورٹ میرج رائج ہے اس سے قطعا نکاح نہیں ہوتا، اس لئے کہ اس میں نہ ایجاب و قبول ہوتا ہے نہ مرد وعورت کے دین کے درمیان و مذہب کا خیال کیا جاتا ہے۔ اور نہ مطلقہ و بیوہ کی عدت گزرنے کا لحاظ کیا جاتا ہے، صرف مرد وعورت کی درخواست پر ان کے میاں بیوی ہونے کی سند دے دی جاتی ہے اور اسی کو نکاح سمجھا جاتا ہے جو عند الشرع ہرگز معتبر نہیں۔ (فتاوی فقیہ ملت ج ۲ ص ۳۵)

سوال ۸۴:۔ شادی کے چھ ماہ بعد بھی بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ ثابت النسب ہوگا یا نہیں؟

جواب ۸۴:۔ شادی کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ ثابت النسب ہوگا یعنی شوہر ہی کا مانا جائے۔ کبھی چھ ماہ پر بھی بچہ پیدا ہوتے ہیں اس لئے جو بچہ چھ ماہ بعد پیدا ہوا وہ بچہ شوہر ہی کا مانا جائیگا۔ ہاں چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو تو وہ بچہ ثابت النسب نہیں ہوگا۔ (

فتاوی ہندیہ ص ۵۳۶ جلد ۱)

سوال ۸۵:۔ اکثر جگہوں پر شادی سے پہلے دولہا اور دلہن کو ابٹن ملا جاتا ہے اس کے لئے خویش و اقارب اور برادری کی عورتیں بلائی جاتی ہیں ان میں سے اکثر دادیاں اور بھابھیاں سارے بدن پر ابٹن لگاتی ہیں یہ رسم شرعا جائز ہے یا نا جائز؟

جواب ۸۵:۔ ابٹن ملنا جائز ہے البتہ دولہا اگر بالغ ہو تو غیر محرم عورتوں کا ملنا جائز نہیں اور نہ ماں کو اس کے بدن میں ہاتھ لگانے کی اجازت ہے (فتاوی رضویہ ص ۱۷۰، ج ۹ نصف آخر)

سوال ۸۶:۔ جہیز کا مالک شوہر ہوتا ہے یا عورت؟ عوام میں مشہور ہے کہ جہیز کا مطالبہ چونکہ شوہر کرتا ہے اس لئے چیز کا مالک بھی شوہر ہی ہوگا یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب ۸۶:۔ جہیز کا مالک عورت ہوتی ہے شوہر نہیں ہوتا اگر چہ مطالبہ شوہر کرتا ہے جیسا کہ مسجد کا متولی چندہ کا مطالبہ کرتا ہے مگر وہ ان کا مالک نہیں ہوتا (فتاوی رضویہ ص ۵۴۵، ج ۵)

سوال ۸۷:۔ شادی کے موقع پر دولہا کو مہندی لگانا کیسا ہے؟

جواب ۸۷:۔ مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا نا جائز ہے، چاہے وہ دولہا ہی کیوں نہ ہو (فتاوی مصطفویہ ص ۴۵۲)

سوال ۸۸:۔ آج کل پورے ملک میں یہ رواج ہے کہ نکاح کے وقت نکاح نامہ فارم لازمی طور پر بھرا جاتا ہے کیا انعقاد نکاح کیلئے شرعا یہ فارم پر کرنا ضروری ہے؟

جواب ۸۸:۔ انعقاد نکاح کیلئے نکاح کے فارم کا پر کرنا شرعا ضروری نہیں۔ اگر فارم پر

کئے بغیر بھی نکاح ،شرعی طریقے سے کیا جائے تو نکاح منعقد ہو جائے گا مئی ۲۰۰۷ء، ماہنامہ کنزالایمان دہلی)

سوال ۸۹ : ۔آج کل آفسوں ، کالجوں ،کورٹس، کچہریوں اور دیگر محکموں میں زیادہ تر غیر مسلم آفیسر وغیرہ ہیں اگر ان سے نمسکار اور نمستے وغیرہ نہ کیا جائے تو آپس میں تعلقات برقرار نہ رہنے کی وجہ سے .بہت سے کاموں میں دشواری ہوتی ہے تو انہیں سلام علیک و غیرہ کہیں یا نمستے وغیرہ لفظوں سے سلام کیا جائے؟

الجواب ۸۹ : ۔اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ ربہ القوی سے دریافت کیا گیا کہ جواب سلام کفارو ہنادک کن الفاظ میں دیئے جائیں اور خود بھی ضرورت و بے ضرورت ان کو سلام کرے تو کس طور سے؟اس کے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں" کافر کو بے ضرورت ابتدا بسلام نا جائز ہے نص علیہ فی الحدیث والفقہ اور ہندوستان میں وہ طرق تحیت جاری ہیں کہ بے ضرورت بھی انہیں سلام شرعی کرنے کی حاجت نہیں مثلا یہی کافی کہ لالہ صاحب بابو صاحب منشی صاحب یا بے سر جھکائے سر پر ہاتھ رکھ لینا وغیرہ ذالک کافر اگر بے لفظ سلام سلام کرے تو ایسے ہی الفاظ رائجہ جواب میں بس ہیں اور بلفظ سلام ابتدا کرے تو علماء فرماتے ہیں جواب میں وعلیک کہے مگر یہ لفظ یہاں مخصوص باہل اسلام ٹھہرا ہوا ہے اور وہ کافر بھی اسے جواب سلام نہ سمجھے گا بلکہ اپنے ساتھ استہزا خیال کرے گا۔تو جس لفظ سے مناسب جانے جواب دے لئے اگر چہ سلام کے جواب میں سلام ہی کہہ کر فقد نصَّ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ يَنْوَى فِي الْجَوَاب

السلام فافھم (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف اول صفحہ ۶۵) لہذا کافر کلرک یا آفیسر کو صاحب کہتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ لے سلام نہ کرے اور اگر اس سے کام نہ چلے تو بدرجہ مجبوری نمستے یا نمسکار کرسکتا ہے،واللہ تعالی اعلم ۔(فتاوی فقیہ ملت جلد دوم صفحہ ۳۲۴)

سوال ۹۰ : ۔امام سے پہلے اگر تشہد، درود شریف اور دعا سے مقتدی فارغ ہو جائے تو خاموش بیٹھا رہے یا کچھ پڑھے؟

الجواب ۹۰: ۔امام سے پہلے اگر مقتدی تشہد درود شریف اور دعا سے فارغ ہو جائے تو چاہئے خاموش بیٹھا رہے یا تشہد شروع سے پھر پڑھے یا کلمہ شہادت کی تکرار کرے یا کوئی اور دعا پڑھے جو یاد ہو اور صحیح یہ ہے کہ پڑھنے میں جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح پڑھے کہ امام کے ساتھ فارغ ہو ۔حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ غنیہ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں اِذْفَرَغَ مِنَ التَّشَهُدِ قَبْلَ سَلَامَ الْاِمَامِ يَكَرَّرَهُ مِنْ اَوَّلِهِ وَقِيلَ يُكَرَّرَهُ كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ وَقِيلَ تَسْكُتُ وَقِيلَ يَاتِي بِالصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالصَّحِيحِ اَنَّهُ يُتَرَسِلُ لِيُفْرِغَ مِنَ التَّشَهُدِ عِندَ سَلَامُ الْاِمَامِ (فتاوی مصطفویہ جلد دوم صفحہ ۷۲ فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۱۰۱)

سوال ۹۱: مورتیوں پر پھول مالا چڑھانا کیسا ہے؟

الجواب ۹۱: ۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ رب القوی تحریر فرماتے ہیں معبودان کفار پر پھول چڑھانا کہ ان کا طریقہ عبادت ہے اشد و اخبث کفر "الاشباہ والنظائر" وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔ عِبَادَةُ الصَّنَمِ كُفْرُ وَ لَا

عْتبَارُ بِمَا فِی قَلْبِہ (فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۴۹) لہذا مورتیوں پر پھول مالا چڑھانے والے کافر و مرتد ہیں خواہ وہ کسی کی مورتی ہو۔ ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ واستغفار کریں اور جو بیوی والے ہوں وہ تجدید نکاح بھی کریں۔ واللہ تعالی اعلم (فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۲۵)

مسئلہ ۱۲۔ لونڈی غلام ولی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مکاتب اپنے لڑکے کا ولی نہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ ۴۵ ولی کا بیان ناشر مکتبہ المدینہ)

مسئلہ ۱۳: کافر اصلی کافر اصلی کا ولی ہے اور مرتد کسی کا بھی ولی نہیں، نہ مسلم کا، نہ کافر کا یہاں تک کہ مرتد مرتد کا بھی ولی نہیں عالمگیری (بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ ۴۵ ولی کا بیان ناشر مکتبۃ المدینہ)

سوال ۹۲: عرض! قبر کھودی وہاں مردے کی ہڈیاں نکلیں تو کیا کیا جائے۔؟

الجواب ۹۲: ۔اگر اور جگہ مل سکتی ہے تو ہرگز اس میں دفن نہ کریں اور اس قبر کو بادستور درست کر دیں ورنہ ان ہڈیوں کو ایک طرف رکھ کر حائل کا فصل دے کر اس کو دفن کریں اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہاں قبر تھی اگرچہ اب یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کھودنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی جگہ اور نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی تو مجبورا جائز ہے۔

سوال ۹۳: جو مسلمان جان بوجھ کر ایک وقت کی نماز چھوڑ دے وہ مطلق کافر ہے اور حدیث بیان کی من ترك الصلوة متعمداً فقد كفر ؟

الجواب ۹۳: ۔ یہ حدیث مشہور ہے اور ہمارے علماء احناف کے نزدیک یہ زجر و توبیخ پر محمول ہے یعنی ڈرانے کے لئے ایسا فرمایا استحقار یا استخفاف و جحود پر محمول ہے یعنی جو ہلکا مان کر یا منکر ہو کر کہے ایسا شخص بلا شبہ کافر ہے قائل نے اگر زجر کے طور پر ایسا کہا تو اس پر الزام نہیں۔ واللہ تعالی اعلم فتاوی تاج الشریعہ جلد اول صفحہ ۱۷۱)

سوال ۹۴: ۔کیا مرد کا نکاح پری سے ہو سکتا ہے اور عورت کا نکاح جن سے ہو سکتا ہے یا نہیں بیان فرمائیں؟

جواب ۹۴: ۔ مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا (بہار شریعت حصہ ہفتم ناشر مکتبۃ المدینہ ص ۴)

سوال ۹۵: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں اکثر لوگ بدمذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب ۹۵: حرام ہے اور بدمذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لئے زہر قاتل، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم)۔ انہیں اپنے سے دور کرو اور اس سے دور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب پر اعتماد کرتا ہے۔ انها اكذب شئى اذا خلفت فيك اذا وعدت۔ نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب کھالی وعدہ کرے صحیح حدیث میں فرمایا جب دجال نکلے گا کچھ اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو

اپنے دین پر مستقیم ہیں اس سے کیا نقصان ہوگا وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا۔ میں حلف سے کہتا ہوں (میں قسم کھا کر کہتا ہوں) کہ جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا سید عالم کا ارشاد ہمارا ایمان اور پھر حضور کا حلف سے فرمانا دوسری حدیث ہے جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شرح الصدور میں نقل فرماتے ہیں ایک شخص روافض کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب اس کی نزع کا وقت آیا (یعنی جب موت کا وقت آیا) لوگوں نے حسب معمول اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی کہا نہیں کہا جاتا ہے پوچھا کیوں کہا یہ دو شخص کھڑے کہہ رہے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابو بکر و عمر کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے ہر گز نہ پڑھنے دیں گے۔ یہ نتیجہ ہے بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا جب صدیق و فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کے بدگوئیوں سے مل جل کی یہ شامت ہے۔ قادیانیوں اور وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس نشست و برخاست کی عافت کس قدر شدید ہوگی ان کی بدگوئی صحابہ تک ہے، ان کی انبیاء اور سید الانبیاء اور اللہ عزوجل تک۔

سوال ۹۶:۔ وہ کون کون ہیں جن کے بدن کو زمین نہیں کھاتی؟

جواب ۹۶:۔ حافظ بشرطیکہ عمل کرتا ہو قرآن پر، بہترے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن انہین لعنت کرتا ہے رب تالی القرآن والقرآن یلعنہ، اور عالم دین اور شہید فی سبیل اللہ اور ولی اور وہ کہ درود شریف پڑھا کرتا ہو اور وہ جسم جس نے بھی اللہ کی

نافرمانی نہ کی اور وہ موذن جو بلا اجرت اذان دیا کرتا ہو۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جو بلا اجرت سات برس محض اللہ کی رضا کیلئے اذان دے" وجبت لہ الجنۃ اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔) الملفوظ حصہ چہارم ص (۵۴)

سوال ۹۷:۔ ہمارے اطراف میں یہ دستور ہے کہ جب میت کو قبر میں دفن کر دیتے ہیں اس کے بعد میت کے سرہانے اگر بتی جلائی جاتی ہے اور نیت یہ ہوتی ہے کہ اگر بتی سے میت کو خوشبو دینا مقصد ہے نہ کہ آگ جلانا اسی طرح سے شب برات کے موقع سے جب عوام قبرستان کو جاتے ہیں تو جانے کے بعد اگر بتی جلاتے ہیں اور پھر فاتحہ پڑھتے ہیں تو کیا قبرستان میں اگر بتی جلانا جائز ہے جب کہ نیت خوشبو کی ہو۔

الجواب ۹۷:۔ خاص قبر پر اگر بتی سلگانا ممنوع ہے، ہاں اگر قبر سے ہٹ کر خالی جگہ پر سلگائیں تو کوئی حرج نہیں، مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ وہاں کچھ لوگ موجود ہوں ورنہ اگر میت کو خوشبو پہنچانے کی نیت سے ہو تو فضول ہے کہ میت کو اس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائے کہ اس میں سوء ادب اور بدفالی ہے، فتاوی عالمگیری میں ہے، إِنَّ سَقَفَ الْقَبْرِ حَقُّ الْمَيِّتِ ہاں قریب قبر زمین خالی پر رکھ کر سلگائیں کہ خوشبو محبوب ہے (فتاوی رضویہ جلد ۴، ص ۱۸۵) پھر اس میں ہے اگر بتی جلانا اگر تلاوت قرآن کے وقت تعظیم قرآن عظیم کیلئے ہو یا وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوں ان کی ترویج کیلئے ہو تو مستحسن ہے ورنہ فضول، وتضیع مال، میت کو اس سے کچھ فائدہ نہیں (فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۲۰

)(فتاوی مرکز تربیت افتاء ج اول ص (۳۳۶)

طہارت کا بیان

سوال ۹۸: بارش کا جو پانی خاص شہر میں برستا ہے اور نالی وغیرہ کے ذریعہ بہ کے نکلتا ہے وہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟

جواب ۹۸: ۔ بارش کا جو پانی بہہ کے نکلتا ہے، جاری پانی ہونے کی وجہ سے وہ پانی پاک ہے جب تک کے نجاست کی کوئی صفت یعنی رنگ بو مزہ اس میں ظاہر نہ ہو۔ صرف نجاست پر سے اس کا گزر ہونے کی وجہ سے وہ پانی ناپاک نہ ہوگا اگر بارش رک جانے کے بعد پانی ٹھہر گیا اور بعض اجزائے نجاست اس میں ظاہر ہیں تو وہ پانی ناپاک ہے۔(فتاوی رضویہ،ص ۲۳۵ ج ۱)

سوال ۹۹: ۔راستے کی کیچڑ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب ۹۹: ۔راستے کی کیچڑ کو علمائے کرام نے معاف رکھا ہے، کپڑے پہ لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہ ہوگا (فتاوی امجدیہ ص ۳۲ ج ۱)

سوال ۱۰۰: ۔ بدن یا کپڑے پر پیشاب، پاخانہ یا گوبر وغیرہ کوئی دوسری گندگی لگ جائے تو کیا نہانا ضروری ہے؟

جواب ۱۰۰: ۔نہانا ضروری نہیں بلکہ بدن یا کپڑے کے جس حصے پر ناپاکی لگی ہے اس کو دھودینا یا کسی طرح اس ناپاکی کو دور کر دینا کافی ہے۔

سوال ۱۰۱: ۔اگر پاخانہ میں پاؤں پڑ گیا تو کیا پورا غسل کرنا ضروری ہے یا صرف پاؤں کو

دھولینا کافی ہے؟

جواب ۱۰۱: صرف پاؤں کو دھولینا کافی ہے پورا غسل کرنیکی ضرورت نہیں۔(ماہنامہ اشرفیہ، صفحہ ۲۱، جنوری، ۲۰۰۱)

سوال ۱۰۲: ناپاک کپڑا پہن کر غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب ۱۰۲: ۔ناپاک کپڑا پہن کر غسل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس پر پانی پڑنے کے بعد نجاست پھیل جائے گی بلکہ ہاتھ میں لگ جائے گی پھر بے احتیاطی سے سارا بدن بلکہ برتن بھی نجس ہو جائے گا پاک کپڑا ہی پہن کر غسل کرنا چاہئے اگر کوئی دوسرا پاک کپڑا موجود نہ ہو تو پہلے اس کپڑے کی نجاست کو دور کر لے۔ پھر اسے پہن کر غسل کرے۔

(فتاوی فقیہ ملت ص ۷۵، ج ۱)

ڈرافٹ یا ہنڈی کے ذریعہ رقم منتقل کرنے کا شرعی حکم

سوال ۱۰۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بینکوں کے ڈرافٹ کے ذریعہ جو روپئے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے جاتے ہیں اس میں سقوط خطر طریق کا فائدہ ہوتا ہے یہ ہندی ہے یا حوالہ اور اس کا کیا حکم ہے نیز آج کل پرائیویٹ کمپنیاں ایک ملک سے دوسرے ملک لوگوں سے نوٹ حاصل کر کے بھیجتی ہیں اس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ ایک ملک کا نوٹ عوام سے لیتی ہیں اور اس کا طے شدہ زرمبادلہ دوسرے ممالک میں اپنے آدمی کے ذریعہ ادا کر دیتی ہیں یہ ہندی ہے یا حوالہ یا کچھ اور، اور بہر حال یہ جائز ہے یا نہیں واضح ہو کہ وہ عوام سے کچھ فیس بھی وصول

کرتی ہیں۔

الجواب ۱۰۳: ۔بینکوں کے ڈرافٹ کے ذریعہ جو روپے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے جاتے ہیں یہ نہ ہنڈی ہے نہ حوالہ بلکہ اجارہ ہے اورعندالشرع جائز ہے اگر چہ اس میں سقوط خطر طریق فائدہ ہوتا ہے لیکن یہ عوض سے خالی نہیں ہوتا بلکہ بینک اپنے اصول کے مطابق لوگوں سے اس کی اجرت لیتا ہے اس لحاظ سے اس کی حیثیت ایک اجیر مشرک کی ہے جو ایک وقت میں مختلف لوگوں کے کام کرتا ہے اور اپنے کام کے لحاظ سے مزدوری پاتا ہے جیسے دھوبی درزی وغیرہ ۔(ہدایہ کتاب الاجارہ ج ۳ ص ۲۹۴،میں ہے۔الاجارۃ قد تکون عقدا علی العمل کا ستئجار القصار والخیاط وذالك فی اجیر المشترك اھ ملخصا اور بنایہ کتاب الاجارہ ج ۱ ص ۲۳۰ میں ھے. اما الاجارۃ علی الاعمال فکاستئجار الاسکاف والقصار والصباغ وسائر من یشترط علیه العمل فی سائر الاعمال من حمل الاشیاء من موضع و نحوہ

یہی حکم پرائیویٹ کمپنیوں کا بھی ہے جو لوگوں سے نوٹ لے کر اس کا طے شدہ مبادلہ اپنے آدمی کے ذریعہ ایک ملک سے دوسرے ملک بھیجتی ہیں یہ بھی نہ ہنڈی ہے نہ حوالہ بلکہ اجارہ ہے جو عندالشرع جائز و مباح ہے اس لئے یہ بھی عوض سے خالی نہیں بلکہ کمپنیاں لوگوں سے اس کی اجرت وصول کرتی ہیں البتہ ناجائز اس وقت ہوتا ہے جب کہ کمپنیاں فیس وصول نہ کرتیں کہ یہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا ہوتا جو عندالشرع حرام ہے اور اگر کوئی کمپنی بغیر فیس لئے کاروبار کرتی ہے تو وہ حرام ہے۔

سوال ۱۰۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے

میں کہ ہمارے یہاں جامع مسجد کی دومنزلہ عمارت ہے اور اوپر والی منزل پر نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں نچلی عمارت میں آدھے حصہ پر نماز پڑھتے ہیں اور آدھے حصہ پر وضو خانہ واستنجا خانہ وغیرہ بنوائے ہوئے ہیں مسجد کے قریب ہی مسجد کی خالی زمین واقع ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ نماز جمعہ ورمضان شریف میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے موجودہ مسجد کی بلڈنگ سے استنجا خانہ وضو خانہ کو قریب والی زمین پر منتقل کرنا شرعا درست ہے یا نہیں۔

الجواب ۱۰۴: ۔ بروقت جس جگہ پر وضو خانہ و بیت الخلا بنے ہوئے ہیں اس جگہ سے ان کو منتقل کرنا شرعاً جائز و درست ہے مسجد کی افتادہ زمین میں وضو خانہ و بیت الخلا منتقل کر کے اس زمین میں مسجد کی تعمیر وتوسیع کرنا شرعا جائز و درست ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

جعلت لی الارض مسجدا و طهورا (مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین) اور جیسا کہ فتاوی امجدیہ جلد سوم میں ھے، ان المسجد انما یصیر مسجدا بجعله فاذا بنی فوقه او تحته بیتا او سردا بالمصالحه لم یجعل هذا القدر مسجدا بخلاف ما اذا تمت المسجدیة ولم یجعل تحته ولا فوقه شیئا فقد صارا مسجدا فی جانبیه الی منقطع الجهتین (ج۴ص۹۱) فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں مسجد بنانے کے لئے زمین دینے سے کل زمین مسجد نہیں

ہوتی اس لئے اس زمین کے بعض حصے پر وضو خانہ و بیت الخلاء استنجاء خانہ وغیرہ ضروریات مسجد کی چیزیں بنانا بھی جائز ہے (فتاوی فقیہ ملت جلد ۲ ص ۱۴۸) واللہ تعالی اعلم۔

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے کہنے کا حکم شرع

سوال ۱۰۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید نے شعر کہا اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمد سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ بالا شعر کہنا جائز ہے یا نہیں اور اس کا صحیح مطلب کیا ہے اور اس کے قائل پر کیا حکم عائد ہوتا ہے۔

الجواب ۱۰۵:۔ یہ شعر کفر صریح ہے اس کا قائل اور اس کو صحیح سمجھنے والا اسلام سے خارج کافر ومرتد ہے اس پر علانیہ توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور اگر بیوی والا ہوتو تجدید نکاح بھی کرے جیسا کہ فقیہ اعظم ہند شارح بخاری سید الکریم حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شعر کفر صریح ہے اور اس کا قائل اور اس کا صحیح سمجھنے والا اسلام سے خارج ومرتد ہے اس کی بیوی اسکے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ فوراً توبہ کرے کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو تجدید نکاح کرے اللہ عزوجل کے قبضہ قدرت میں سارا عالم ہے سب کچھ ہے اس کی دَین سے انبیاء کرام واولیاء کرام کو ملا ہے اسلئے یہ کہنا کہ اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے کفر صریح ہے۔قرآن مجید کی آیات اور احادیث کا انکار کفر صریح ہے۔ (فتاوی شارح بخاری ج ۱، ص،

۲۵۷) واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد کا قرآن سے ثبوت

قارئین، محفل میلاد پاک میں خدا تعالیٰ (عزوجل)

کے شکر نعمت کا خوب اظہار اور حبیب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان وشوکت کا بھر پور چرچا کیا جاتا ہے لیکن بعض لوگ اس محفل پاک کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں حالانکہ محفل میلاد نہ صرف جائز بلکہ مستحسن اور موجب سعادت دارین ہے اور خود قرآن پاک سے اس نورانی محفل کا ثبوت وجواز مستنبط ہے پڑھئے اور انصاف کیجئے کہ اس کار خیر کو بدعت کہنے والے خود بدعتی ہے یا نہیں، قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم آیت یعنی بے شک ضرور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جبکہ ان میں ایک عظمت والا رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ ایک ایسی نعمت جلیلہ ہے

جس کا اللہ عزوجل مسلمانوں پر احسان جتاتا ہے اور کیوں نہ ہو آدم وعالم کرسی وعرش اعظم لوح محفوظ وقلم سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی ولادت پاک کا صدقہ اور طفیل ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کو منظور نہ ہوتی تو کچھ پیدا ہی نہ فرماتا فرمادیا گیا لو لاك لما خلقت الافلاك یعنی اے محبوب اگر تم کو پیدا نہ کرتا تو جہان ہی کو نہ بناتا اور خدا کی نعمت کا ذکر اور چرچا کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ومرغوب ومطلوب ہے فرماتا ہے اللہ عزوجل و اما بنعمۃ ربك

فحدث یعنی اللہ کی نعمتوں کاذکر کروتا کہ تم فلاح پاؤ بحمدہ تعالیٰ قرآن عظیم ہی سے ثابت ہوگیا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کاذکر اور چرچا کرنا عین مطلوب الٰہی ہے اب اس کے ساتھ مسلمانوں کے عرف میں بعض اموراور زائد ہوتے ہیں مثلا چند آدمیوں کی آوازیں ملا کر نعت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پڑھنا تو یہ بھی انھیں آیات مذکورہ سے ثابت ہے جس قدر زائد آدمی مل کر نعت شریف پڑھیں گے اسی قدر زائد دور تک آواز پہنچے گی اسی قدر زائد قرب وجوار کے لوگ اللہ عزوجل کی نعمت یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ولادت کا بیان اور ذکر سنیں گے اسی قدر زائد اللہ تعالی کی تعمیل ہوگی کہ اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو حدیث شریف سے بھی چند آدمیوں کی آوازیں ملا کر نعت اقدس کے شعر پڑھنا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خوش ہو کر ان کیلئے دعا فرمانا ثابت ہے یا عمدہ فرش بچھانا روشنی اور گلدستوں اور مختلف قسم کی جائز آرائشوں شامیانوں وغیرہ سے مجلس کریم کو آراستہ کرنا تو یہ سب امور کی زینت ہیں

اور فرماتا ہے عزوجل قل من حرم زینة اللہ التی اخرج العبادہ یعنی اے محبوب تم فرمادو اللہ کی زینت کو حرام کرنے والا کون جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا فرمائی، نیز یہ امور فرحت وسرور ہیں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالك فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون یعنی اے محبوب تم فرمادو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر مسلمانوں کو چاہئے کہ خوشیاں منائیں یہ ان کے دھن دولت سے بہتر ہے ابھی معلوم ہو چکا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ اللہ عزوجل کی بہت بڑی رحمت جلیلہ اور مسلمانوں پر اسکا فضل عظیم ہے تو اس پر یہ خوشیاں منانا حسب فرمان قرآن پاک جائز ومستحب ہے اور انھیں امور فرحت وسرور میں خوشبو لگانا گلاب پاشی کرنا پھولوں کو نچھاور کرنا بھی داخل اور اسی آیت کریمہ

سے اس کا جواز واستحسان بھی حاصل یا شیرینی تقسیم کرنا تو یہ مسلمان کے ساتھ برّ واحسان ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وتعاونوا علی البر والتقوی یعنی نیکی وپرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور فرماتا ہے جل ذکرہ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین یعنی تم ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں احسان کرو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے گذشتہ آیت زینت میں ہے والطیبت من الرزق یعنی اللہ نے جو پاک چیزیں اپنے بندوں کے کھانے کیلیے پیدا فرمائی ان کا حرام کرنے والا کون یا تداعی کرنا یعنی مسلمانوں کو خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر سننے کیلئے بلانا تو یہ بھی مستحسن اور مطلوب قرآن ہے فرماتا ھے اللہ جل شانہ ومن احسن قولا ممن دعا إلی اللہ وعلی صالحا وقال اننی من المسلمین یعنی اس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرنے اور کہے کہ بے شک میں مسلمان ہوں یا منبر بچھانا قیام کرنا نام اقدس سن کر آنکھوں سے لگا کر درود شریف پڑھنا تو ظاہر ہے کہ یہ امور تعظیم ہیں منبر وقیام میں تو ظاہر اور انگوٹھے چومنا یہ بھی اسی قبیل سے ہے جیسے حجر اسود کو بوسا دینا اور اگر قریب نہ جاسکے تو عصا سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرکے اس عصا ہی کو چوم لینا یوں ہی مسلمان چاہتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک جو اس کے منہ سے نکلا ہے اس کو چومے آنکھوں سے لگائے مگر ایسا کرنا اس کیلئے ناممکن ہے تو انگوٹھوں ہی کو لبوں سے لگا کر آنکھوں سے لگا لیتا ہے تو یہ امور تعظیم وتوقیر ہیں اور فرماتا ہے

عزوجل ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب یعنی جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ومن یعظم حرمت اللہ فهو خیر له عند ربه یعنی جو

شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کیلئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے اور فرماتا ہے عزوجل شانہ و تعذروہ و توقروہ یعنی ہمارے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو تعظیم نبوی کا حکم عام ہے سواان باتوں کے جس کی ممانعت کی تصریح شریعت مطہرہ میں آچکی ہے جیسے سجدہ تعظیمی تعظیم کے باقی تمام طریقے اس صیغۂ عامہ تعزروہ و توقروہ کے حکم میں داخل اور اس سے ان کے جواب واستحباب حاصل یادن مقرر کرنا تو فرماتا ہے جل برھانہ و ذکرھم باسم اللہ یعنی اے موسیٰ تم اپنی امت کو اللہ کے دن یاد دلادو دن تو سب اللہ ہی کے ہیں مگر اس آیت کریمہ میں ان دنوں کو بالخصوص اپنا دن فرمایا جن میں اللہ عزوجل کی کوئی خاص نشانی ظاہر ہوئی ہو یا اس کی رحمت خاص طریقے پر نازل ہوئی ہو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب قدوس جل جلالہ کے نشان اعظم ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ اللہ عزوجل کی منت جمیلہ ورحمت جلیلہ ہے یا روز ولادت باسعادت کو عید میلاد منانا تو فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ

و اذ قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا وایۃ منك یعنی اے محبوب یاد کرو اس وقت کو جب کہا عیسیٰ بن مریم علیہ وعلیھا الصلوۃ والسلام نے کہ اے اللہ اے ہمارے رب تو ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما جو ہمارے اگلے پچھلوں کیلئے عید اور میری نشانی ہو جو آسمان سے خوان اترنے کا دن عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کے اگلوں پچھلوں کیلئے عید ہو گیا تو تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کیلئے وہ مقدس دن کیونکر عہد نہ ہوا جس میں خدائے قدوس جل جلالہ کا خلیفہ اعظم ومحبوب اکرم جلوہ فرما ہوا جس کے دست رحمت میں اس کے رب کریم جل جلالہ نے اپنی رحمت کے تمام خوان اور اپنے کرم کے سب خزانے سپرد فرما دیئے ہیں صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم یا صلوۃ وسلام پڑھنا تو ان چاہنے والا رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام عرض کرو

آمین یارب العالمین بجاہ حبیبک سید المرسلین

وما علینا اللہ البلاغ المبین

تمت بالخیر

نوٹ

تمام قارئین حضرات سے گزارش ہے کہ اگر اس کتاب میں شرعی کوئی خامی ہو تو برائے مہربانی ہمیں آگاہ فرمائیں تاکہ اگلی ایڈیشن میں اسے درست کیا جاسکے اور ٹائپنگ وغیرہ کی بھی غلطی سے آگاہ فرمادیں، عین کرم ہوگا۔